

# خونخاک کا گھسٹ

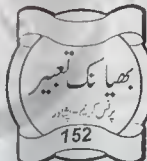
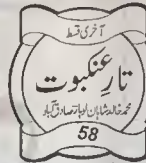
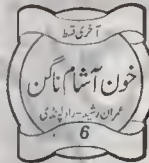
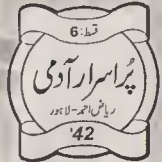
سرخ کھوپڑی نمبر

مئی 2012

دلوں کو لرزادے والی  
خونخاک اور سنسنی خیز کہانیاں

# خونفک ڈائجسٹ اس شمارے کی جھلکیاں

## خونفک ڈائجسٹ اس شمارے کی جھلکیاں



خونفک ڈائجسٹ کی کسی کہانی، ماحول فراموش واقعات یا کسی بھی عنوان کے تحت شائع کسی سرائے یا اس کے کسی حصہ کو بطور ثبوت یا سند کسی بھی عدالتی کارروائی میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔ خونفک ڈائجسٹ میں شائع ہونے والی تمام کہانیوں کی صداقت ہر رنگ و دھبہ سے بالاتر ہوتی ہے۔ ایک ہی تمام کہانیوں کے تمام نام واقعات قطعی طور پر تبدیل کر دیئے جاتے ہیں جن سے حالات میں کمی پیدا ہونے کا امکان ہو۔ کسی کا نام یا کردار یا جانشین ڈائجسٹ میں نہ بدلتا ہوگا۔

(جانشین شہزادہ مالک سرپرست، نواب شہزادہ شہزادہ سرپرست، نواب شہزادہ شہزادہ سرپرست، نواب شہزادہ شہزادہ سرپرست)

خونفک ڈائجسٹ کی کسی کہانی، ماحول فراموش واقعات یا کسی بھی عنوان کے تحت شائع کسی سرائے یا اس کے کسی حصہ کو بطور ثبوت یا سند کسی بھی عدالتی کارروائی میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔ خونفک ڈائجسٹ میں شائع ہونے والی تمام کہانیوں کی صداقت ہر رنگ و دھبہ سے بالاتر ہوتی ہے۔ ایک ہی تمام کہانیوں کے تمام نام واقعات قطعی طور پر تبدیل کر دیئے جاتے ہیں جن سے حالات میں کمی پیدا ہونے کا امکان ہو۔ کسی کا نام یا کردار یا جانشین ڈائجسٹ میں نہ بدلتا ہوگا۔

(جانشین شہزادہ مالک سرپرست، نواب شہزادہ شہزادہ سرپرست، نواب شہزادہ شہزادہ سرپرست، نواب شہزادہ شہزادہ سرپرست)

# اک خواب کی تکمیل

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے سب کے ہمدرد اور درو دل رکھنے والے ہمارے محسن شہزادہ عالمگیر اس دنیا میں نہیں رہے۔ وہ ایک ایسے انسان تھے جن کے دل میں انسانیت کے لئے بہت درد تھا اس درد کی وجہ سے ان کے دل میں کئی ایک خواہشات پیدا ہوئیں کہ غریب لوگوں کے لئے کوئی ایسا کام کیا جائے جس سے انسانیت کو فائدہ ہو۔ ان خواہشات اور جذبات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے انہوں نے کئی پروجیکٹ سوچ رکھے تھے ان میں سے ایک پروجیکٹ ”یتیم بچوں کے لئے سکول“ کا قیام تھا۔ اس سکول کی تعمیر کے لئے انہوں نے ایک ماسٹر پلان تیار کیا ہوا تھا جس کو عملی جامہ پہنانے کا اللہ تعالیٰ نے انہیں موقع نہیں دیا۔ معزز تارکینِ اشہزادہ عالمگیر اس کے پروجیکٹ کو، اُن کے خواب کو تعبیر دینے کے لئے ہم اس سکول کی تعمیر شروع کرنا چاہتے ہیں تاکہ انسانیت کی فلاح اور لوگوں کو مفت علاج فراہم کیا جائے۔ اس پروجیکٹ کو ہم اکیلے تو عملی شکل نہیں دیتے سکتے اس میں آپ لوگوں کی مدد بھی ہمیں چاہئے۔ لہذا مختصر حضرات سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہی انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے دل کو مل کر مدد فرما کر ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کہ ”علم حاصل کرنا ہر مرد و عورت پر فرض ہے“ کی روشنی میں اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اللہ تعالیٰ اور اس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کریں اور شہزادہ عالمگیر صاحب کے اس خواب کی تکمیل کر کے ان کی روح کو تسکین پہنچائیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شہزادہ عالمگیر صاحب کو آخرت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!

آپ اپنے عطیات درج ذیل اکاؤنٹ نمبر میں بھیج سکتے ہیں۔

شہزادہ امتش عالمگیر۔ اکاؤنٹ نمبر 00732002655732 سلک بینک

## خوفناک ڈائجسٹ پزل نمبر 01

### انعامات کی تفصیل

اول انعام : 50,000 روپے نقد

دوم انعام : 25,000 روپے نقد

سوم انعام : 10,000 روپے نقد

پزل کے سوالات کے جواب دیجئے اور انعام جیتئے۔

درج سوالات کے جواب ماننے دینے کے خانوں میں تلاش کریں۔ تھوڑی سی کوشش کرنے سے آپ اس خوف کو کھلا کر جواب دے سکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ کوپن بچھیں اور انعام حاصل کریں۔

### حل تلاش کریں

ک	ب	ا	گ	ن	پ
ت	ھ	ن	م	ا	
ا	ل	آ	ن	م	
س			د	ی	

- 1- وہ خوفناک شکل دیکھ کر۔۔۔ رہا تھا۔
- 2- بچے کی بھانجی کا شکل دیکھ کر اسلم۔۔۔ گیا۔
- 3- دم لڑ پر پی نے بچے کی۔۔۔ کو پھانسی۔
- 4- بادشاہ نے خواب میں خوفناک۔۔۔ دیکھا۔
- 5- شہزادی جادو کر کی۔۔۔۔۔ سے بھاگ گئی۔

**قواعد و ضوابط:** (1) چار سوالات کے صحیح جواب ضروری ہیں۔ (2) ایک سے زیادہ صحیح حل والے کوپن موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی انعام نکالا جائے گا۔ (3) سب سے زیادہ ملے کوپن با ترتیب اول، دوم، سوم قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔ (4) اصل کوپن کو کفر عہد اندازی میں شامل کیا جائے نہ کہ نو فوکلی یا تاجہ سے کھلا ہوا۔ (5) صحیح جواب ہمارے پاس موجود ہے دہی درست تصور کیا جائے گا۔ (6) جھوٹی کاپی فیسل کی اور آج ہی ہوگا اور قابلِ سنج ہوگا۔

## خوفناک ڈائجسٹ پزل نمبر 01

### کوپن

پزل کے سوالات کے جوابات تلاش کر کے اس کوپن پر لکھ کر کلاٹ کر بھر اور قومی شناختی کارڈ کی نو فوکلی یا ارسال کریں۔ سب سے زیادہ کوپن والے امیدوار کو کفر عہد اندازی میں شامل کیا جائے گا۔

1- \_\_\_\_\_ 2- \_\_\_\_\_ 3- \_\_\_\_\_

4- \_\_\_\_\_ 5- \_\_\_\_\_

نام: \_\_\_\_\_ شناختی کارڈ نمبر: \_\_\_\_\_

تکمیل پتہ: \_\_\_\_\_ فون نمبر: \_\_\_\_\_

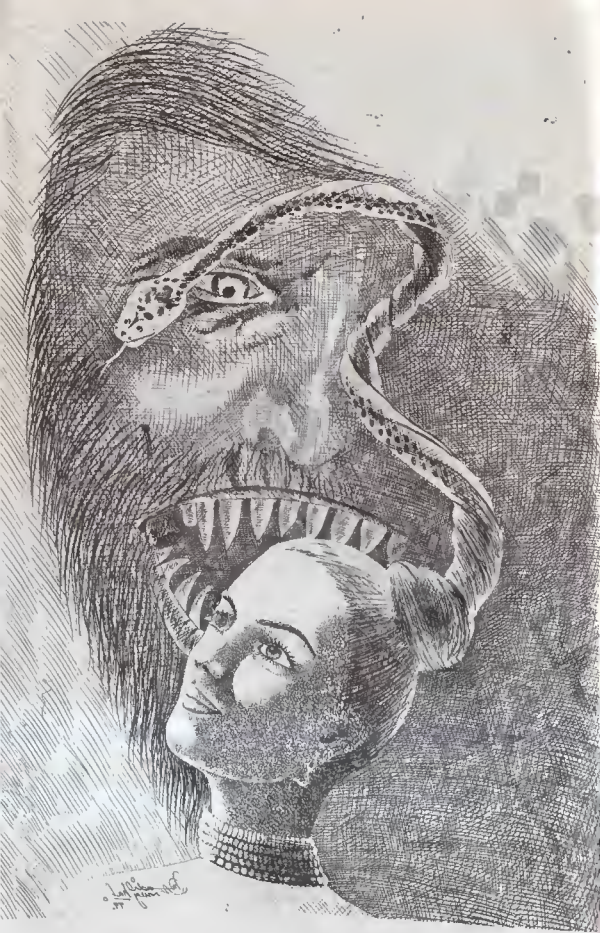
# خون آشام ناگن

--- تحریر۔ عمران رشید۔ راولپنڈی۔ آخری قسط۔ ---

عدیل نے کہا ہم سب سے موت مارے جائیں گے مگر بولا یا میرے سائب یہاں کہاں سے آگیا ہے یا سر نے مجھ فاضل پر ہزرنگ لیکسا بن کو کنڈلی مارے ہوئے دیکھا تو اس کے قریب آیا وہ یا سر کے پاؤں سے لپٹ گیا تھا یا سر کو یہ جھٹکنے میں بائگلی بھی دیر نہ لگی تھی کہ یہ ناگ راج سے وہی۔ یہ میرا وہ آؤ یہ سائب ہمارا دشمن نہیں ہے یہ ناگ راج ہے۔ کیا۔ سبکی ایک دوسرے کی طرف ہزار آنکھوں سے دیکھنے لگے کیونکہ ان کے چہرے کا لے سیاہ تھے اس لیے وہ صرف باتوں سے ہی ایک دوسرے سے مخاطب تھے پھر عدیل ناگ راج کے پاس آ کر اس کے جسم سے کیلے اس غلطی مالا کے دھاکے کو دیکھ کر حیران رہ گیا پھر میرے کیا بھی میں کہوں جب وہ پرندہ مجھے اٹھا کر اوپر لے جا رہا تھا تو یہ میری ناگ سے کیوں لپٹ گیا تھا اب مجھ آئی یا سر بولا انگ راج۔ ناگ راج تم یہاں تک کیسے آئے اس طرح پیچھے ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا ناگ راج منزل ہمارے سامنے ہے اور ہمیں صرف وہ چاہیے جو اس دروازے کو کھول سکتی ہے کیونکہ اس پہاڑی دہان والی دیوار کے دوسری جانب وہ مجسمہ ہوگا جو میں لے کر جانا ہے ناگ راج جلدی سے ہتھو کر وہ صرف تم یہ کام کر سکتے ہو جانتے ہو اگر تم نا کام رہے تو پھر ہم سب کی موت یقینی ہوگی میں کہنا ناگ راج اپنا سپن چوڑا کرتے ہوئے اس چٹان کو دیکھنے لگا جو دیوار کی طرح تھی ہوئی تھی اور یہ دروازہ جس پر کھوپڑیاں لگی ہوئی پڑیاں تھیں اسے توڑائیں جاسکتا تھا۔ ناگ راج سنگار چٹانوں میں سے سوراخ تلاش کرنے کی جدوجہد کرنے لگا پھر اسے ایک تنگ سوراخ نظر آیا جس میں سے وہ بڑی مشکل سے داخل ہوا سبھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے پھر وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا عدیل بولا مجھے نہیں لگتا ہم زندہ سلامت اس ناگن کی شیطانی دنیا سے واپس اپنی دنیا میں جاسکیں گے وہی بولا بھیا اے میری گناہ سے ناگ راج ہماری خاطر خود موت سے مقابلہ کرنے گیا ہے وہ ضرور کامیاب ہونے کا وہ نہیں پریشانہ ناگ راج کا انتظار کرنے لگے۔ ایک منٹنی خیر اور خوفناک کہانی۔

اس وقت سبکی ڈاکٹر ڈیو کے دروازے میں کھڑے تھے جیسے ہی عدیل اپنے ساتھی ڈاکٹر ڈیو کے ہمراہ وارد میں داخل ہوا تو ایک نرس بولی سر یہ راتوں رات ایسا کون سا کرشمہ ہو گیا جس سے بچوں کا بخار ختم تو نہیں ہوا مگر بہت کم ہو گیا شاید بولی یہ ہمارا کرشمہ نہیں بلکہ ناگ راج کا کرشمہ ہے جس سے بچوں کی جان بچانی اور موت کے منہ سے باہر نکالا ڈاکٹر راج بولا سر یہ طلسمی مالا ہمارے لیے بہت اہم ہے ہم تو سوچ کی نہیں سکتے تھے کہ جس لڑکان کے منہ سے باہر سے ہزار آنکھیں نہیں گر سکیں یہ مالا کو دکھائے گی جیل نے کہا سر رامیش بابا کو اس طلسمی مالا کے بارے میں ہمیں فوراً اطلاع کرنی ہوئی عدیل بولا وہ دو تین دن تک واپس آجائے گا اب میں دیکھتا ہوں وہ خوفناک نائن کیسے بے گناہ انسانوں کی جان بچتی ہے عدیل کے تینوں بچے بھی یہ سب باتیں ان رہے تھے پھر عکاش بولی پاپا آپ اس نائن کو زندہ نہیں چھوڑنا آج ہماری یہ حالت اسی کی وجہ سے ہوئی ہے۔

شباب اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اسے پیار کرتے ہوئے بولی عکاش جی اب تمہیں فکر کرنے کی کوئی





ضرورت نہیں ہے ہم سب مل کر اس ننگان کے مقابلہ کریں گے عدیل نے کہا فرغانہ کل رات کسی کا خون دو تین ہوا سرالٹھ کا کھر ہے آج کوئی ڈیڈ یا نہیں آئی روز نہ ہرج اب پائل بعد میں آئے تھے ڈیڈ یا ڈیڈی پہلے سے آپ کی منتظر رہی کی ڈاکٹر شادی بوئی سر کھر ہے ایک بہت برا پرانہ توصل ہو کر اب اس انسان کی تلاش بھی بہت ضروری ہے جو اس دائری کے مطابق خون نگان کو ختم کر سکے عدیل نے کہا اللہ نے چاہا تو اس کا بھی جلد ہی پتہ چل جائے گا اس خون کی تمام تر حقیقت ہمارے سامنے آ چکی ہے اور سارا معاملہ آپ سب مساحیوں کے علم میں آ چکا ہے اب نہیں صرف دقت کا انتظار ہے دعا کیجئے وہ انسان کی بھی طرح ہم تک پہنچنے کی کوشش میں کامیاب ہو جائے وہ نہ گن بہت ہوشیار اور چالاک ہے ہو سکتا ہے وہ اس شخص کی جان لینے کی بھی کوشش کرے کیونکہ اس دائری میں ناگن کی تمام تر طاقتوں کا دورہ دار اس تالاب کی گہرائیوں میں چھپے اس راز ہے جو اس انسان کی موت کے بعد ایک قیامت کی شکل میں ہمارے سامنے آ سکتا ہے عدیل کی یہ بات سن کر بھی ڈاکٹر نے چہروں پر ایک لمحے کے لیے خوف ڈار اور دہشت کی کیفیت نمایاں ہونے لگی تھے عدیل نے واضح صوح کر لیا تھا پھر وہ اس سے بولا۔

آپ سب مساحی یقیناً میری یہ بات سن کر پریشان ہوئے ہیں لیکن آپ کو میں یقین ہے کہ سکتا ہوں کہ سانپ بھی مر جائے اور لاش بھی نہیں ٹوٹے گی میں اسے والی جانے کی چھوٹی چھوٹی رات سے پہلے پہلے اس انسان کو اپنے ساتھ ساتھ لے گیا ہوں گا جو اس ناگن کا مرکز ہے میں شام کے گھر کے علاقے میں آ کر رہا ہوں وہ پڑاؤں جہاں ایک ناگن کی شیطانی طاقت کا سکن ہے بہت دقت آئے پھر آگئے ہوں وہ ڈاکٹر اور کل اڈیٹر کریں گے اب ڈاکٹر اور دام سے بھی ڈاکٹر واپس جا شام شروع ہو گئے صرف عدیل اور صابر تھے عدیل نے کہا میں جانتا ہوں کہ اس رات میں آپ گھر جا کر ٹھیکہ لائی کو لے آئیں صابر کیجیوں میں وہاں پائل میں ڈیڈی دے رہا ہوں امید ہے کہ جانی ہے وہ ناگن یہاں کی کو نقصان نہیں پہنچائے گی اب تم بے فکر ہو کر گھر جا سکتی ہو سچے سچے ننگ ڈسچارج ہو کر واپس آ جاؤ گے میں خود انہیں لے کر اپنے ساتھ آؤں گا محاذ بولا ما جان اب ہمارے پاس ہیں ناں دیکھیں ہمارا بٹاری کم ہو گیا ہے آپ گھر جا کر ناگن راج کی حفاظت کریں وہ اٹکایا ہو گیا ہے اسے بیا کر تے ہوئے کہا بیٹا ایسا نہیں ہے بہادر جان گھر پر یہ راجی جانی ہیں وہ ناگن کی راج کی دیکھ لیں کہ ہول کا ہول کتنے جتن ہے گھر آؤ گے تو ناگن سے مل لینا ماہم ناگن راج سے بہت بیا کر تے ہیں ناں پائل شام شروع ہو جائے گی یہ بیا کر تے ہیں اب گھر جا رہے ہوں اور کے اللہ حفاظت کیجیوں بیٹے باجھ ملا کر اور اڈیٹ گئے اب صابر اور عدیل واڈر سے باہر آ گئے تھے صابری عدیل آپ کو جس انسان کی تلاش ہے مجھے ضرور بتائیے میں اس سے متا پناہتی ہوں وہ بالکل ہو ہو میرے بھائی کی شکل جیسا انسان ہے میں اسے صرف ایک بار دیکھ لینا چاہتی ہوں صابر نے کہا گھر جا رہا ہوں ابھی میں اس سے کوئی رابطہ ہوا تو مجھیں ضرور بتا دو گا دیے آج تک اسے اپنے بھائی کا چہرہ نہیں بھول پائی ہو عدیل مجھے اپنے ایک یاد ہے جب اپنے بھائی کا لٹکا ہوا سرد دیکھا تھا وہ جی باپا کے ساتھ شام گھر کی پڑاؤں میں گیا تھا شاید ای ناگن سے مقابلہ کرنے گیا تھا مگر موئے موت کے اسے چھکے کھانے میں ہوا اور ناگن اسے سائلو بعد اس انسان کی تصویر ڈائری میں کو کچھ دل میں یہ خیال مجس بڑھانے لگا ہے بہت دیکھو وہ کون ہے کہاں رہتا ہے عدیل ہو سکتا ہے وہ بھی ناگن کے کچھتے میں گرفتار ہو۔

عدیل نے صابی بات سن کر ہاں میں گردن پائی اور بولا لیکن یہ ایسا ہو کیونکہ وہ ناگن جانتی ہے اس انسان کا زندہ رہتا ہی اس کے کراہنے کی سب سے بڑی رکاوٹ اور ٹکڑا ہے اس کی ایک تھوڑی سی تصویر کے بارے میں شاید معلوم ہو چکا ہو کچھ دیکھو وہ کسی نہ کسی سے رابطہ کرے گا سوچے گا بیا رخیال تو یہی ہے وہیے وہ ڈاکٹر ہمارے لیے بہت اہم ہے جیس رشت ثابت ہوئی کہ وہ نہ ملتی تو آج میں اس خون آشام ناگن کی حقیقت کا اندازہ ہی نہ ہوتا کہ وہ

کس قدر خوفناک شیطانی کھیل ہے گناہ انسانوں سے کھیل رہی ہے اجماع عدیل میں جاری ہوں کی باہر کا ڈی میں انتظار کر رہا ہو گا اب سادہ سادہ چلیں گی جبکہ عدیل بھی راز نہ کرے گا کہ اپنے کمرے میں کچھ قاتل تھا جہاں تین مریض پہلے سے اس کے منتظر تھے اب وہ انہیں دیکھنے کے لیے معروف نظر آ رہا تھا۔



ناگ دیوتا آپ کی طبیعت کیسے رہا میں میں بالکل ٹھیک ہوں خدا نے بڑا کرم کیا ہے ماسکافاج کا ایک ہوا ہے مگر یہ بتاؤ کہ تم اپنا نقش چھوڑ کر اس طرح اسطی واپس کیوں چلے آئے راضی چندرمتی جو کی باپے کہا ناگ دیوتا میں آپ کا شکر ادا کرنا ہوں آپ ہمارے یہاں استاد ہیں اور میرے استاد کو کوئی تکلیف ہو پریشانی ہو یہ مجھے سے دیکھی نہیں جانی میں نے آپ سے وہی لیا تھا کہ جب تک اس خون آشام ناگن کا خاتمہ نہیں کر دیتا آپ کے پاس نہیں آؤ گا مگر حالات نے مجھے آپ کے پاس آنے پر مجبور کر دیا تھا ناگ دیوتا میں اپنے دوست پر کاٹ سے ملتا تھا وہ بھی آپ سے ملنے کے لیے تباہ ہے مگر ناگن کی کی وجہ سے وہ آپ کو نہیں لے آ سکا تو شاید آپ کی فخری نہیں ہوگی کہ آپ اس وقت باپائل میں ہیں لیکن میں پر کاٹ سے مل کر لی واپس لکنا جاؤں گا مجھے تو حیرت ہو رہی ہے یہاں آپ کے پاس کوئی بھی نہیں ہے میں پر کاٹ کی ڈیڈی لگتا ہوں وہ شام گھر ہوتا ہے لیکن جب تک آپ صحت مند نہیں ہو جاتے اسے یہاں رہنا ہو گا میں کل ہی بنگلو کے لیے روانہ ہوتا ہوں اسے نہیں نہیں راضی ہے وہاں اپنا کام کرنے لگے وہ بھی تہماری طرح کسی ایک جگہ کسی دوری جگہ ہوتا ہے یہاں کی تلاش میں نہیں لگا ہو گا ناگ دیوتا وہ جہاں بھی ہو گا میں اسے آپ کے پاس لے کر آؤں گا بنگلو میں وہ جگہ میں نے دیکھی ہے جہاں پر کاٹ اپنے ساتھی کے ساتھ رہتا ہے بنگلو نہ ہوا تو پھر شام گھر ہی وہ مجھے لے گا مجھے اجازت دیجئے مجھے کہے رہا میں یہاں ڈاکٹر زمری دیکھ بھال کر رہے ہیں وہ تم پر کاٹ کو مجبور نہ کرو تو بہتر ہے۔

اور اب ایسا کیسے ہو سکتا ہے ناگ دیوتا میں پر کاٹ کو لے کر آپ کے پاس دو دن میں پہنچ رہا ہوں اب راضی ناگ دیوتا حرم ناگھ سے مل کر باپائل سے باہر آ گیا اس کا رخ اب ریلوے اسٹیشن کی جانب تھا وہ ٹکٹ لے کر شام ایکسپریس کے ذریعے بنگلو روانہ ہو گیا جس نے آج ہی اسے سارے چار بچے بنگلو ریلوے اسٹیشن لے پہنچا دیے وہی راستوں سڑکوں سے ڈاکٹر پیرل کی میں نہیں کیجیوں نہ کی مسافت کے بعد ایک ایسے گھر کیسے تھا تھا جہاں اس تو ای امید کی پر کاٹ یہاں پر ہی شہر اور تھا دروازے پر دو تین بار دستک دے کر راضی پیچھے ہٹ گیا یہی کل میں مل سنا تھا چھاپا اور تھا راضی کو دروازے کی طرف دیکھ کر وہ چاہے وہاں خود پر خانی دینے کی پھر جیسے ہی دروازہ کھلا تو سامنے ایک ایک دھوت کے کچرے لٹکا دیے اس کے چہرے پر کچلی مسکراہٹ ابھی آ رہی تھی مہاراج آئیے۔ آئیے آئیے آئیے آپ یہاں۔ یہاں صبح آج اس دقت اور یہ بیگ آپ کے قدموں پر پڑا یہ ظاہر کر رہا ہے آپ ضرور شام گھر سے واپس آ رہے ہیں راضی نے مسکراتے ہوئے کہا بالکل درست اندازہ لگایا ہے تم نے۔ میں دہلی سے سی آ رہا ہوں مہاراج ہمارے ناگ دیوتا کیسے ہیں میں ابھی سے مل کر آ رہا ہوں وہ باپائل میں ہیں پر کاٹ شہر کے پاس شہر ہوا سارے واہ۔ مہاراج آپ واپسی مہان گرو ہیں اتنا تو میں جانتا ہوں کہ آپ ہند آگھوں سے سناہ کی موجودگی کا اندازہ لگاتے ہیں تو تمہیں اور درنگی ہے پر کاٹ پتیرا میرے ہی کمرے میں ہے سو رہا ہے مگر رات کو کافی دیر سے سوئے ہیں آپ اندر آئیے باہر کیوں کر گئے ہیں اب راضی اندر کر کے میں چلا گیا اور بولا میں ابھی آرام کر رہا ہوں پر کاٹ سے اس ملاقات کو کہ اٹھ کر رہو اب راضی دوسرے کمرے میں سفر کی تھکا دت سے بچو ہو کر جلدی شینڈی واپس میں ہو گیا۔ پر کاٹ صبح کیارہ بیٹے کو گھر آھا تو اس کے دوست روئی تمارے بتا رہا میں چندرمتی کو بنگلو پہنچا ہے پر کاٹ کو بڑی حیرت ہوئی اور بولا مہاراج نے اچانک بنگلو آنے کا پروگرام کیسے سوچا تو وہ بولا۔



یہ وہ رامیش کے بچے تھے کہ ان کو رامیش نے کہا اگر صبح تک پراکش کا جسم ایسی حالت میں رہا تو تمہارا کیا سا بچہ کا کام ہے لیکن اگر۔۔۔ اگر کیا پراکش کے دوست نے رامیش کی طرف دیکھ کر سوالیہ انداز میں کہا تو رامیش نے اگر پراکش کا جسم بیادو کا حجام بن گیا تو یہ جان لینا کہ وہ تاگن یہاں آگئی ہے کیونکہ پراکش کے آخری الفاظ سننے سے جو اس کی زبان سے نکلے تھے۔

جراس کا غریب تھا اور اس کو دیکھ کر سے آیا تھا اب کچھ کوٹھ پوٹی کے سرہارہ واپس چلے گئے اب صرف راتیں چند دروہی کا  
 تاک ہیہ وہم نہ تھا اور دو کوٹھ اور باہی رہو گئے تھے راتیں نے ناگ دیوتا کے پاس جا کر کہا کہ دیوتا میں واپس  
 جانے کی اجازت چاہوں گا مجھے اور سکرل سے ملنا بھی سے اور اس انسان کی تلاش بھی کرتی ہے یہ کام آپہانتے میں  
 والی جانندی چھوڑی رات سے چلیے کہے اور ہمارے پاس دیوتا بھی ہم سے نیک ہے راتیں کہہ  
 امجدی وہ میں جلد میں سے بلجے اور ہمارے ملک کا توتمہ سے ملاقات کرے گا راتیں کہہ کر دیوتا کو بلجے اور ہمارے  
 آپ کا انتظار کروں گا اب راتیں چند راتیں تک نہ کہے راتیں نے راتیں کے لیے شیون کی طرف رخ کرچا تھا وہ کچھ  
 لہسٹو کے کہے اور آپ کو پہنچا جاتا تھا اس لیے نکلتے کے کرٹریں میں سوار ہو گیا کچھ دیر بعد جانے کے لیے تاجی۔

خون آشامنا گون



اصل آپ اور میراں باہمی مری اسے دیکھ کر حیران ہوئے بغیر نہ کہ چار چار اور عاشر کا دوشو سے دوشو سے گھٹ کر پڑے پاسے  
 سے تینوں کو اپنے گھر سے لگایا اور ہمارا کرنے لگے۔ انھیں انھیں آپ کا میر پرانہ بازو سے کا اعلازہ میں بہت اچھا کیا میرا  
 نہیں جیٹا جو تو میرا میراں آپ کا اتفاق کو سمجھنے والے تھے۔ ہم بار بار یوں ملواری میں سے سمجھ نہیں  
 پا رہے تھے۔ اندر آتے تھے ناں آپ تصویر ہمارے کیپوٹ میں سے اور ہمارے ہاتھ میں سے دکھائی دی تھی ہم جب نہیں  
 کے پچھے تو کوئی بات نہیں کر دیتے تھے۔ ہمارے ہاتھ میں سے اندر میں سے تھیں نہ کہ میرا ہاتھ پکڑا اور گھر  
 کے اندر آتے تھے جس میں صرف میں تھیں۔ انھیں کوئی اور نہ دیکھا تو ہوئی۔

آوارہ رہتی تھی انھوں نے اسے دیکھنے کا بھجرا اسے ساتھ لے گیا اور بولا یا سچے معاف کرو میں نے آج زندگی میں پہلی بار سب سے بڑھانے والے آدمی یا سچے کے گناہ اور ہاتھ لایا تاکہ راج یا سچ کے پاؤں سے لپٹا ہوا تھا یا سچ کی انھیں اس وقت بھی آؤ تیرے مجھے ناگ راج۔ ناگ راج تانا اس سب کو میں نے کس طرح نہیں اس ناگن کے شیطانی ہاتھوں سے باہر لکھا تاکہ راج کی طرف دیکھو اگر میں یا سچ ہوتا تو یہ زبان جانور تھا جتنی جلدی کے پچھتا سدا دل میں یہاں میں نہ تا اگر میری تصویر مجھے کیپیوٹر پر ڈاؤن لوڈ نہ کی ہوتی تو سیریسر سے دوست رکھنے کے معاف کرو مجھے معلوم نہیں تھا صبا آئی اہم سواری میں نے تم پر ہاتھ لایا یا می جان کہاں ہیں وہ مرا ساتھ والے پڑوس میں گھر میں ہیں۔



کے ہاتھ سے نیچے اتر کر دودھ کے پیالے کے پاس آگیا اب ناگ راج دودھ پینے میں مصروف تھا اسی میں سرخیلہ بھی آگئی تو کسی نے یاسر کا تعارف کر دیا یاسر نے یاسر کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا یاسر بیٹے پر ہونا خالہ آج میں نے اپنی بہن سب سے مل کر بہت زیادہ خوشی محسوس کی تو سمجھا تھا کہ اب صاحبہ مجھے کیسے تیرا سر کر قدرت نے بھی نیچے سے موز پر لگا کر آکر میرے دم و نگاہ میں بھی نہ تھا وہی بیٹا اس کا رخشا دیا کہ کاپو چھتا تھا خالہ جان کسی بات کرتی ہیں یہ میرا بھائی گھر ہے آپ سب نے کہا کہ خیال رکھا لیجئے اس بات کی خوشی ہے بھائی یہ شغل اکثر بات کر دیکھو اور بتاؤ کیا ہے۔

یاسر بولا صاحبہ شادی کے بعد بالکل نہیں بدلی میں نے تو بہت سے خواب سوچ رکھے تھے میں تمہیں خود اپنے ہاتھوں سے دھست کرنا چاہتا تھا تمہیں منیجر بنانا چاہتا تھا اور بہت سے ارمان میرے دل میں تھے بسما مجھے منیجر کی حامل چکی ہے میں، سرخسول میں چر حار ہی ہوں میرے سر پر بھی وہ ہیں پھر وہ ہے ہیں کیا بڑی درست کب سے یاسر حیرت سے چونکتے ہوئے بولا صاحبہ کیا جب حماد پیدا ہوا تھا تو یہ مشکل جواب ملی گئی وہ میری عزیز طاہرہ تھیں کیسے کیسے یاسر یہ سن کر پیسے خاموش ہو گیا اور بولا کہ میں سب کیسے چھ چلا صاحبہ نے کہا میں نے وہ تصویریں دیکھیں ہیں میں تو بھی کبھی تمہاری شکل کا دوسرا کوئی انسان ہو گیا لیکن جب تم سے ماشی کی وہ داستان سنئی تو یقین آئی وہ آپ سے بسما اس رات آپ وہاں سے کیسے گئے صاحبہ اس کی مالانے بچا چلا آتے تھے یہ چاہے وہ کن زندہ ہے جو بچے گناہ انسانوں کے خون کی پیاسی ہوئی ہے اور راجیش چندری تلاش ہے اس کی جو بی بی جوتی سے تیرہ سال قبل شام گھر کے اس جنگل میں بننے چھوڑ کر چلا گیا تھا۔

بسما۔۔۔ راجیش چندر کا نام تو میں نے بھی عدیل سے سنا تھا مگر کی روڑ ہے وہ نہ جانے کہاں غائب ہے کیا مطلب ہے۔۔۔ بولا صاحبہ وہ وہ بچہ دن پہلے عدیل سے ہاسٹل میں لے گئے تھے کبھی نہ جانے کہاں ہیں کبھی کو کھول نہیں سہا کیا وہی تان سے جس نے تیرہ سال پہلے بولے باپ کی جان ملی تھی بسما انہیں ناگن نے تو نہیں ڈاس تھا باپ میں جانتا ہوں انہیں تو خبر نہیں تھی کہ جس شخص کو ناگن نے ڈسا تھا اس کے جسم سے زہر چوس کر ہارنگر بنا دیا گیا تھا اور بدلے میں انہیں کبھی ہی موت ملی تھی جو میرے دوست کو ملی یا بعد میں وہی تان سے لیکن چاند کی چوہوں پر رات کو صرف آپ ہی اس قسم کے کہتے ہیں صاحبہ تم سے وعدہ کرتا ہوں اس تان کی ہر تک پہنچ کر اس کا خاتمہ کیا جائے ویسے تو ہی ناگن سے مگر وہ طعنیہ الاماشن میں ہمارے لیے بہت قیمتی ذریعہ ہے بسما میں آپ کے ساتھ وہاں جاؤں عدیل خود آپ کی ہی شکل لیں کہ کسے پریشان نہ ہو میں بسما میں آپ کے ساتھ وہاں جاؤں کی عدیل خود آپ کی ہی تلاش میں آپ سے پریشان نہ ہوں ہم جتنے وعدہ ڈاری دھاکنیں ہیں یا بسما یا یاسر صاحبہ کے میں آئی تو بولا وہ بہت خوبصورت جنگل کی وہ دھڑل جانے الماری کھول کر وہ ڈائری یا اس کر دی تو یا اس بولا راکش کو بھی ایک تک نہیں بھولا ہوں بیٹا میں نے ڈائری کب سے لکھنا شروع کی بسما یہ تو میں خود نہیں جانتی آپ کو یاد ہے ناں جب پہلے دن ہم اس مکان میں آئے تھے ابنا ہم ضرور گئے تھے مگر یہ ڈائری اس مکان سے کیسے ملی بسما عدیل کا ایک دوست ڈاکٹر ہے ڈاکٹر نہیں وہ پہچانتے ہیں سے انداز گیا تھا جس کو بی بی سے وہ دھاتھا اس کا نام راجیش چندر تھا سے بھی عدیل تلاش کی صاحبہ تو سمجھے جو کی باا سے ملنے کی تسانیج دل میں زور دے پکڑتی جا رہی ہے میں جانتا ہوں سر نے سے پہلے ناگر جی کو ان کے حوالے نہیں کیا بسما میں سمجھتا ہوں کہ یاسر کے ہاتھ دیا اور اس سے لپٹ کر بھی بسما ایک بار آپ کو میں نے کھوایا تھا اب دوبارہ وہ کھونا چاہتی اب اپنی زبان پر کبھی ایسا کیا باتیں مت لائے گا صاحبہ اپنی بات ختم کی تو یاسر نے اس کی آنکھوں سے آنسو صاف کدے اور بولا میں کب نہیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اچھا یہ بتاؤ اگر ناگ راج کو اس جو کی باا کے حوالے کر دوں تو تمہیں اعزاز تو نہیں ہو گا بھچو مگر سوچ کر بولی۔

بھی۔۔۔ بچے ناگ راج سے بہت پیار کرتے ہیں ان کا ناگ راج کے بغیر گھر میں دل نہیں لگتا ناگ راج حقیقت میں بڑی صحت طاقتوں کا گھر ہے ایک بار اس نے سیر کے لیے کی جان بھائی کی سیر عدیل کا خاص دوست ہے اس کے دو بچے ہیں ایک بارنٹ بل کھیل رہے تھے شاید کیسے کرک میں گئے ہوئے تھے لیکن ناگ راج نے بڑی بھرتی مت دچلائی اس کی جان بھائی میرے جھینس کن کھیلو ان کی وہ تمہاری یاد ہو گا بلکہ ہو سکتا ہے تم سے ہوا بڑے اپنے اتنا عرصہ دیت میں دفن رہے اور زندہ ہو کر بالکل آئے جھینس کو کبھی کبھی میرا بھی محسوس نہیں ہوئی یا بسما یہ تیرا ہی تو ضرور ہوئی میں نے تو سوچا کیسے تھا کہ تیرہ سال بعد یہی کیسے ہوئی میں دن ہوں گا سے میری خوشی کی سمجھو یا اس طعنیہ والا کا شہرہ بوناگ راج نے میں وقت پر دیت سے نکال کر میرے ہاتھوں میں حمادی نہیں تو آج میری بھی بی بی ناں جھینس بھی کھلی اور میرا دیرا چاہے کب کا نہیں مگر کرنا چاہو کہ چکا بھگا بھگا کر دے گا بسما بھو جانا تو یہاں انسانوں کی سلطو کا ناچنوں کی سلطو کوئی زندہ انسان نہیں رہا اور وہ کتنا نام نہان کی دلکشی کر دے گا ہونا قدرت نے تم کو سمجھ لگاؤ تھا جو قدر میں لکھا ہوں کہ وہی کر رہا ہے چاہا بسما یہ نیچے کرے میں چلتے ہیں بچوں کا کرہہ آپ کو دیکھا ہی ہوں اب یاسر صاحبہ کے ساتھ نیچے بیٹھ رہا یاں اتر کر کچھ لے کرے میں آچکا تھا۔



ڈاکٹر عدیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ ضروری مینٹک میں مصروف تھا بھی ڈاکٹر زکب بڑے کرے میں آکٹے بیٹھے ہوئے تھے عدیل نے بات چیت کا آغاز کیا میرے عزیز دوستو ساتھیوں اس وقت آپ سب کو اس مینٹک کے لیے ایک ایک اپنے کام کا چھوڑ کر بلا ناظر اس کے لیے آئے آپ سب سے معذرت خواہ ہوں مگر یہ سب ضروری ہو گیا تھا چھوڑ کر آپ سب جاتے ہیں پچھلے کی رات کو وہاں سے ناگن کے خطر ناگن کے بارے میں ہماری کو شش اور مگر مریاں تیزی سے جاری تھیں اب وقت آچکا ہے کہ منزل ہمارے سامنے ہے میرے کہنے سے مراد یہ ہے کہ وہ طعنیہ والا جو میں مل چکی ہے اور نہ صرف اس مالانے کوئی بچوں کی زندگی بچائی ہیں بلکہ وہ اس تان کے زہر کو تازہ کی ہے وہ ناگن بہت ہوشیار وہ چالاک ہے شاید وہ طعنیہ والا کی حقیقت جان چکی ہے کبھی کو ایسا کیسے پچھلے چاچا چچوں سے سامنے نہیں آدہ ناگن مالاک کی طاقت کے سامنے ہے بس ہے شاید اس لیے ڈاکٹر کہیں جا چکی ہے یا پانا دکھا کر تلاش کرنے کے لیے اس کے کئی دوسرا امکان نہ تریا اس لیے مگر ہم سب اس کے شیطانی کھیل کو کبھی کا سامنے نہیں ہوتے دیں گے دوسری بات یہ کہ میں اس کی تلاش کی جس کی تصویریں میں نے اپنے گھر پر لٹکا رکھی ہیں وہاں سے میں کر سکتی ڈاکٹر زکب ایک دوسرے کی جانب دیکھنے لگے اور مختلف چوکنا ہوئے لیکن عدیل نے سلسلہ کلام جاری رکھا اور بولا یقیناً آپ سب کو میرا بھی محسوس ہو رہی ہوگی آج میں اس خوش قسمت انسان سے کچھ دیر مل کر رہا ہوں تاکہ میری ڈیوٹی آف ہو چکی ہے ڈاکٹر سرائن فرخان اور ڈاکٹر شاند نے مجھے کل جی آپ میرے آفس میں تعریف لے آئیں تاکہ اس شخص کی حکمت عملی کو شکل دی جا سکے اب عدیل کرسی سے کھڑا ہوا اور بال دواڑ سے کوھولنے کے بعد باہر گیا بھی ڈاکٹر بالر آچکے تھے فرخان سرائن اور شاند عدیل کے پیچھے پیچھے بٹنا بٹنا چل رہے تھے تو بہت اچھی خبر سرائی ہے آپ نے یہاں شاند اب میں بہت جلد اس کی طبیعت کی تیاری شروع کر دینی چاہیے تاکہ ان کا یہی عمل لزم ہو سکے میں اب کھر جا رہا ہوں جس نے ملنے میں گدبانے۔۔۔ عدیل ان کا تھک کر ہاسٹل سے باہر آگیا اس کا رخ ناچن کی کار کی طرف تھا وہ اپنی کار میں بیٹھ کر اپنے گھر کی جانب روانہ ہو چکا تھا۔



رات کو کھانے کی میز پر عدیل نے اپنے دوست میر کو بلا یا ہوا تھا کھانے کی میز پر موجود تھے عدیل کے ساتھ







خود چل کر ہمارے پاس یا عدیل سے جب یہ سنا تو اسے ناگوں پر لیٹیں میں آیا کہ یہ بھی اتنی بڑی بات منہ سے نکال سکتے ہیں یہی حال صبا کا تھا پھر دیو عدیل ہمایہ فیصلہ ناگ راج کرے گا کہ بچوں کے پاس رہے گا جوگی بابا کے ساتھ جائے گا عاشر۔ یہ نو عباد تمہیں جو باؤ کی چاچا آپ ہماری مرضی کے خلاف یہ سب کر رہے ہیں جو کبہر ہوں یا نکلجے کبہر ہوں اور اب ناگ راج کا اپنی مرضی سے رہنے کا پورا پورا حق حاصل ہے ناگ راج کو تم کس کے ساتھ رہنے کے لیے تیار ہو اگر اس گھر میں رہنا چاہتے ہو تو چپ چاپ بچوں کے پاس چلے جاؤ اور اگر اپنے استاد جوگی بابا کے ساتھ جانا چاہتے ہو تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا ہم میں جیجی کے تم ہمارے بھیمان تھے اور بھیمان اللہ کی رحمت ہوتا ہے ہمبھو اسی گھڑی تیرے دوستی سے جیجی نہیں آیا کرتے یہ عمل اللہ کو سخت پائندہ ہے۔ یوں۔ یہ فیصلہ اٹھانے میں صرف ۱۷ دن میں ہو گیا تو کچھ عہدہ سے احسان کو کچھ عہدہ سے ناگ راج کی طرف ناگ راج کی طرف نہیں پریشان ہوا تھا اس نے اپنا سر جھکا لیا اور اب وہ خاموش ہو گیا تھا جس کی نظروں کا مرکز ناگ راج راج تھا جس کے فیصلے کا وہ انتظار کر رہے تھے یا سر جوگی بابا کی طرف دیکھ کر امیر اخیال ہے ناگ راج کوئی فیصلہ نہیں کر پائے گا مجھے خود اسے دیکھنا ہو گا یا اس نے ناگ راج کو ہاتھ سے چڑھ کر اٹھا لیا اور بولا ناگ راج کیا بات ہے۔

انجی ہمارے انتہائی کیا تھا کہ اس کے بڑا دوا رکھتی پر چند قطرے سے اپنے یا سر کی آنکھیں نم زدہ ہو گئیں تو ناگ راج نے اپنی دوشادہ زبان یا سر کی پکڑیں پر پیچیں تو وہ حیرت زدہ ہو گیا اور اسے اپنے گلے سے لگا کر بے اختیار روئے نہ لگے عدیل کی اور گھر والے ایک دوسرے کو غالی غالی نظروں سے دیکھنے لگے پھر یا سر بولا ناگ راج جلدی کرو جو فیصلہ تم کرو گے ہمیں کوئی اختیار نہیں ہو گا۔

ناگ راج بے گھر والوں کی طرف چلتی ہوئی آنکھوں سے دیکھ کر جوگی بابا کے قدوں میں آیا تو جوگی بابا بولا ناگ راج تمہارا حق مجھ سے زیادہ بچوں پر ہے ہمیں بچوں کے پاس رہنا ہوتا تھا عہدہ تم ان کے پاس رہے ہو وہ جہیں بھلا نہیں جائیں گے آٹھ سال میں نے تمہاری پرورش کی نہیں ہر راستے کے متعلق سمجھا یا کہ یہ راستہ کہاں جاتا ہے اب وقت گیمیا تم بچوں کے ساتھ رہو گے اب ناگ راج جاؤ۔ چہ تمہارے بھڑا دوس ہو جائیں گے بھول جیسے چہرے سر مچھا جائیں گے اور مجھے ملتے بھول سب سے زیادہ پسند ہیں جاؤ جوگی بابا کی آنکھوں میں بھی آنسو موجود تھے ناگ راج نہ چاہتے ہوئے بچوں کے پاس کیا پھر یا سر بولا جوگی بابا انسان کو چپا کر کرتے ہوئے کسی نے دیکھا ہے مگر اسے سنا ہے کوئی نہ نہیں سنیں دیکھا ہو جو انسان کی زبان کو کھلتی ہوئی کا دیکھ کر خودی کا دیکھ کر کبھی سنے یہ بھی خوبان ناگ راج کے اندر موجود ہیں ہم لگ اٹھا اسکے لیے روانہ ہو رہے ہیں عدیل نے ہمارے ساتھ جائے گا عدیل بولا ہی بان جوگی بابا وہ ڈانڑی ہمارے پاس ہے ہم سب ڈانڑی کا مطالعہ کر رہے ہیں ملکی ملا کا ہر دانت ہمارے پاس ہو گا ہم کبھی اتنے بڑے بنا کر گلے سے باندھ رکھیں گے فیصلے سے ڈانڑی صاحب آج چاند کی کیاہ تاریخ ہے ہم برسوں شام گھر ہوں گے آپ لوگ جانے کی تیاری شروع کریں اگر کچھ ہتھیار آپ کے پاس ہوں تو ہم اس ناگ کے شیطاں خالصوں کا سامنا بھی کر سکتے ہیں ملکی ملا ہمیں اس سفید روشنی کی خوفناک طاقت سے بچانے کی ہمیں سفید روشنی سے نکلنے کا انتھار کرنا ہو گا جوگی بابا تم اپنے ساتھ ہم دس منہ مائیوں کو لے کر تالاب میں اتر جاؤ اور اس جہمہرینک تم ضرور پہنچ جاؤ گے باقی باتیں وہاں چل کر نہیں سمجھاؤ گے۔ اس میں سن جوگی کوئی ساتھ جاوے گا یا اپنی مرضی سے جانا جاتا ہے تو ملکی ملا کا وہ دانا ہے گلے میں دھاگے سے باندھ کر چہن سکتا ہے کیونکہ بان خطرہ ناگ اپنی مرضی سفید روشنی سے جو تالاب سے پیدا ہوئی اور تمام مرد و عورتوں اس خاشاک ناگ کے زہر کا شکار بنے جوگی بابا میرے پاس ہیں اس وقت دس سے زیادہ مردے برف خانے میں موجود ہیں ان کا کیا ہو گا جوگی بابا نے کہا ان کا چھوٹا چھوٹا کچھ نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ ہر حال میں زندہ ہوں گے انہیں کوئی بھی طاقت نہیں دے سکتی یاں میں کبہر ہے ہیں آپ اس

رات صبا کو بھی ان دھانچوں سے غم کرنے کی کوشش کی تھی کہ اللہ کا کہہ ہوا وہ بچ چکی عدیل میں آپ کے ساتھ جاؤں گی صبا تم پاگل ہو گئی ہو دیاں تمہاری کوئی ضرورت نہیں سیر و کٹر سفر اور ڈاکٹر فرحان میرے ساتھ جائیں گے یا سر تمہارا کیا خیال عدیل مجھے تو اعتراض نہیں ہے، یہ وہ جگہ بہت خطرناک ہے وہاں پر قدم بوجھ کر اٹھنا ہو گا جوگی بابا نے کہا اس رات وہ ناگن اپنے شیطانی بھجنڈے ضرور استعمال کرے گی یا سر وہ ناگن تمہارا راستہ روکے گی اس تالاب میں اترنے کے لیے تمہارے راستے میں کوئی بھی دیوار کھڑی کر سکتی ہے صرف اتنا دیکھنا ہو گا کہ تالاب سے باہر چل دیں گے یا سر جوگی بابا نے کہا ناگ راج میرے پاس رہو ناگ راج میرا ہونا وہ ناگ دیوی شستیل میں ہے کیا وہ انسانوں کی دشمن بن جائے گی جبکہ تالاب سے باہر آئے تو سفید روشنی ختم ہوتی ہے پہلے پہلے تالاب سے وہ پھٹکال کر کے باہر لے آؤ ناگن سورج کی جلی کرنا جسم پر پڑے ہوئی ناگن کا قہقہہ تمام ہو جائے ناگ دیوی کا وہ پیچھے ضرور جھمکے گا اندر ہو گا اسے بھی سورج کی روشنی میں رکھ دیں وہ بل کر ختم ہو جائے گا یہ ڈانڑی میں ہندی زبان میں لکھا ہے جیسے آپ میں سے کسی نے نہیں پڑھا لیکن میں نے پڑھا ہے آپ سب تیاری شروع کیجئے یا سر ٹرین نکلتا لائے ہو اس کا انتظام ہو گیا ہے۔

جوگی بابا کل شام کو آئے تھے ریوے اسٹیشن ملاقات ہوئی ٹھیک سے گئے ناگے۔ آپ سب اپنا کپال رکھنے کا اتنا کہتے تھے جوگی بابا نے ناگ راج کو ہاتھ سے اٹھا کر اسے پیار سے سہلا دیا تو بچوں کو پیار کیا کہ وہ گھٹ سے باہر چلے جائیں یا سر میں بھی جا رہا ہوں جوگی بابا کے ساتھ کل ریوے اسٹیشن پہنچ جانے کا آپ سب کل ریفیل میں خود کر دیں اب ڈاکٹر کیمبل بھی چلا گیا جبکہ صبا عدیل کے ساتھ باتوں میں الجھ گئی عدیل آخریں یوں نہیں جانتی آپ کے ساتھ پایا آپ کی جان کی بات میں ناگن اسے آپ کے ساتھ نہیں تو ہم کسی جا میں گئے عدیل اپنا سر چڑھ کر بیٹھ گیا اور بولا صبا کیا کرتے ہیں پورے محل کو ساتھ میں لے چلتے ہیں ایک جہمہر سے لے کر آتے ہو کوئی بڑی اٹھارہ سر نہیں لے کر آنا رہے ہمایہ وقت حاق نہیں ہے نکیل بولا۔

عدیل بھائی صبا بھی اچھا اور بچوں کو ساتھ میں لے چلتے ہیں بھگور پیچ کر ہی کوئی فیصلہ کریں گے ٹھیکہ بولی عدیل سر نہیں نکیل کبہر باہم صبا اور بچوں کو ہاتھ سے لے کر جانا چاہتا تھا اسے ساتھ لے جاسکتے ہو تو کچھ نہیں پراپنے ساتھ نہ لے لے گا نہ ہر بہادر جان کو ہر گز قلمت کرنا اور پھر ناگ راج بھی تو ہمارے پاس ہو گا نہیں داری بان ناگ راج ہمارے ساتھ جائے گا۔ اچھا جیتا ہے بھی ساتھ لے جانا اب خوش ٹھیکہ نہ چہرے پر ملکی سرکسٹا جاتے ہوئے کہا کیا تو عدیل جھٹکا کر بولا ای جی جان کمال کر نہیں بھی میں شیطانی طاقت سے مقابلہ کر رہے جا رہے ہیں وہاں صبا اور بچوں کی جان بھی جا سکتی ہے پچھنے اٹھانے ہیں ناگن میں ناگن میں تو معلوم نہیں وہ جگہ کسی سے ممکن ہے آپ کو کچھ ہوتی ہوئی چاہے یا باہم وہاں دواں پا چکے ہیں اس لیے ہمیں کوئی ڈنکھیں لگتا ہے عدیل گہرا سانس لے کر خاموش ناگ دیوی بولا ہمایہ اچھا بچاں کیوں ہوتے ہو اگر اس ناگن کی طاقت سے لڑنا ہے تو لڑنا ہے ہم سب ایک جان ہو کر اس کی طاقت کو زیر کر سکتے ہیں کچھ چھوٹے ہیں کچھ بڑے ہیں پھر ضرور تیاری کرنا میں ہم سب کمال ناگن کا مقابلہ کریں گے اس جوگی بابا کی باتیں میرے دل پر لگی ہیں یہ راستہ میں کی شیطاںوں کو ہم ہر جملہ کرنے کے لیے ضرور قدم اٹھائے گی عدیل نے وہ کی کیا ت پر غور کیا تو بولا ٹھیک ہے وہ کی گھر پر بہادر جان اور امی جان ہوں گے ہم سب ہی اٹھنے یہاں سے روانہ ہوں گے۔ گلے دن شام کو پوری تیاری کے ساتھ عدیل صبا اور اس کے بچے کو نکیل کے ساتھ گھٹ کے باہر موجود تھے بچوں کے ساتھ میں ناگ راج بیٹھا ہوا تھا اور بار بار اپنی دوشادہ بان باہر کھل رہا تھا عدیل بیٹھا انہیں تنگ مقصد میں کامیابی عطا کر کے یا سر جیسا جاؤ پھر دیو عین تمہارے ساتھ ہیں ٹھیکہ لے یا سر کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اب وہ وہ ڈانڑیوں میں بیٹھ کر ریوے اسٹیشن کی جانب روانہ ہو چکے تھے



جہاں میر اور سائرہ پہلے سے موجود تھے، ڈاکٹر فرحان سراج شائد بھی جوں جوں باپ کے ساتھ پہلے سے کھڑے تھے جبکہ ڈاکٹر جمیل سامان اتارنے میں مصروف تھا، پیش چندر نے ان سب کو جرت بھری نظروں سے دیکھا اور بولا۔

معافی چاہتا ہوں میرے خیال سے اس مشن کے لیے پانچ لوگ ہی کافی ہیں، ڈاکٹر صاحب کم از کم آپ کو ان بچوں کے متعلق ہی کچھ سوچ کر آتا چاہیے تھا آپ کو معلوم ہے وہ جگہ جہاں ہم جانے والے ہیں وہاں پر موڑ پر خطر کے سامنا کرنے کے لیے ہمیں ہوشیار بنانا پڑے گا پھر ان مضموم بچوں کو اس ناکہ کی ہینٹ آخروں پر چرانا چاہئے میں عدیل بولا جو کہ باپ ہم کو ان سب بچوں کو کھن پر ساتھ لے جا رہے ہیں نیل کبہر با تھا شام بکر میں پرکاش کا کھر ہے وہاں بچوں کو کھوہر میں گئے ڈاکٹر صاحب کو کھر اب سنسن ہو چکا ہے پرکاش کی زندہ نہیں رہا تو پھر کون انہیں سہارا دے گا میں نے سنا تو بھی نہیں سیکھوں ہے ریشمی کی طرف سے ریشمی کی باپا کی آپ یہ آپ کیا کبہر ہے پرکاش مر گیا اس کی موت کب کس وقت ہوئی کہاں کیسے ہوئی نیل نے نئی سوال کیسے ہی ساس کی ڈولے تو جوں جوں بیابانے کہا اسے بھی ناکس نے ڈس کر مارا ہے اس کی رگوں میں اپنا شیطانی زہر اٹھا ہے اس کی آتما تو کب کی اس دینا سے جا چکی ہے صرف اس کی باتیں ساتھ کر رہے وہ کھاتے وہ پانی میرے دل میں زندہ ہیں ریشمی بیابانے تو بہت برا ہو کر پرکاش کی بہت اچھا انسان ہونے کے ساتھ ساتھ ایک علم والا اور ایسا تھا سانیوں سے مقابلہ کرنے کی ہمت تھی ڈاکٹر صاحب کو زرا ہوا دقت واپس نہیں آتا آگرایا ہو تو پرکاش کو مرے ہی کیوں دیتے لیکن اس وقت میں ڈاکٹر عدیل سے گزارش کروں گا کہ وہ صرف پانچ سال کا ہے اسے ساتھ لے کر نہیں لے سکتے ہیں اس لیے وہ ڈھانچے جو مرے خیال میں موجود ہیں انہیں چھوڑ دو رات سے ٹکی کی دوسری کچھ شفٹ کرنا چاہیے کیونکہ مجھے دے دو یا سیر کے ساتھ ہم تالاب میں اتارے تو وہ ڈھانچے تالاب میں اترنے کی بجائے شہری آبادی پر حملہ کر سکتے ہیں یا سیر بولا عدیل جو کہ بیابانے کیلئے کبہر ہے میں ہی پھلتی ہی تمہارے شاف میں سے کسی نہ کسی کو لٹر رہتا جا ہے۔

عدیل سر ہلکا کر بولا ہاں میں پچھرا کر ہوں انہیں کتنے ہی عدیل اپنے ساتھیوں کے پاس آیا جن میں نیل بھی موجود تھا عدیل ان سے مخاطب ہوا تم سے کسی کو دو پہیان پر رہنا ہوگا جو نیل ہائل میں ڈیوٹی دے سکیں اور ان ڈھانچوں کو دوسری شفٹ کھینک کر لیں اگر یہ بات پہلے معلوم ہو جاتی یہ کام ہم پہلے ہی کر چکے ہوتے شائد بولی سر میں اس مشن کو ختم کرنا چاہتی ہو اس میں اس کی موت لینی ہی محسوس ہے کہ یہاں آجھی ہوں عدیل بولا شائد پھر تم آہیں میں فیصلہ کر لوں میں اب اسے گا عدیل وہاں سے واپس جا رہا ہے پاس آکر پھر آہو گا اور دوسری طرف ڈاکٹر فرحان میں شائد سراج شائد اور نیل کے درمیان آپ میں دھتے انداز سے گفتگو شروع ہوئی جبکہ جو کہ با عدیل اور یا سیر اندھا میں شام بکر شہر میں پھرنے پر بحث شروع کر چکے تھے پھر کچھ ہی دیر میں ریشمی چندر اس فیصلہ پر عمل درآمد کر چکا تھا کہ دوسری کار کو شام بکر یا لیا جائے جو بچوں کی دیکھ بھال کر سکے کیونکہ بچے ان کے پیچھے رہنے پر پائل رضا مند ہیں تھے ٹھیک ہے جو کہ با با آپ اپنے استاد ناگ دوتا ہم ساتھ صاحب کو گھر کا ساتھ لے چلیں یہ دلی ریلوے اسٹیشن سے ہی ہمیں ساتھ روانہ ہوجائے گی رومی کا بلنگور ریشمی پر ہمارا انتظار ہے گا یا سیر ہلکا کر بولا عدیل ٹھیک کبہر با تھا جو کہ با آپ ناگ دوتا سے فون پر بات کریں ہم سامان لے کر اسٹیشن کے اندر جا رہے ہیں ٹھیک ہے میں انتظار کرتا ہوں اب ریشمی چندر ریلوے اسٹیشن کے آگے سے گزرتی ہی اور پھر کہاں جاتا ہے یہ نئی فون پر بات کی دوسری طرف شائد ڈاکٹر عدیل کے پاس آکر بولی سر میں نے فیصلہ کر لیا ہے ڈاکٹر فرحان اور نیل ہائل میں رہیں گے نیل ان ڈھانچوں کو کچھ ہی دیر دوسری جگہ شفٹ کر دے گا نیل نے فز وادری اٹھائی ہے اور ڈاکٹر فرحان ہائل میں ہی رہے گا عدیل نے کہا تمہارے لیے میں ڈیوٹی کون سنہالے گا شائد سکرادری اور بولی امید کر رہی ہوں اب کئی لاش ایکی نہیں آئے گی مجھے ڈاکٹر شائد منیت کے لیے یہاں سے عدیل کے بل بھی جواب میں سکرادری یا تو کی بولا دیے

شائد کا یہ انداز مجھے اچھا لگا یا سیر نے کہا وہی ناگم ہو گیا ہے ٹرن کے گردانے ہوئے میں چندر منٹ باقی ہیں میرے خیال میں یہ باتیں ٹرن میں پیش کر بھی ہو سکتی ہیں سب سنبھاری فریڈنگس آئی تم کبہر تھی کی وہ ریلوے اسٹیشن ضرور آئے گی سب بولی ظاہر اور آریع آج ہی بجور جا چلی ہیں ان کی آٹھ بجے کی کلاٹک تیار ہے مشن کے بارے میں ظاہر اور آریع کو سب معلوم ہے ٹھیک ہے دوستو اب پر دگر مراب کچھ آٹھ گئیے سامان اٹھاؤ اور چوکیل سے اٹا کہا۔

سب ریلوے اسٹیشن کے اندر چلے گئے پلٹ فارم نمبر چار پر پہلے سے ٹرن کھڑی تھی یہ ٹرن کے ڈبے اطراف سے نکلے اور اوپر سے سفید تھے جبکہ اول اور سبز رنگ کا انجن کسی کی وقت کلا دھواں پیدا کرتے ہوئے گرجا داراواز پیدا کرتے لگتا تھا کچی ٹرن میں سوار ہو چکے تھے عدیل کھڑی کے باہر نیل اور فرحان کی طرف دیکھ رہا تھا فرحان تم اپنا دھکیل کا خیال رکھنا امید کرنا ہوں کہ پھلتی کی فز وادری سنبھال کر ہوں عدیل بھائی کھر کریں میں ڈاکٹر فرحان کے ساتھ ہر طرح سے کھینچنے کے ساتھ ساتھ رات بول رہا تھا فرحان لیبی کی چال ہے پاس سنبھال کر رکھنا اور کسی کو بھی یہاں سے جانے کی اجازت ہائل میں جاتی چاہے شائد نہ کہا ہاں فرحان لیب میں بہت جیتی سامان موجود ہے شائد نہ فکر نہ کرو میں لیب میں ہائل نیل جانوں گا وہی لیبی اب وہاں تمہارے بغیر کوئی نظام نہیں چل سکتا نیل بولا عدیل میں ناگ راج کو دیکھنا چاہتا ہوں یا سیر نے ناگ راج کے ٹکے میں سے ناگ راج کو باہر نکالا یہ ٹیک جالی دار تھا جس سے ناگ راج کو سانس لینے میں کوئی دشواری پیش نہیں آ رہی تھی اس کا ٹیک کے اندر رہنا ہی ضروری تھا وہ سب یہ بات اچھی طرح سے جانتے تھے کہ ناگ راج کبھی کسی مسافر کو نہیں ڈس سکتا لیکن وہ کسی کے دل میں سب کا خوف پیدا نہیں کرنا چاہتا تھا ناگ راج خود بھی جانتا تھا کیونکہ انسانی جذبات احساسات کی حس سے وہ بخوبی واقف تھا نیل ناگ راج کو ہاتھوں سے پکارتے رہے گا اور پھر بولا۔

ناگ راج تمہارے دوستوں کا خیال رکھنا اس فونی ناگن کو زندہ نہیں چوڑنا اور ہماری طرف سے ہائل پریشان مت ہونا کیونکہ کسی ناکہ لاکہ دانہ میرے گردن میں دھاگے کے ساتھ لٹکا ہوا ہے آئی دیر میں انجن نے ڈبل نہائی تو نیل بولا اچھا دیکھنا سب بھائی میرے پاس ہی اللہ حافظ میں ٹرن میں بیٹھ کر انہیں ہاتھ مارا کرو اور ان کے گئے کیونکہ وقت رفتہ ٹرن پلٹ فارم کو چھوڑنے لگے نیل کی نیل اپنا خیال رکھنا کم کا سب ہو کر واپس لوٹیں گے وہی نے آدھا سر کھڑکی سے باہر نکالنے ہوئے کہا اب ٹرن تیز رفتاری سے جاری ہو چکی نیل کے ہاتھ میں اس وقت بھی وہی ڈاڑھی موجود تھی جبکہ باہر چھوڑنے سے ٹیک میں اس کی ہڈی پھرنے لگی ہوں باؤں میں عدیل نے شائد کی کلاٹک سے نیل سے شائد کی کلاٹک پر دیکھ کر نیل ہتے ہوئے بولا میں نے کہا، یہ پکڑ پکڑ تو میں نے کوئی کی پسند کی ہے اور نہ ہی کسی لاکہ خیال میرے دل میں آیا ہے صابو نیل نیل بیبا۔ اگر آپ براندہ میں تو ایک لڑکی میری نظر میں ہے کون سی لڑکی صبا کسی کی بات کر رہی ہو عدیل نے صبا کی طرف دیکھ کر سوالیہ انداز میں کہا تو سنبھالی میری فریڈنگ ہاروی ایک دوست اپنا بیٹا ہی رہتی ہے اس کا نام آریع ہے عدیل نے یہ سنا تو نیل کی طرف دیکھا جو گہری سوچ میں نظر آ رہا تھا شائد بولی کیوں کہاں کوئے تھے۔ کچھ نہیں شائد تم سب کی باتوں نے مجھے لا جواب کر دیا وہی کی بولا رے نیل بسا مان جائیں ویسے میں مشن پورا ہوتے ہی ۔۔۔ کی جی۔۔۔ تم قناوش نہیں رہ سکتے۔ عدیل نے وہی کی بات کو کٹے ہوئے کہا تو نیل کی سرکار کا خوش ہو گیا اب ریشمی چندر نیل کو ہاتھ کے اشارے سے اپنے اس ہاتھ کا نشان پٹھان کے دوسری طرف ریشمی کے پاس چلا گیا یہی ریشمی باپ آپ نے مجھے لایا ڈاکٹر صاحب میرے رائے ناؤں کر دو کہ نیل میں کیرجہ اور دیکھا اسے ریشمی باپ کی بات بری لگی کھراس نے جرت میں ضرور ڈال دیا تھا کھر ریشمی باپ اس لڑکی کو میں نے آج تک کبھی دیکھا نہیں اس سے بھلا شائدی کرنے کے لیے۔ کیسے ہاں کر دوں دیکھنے ڈاکٹر صاحب آپ کی زندگی سنبو جائے گی دیکھو فیصلہ کبہر سے ہاتھ میں سے نیل کو بچھ کر بولا ٹھیک ہے ریشمی باپ ہمیں پورا ہو لینے دیکھتے پھر اس بارے میں کچھ ہوتے ہیں ٹرن میں

کی لاشیں آن ہو چکی تھیں سفر چونکہ لہا تھا اس لیے سبھی سوچے تھے نرن اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی اگلے دن صبح سات بجے نرن دہلی پہنچی تو ناگ دیو دم پڑا تھوڑی دیر میں سوار ہوا کیا نہیں تھیں سوئے ہوئے تھے صرف عدیل میمر یا سرور رامیش چندر جاگ رہے تھے ناگ دیو نے بھی سے ملاقات کی اور رامیش نے ان کا تعارف کر دیا ناگ دیو ناگ آپ نے روی کار سے رابطہ کیا یاں رامیش وہ شام عمر کے لے رات کو نکل چکا تھا دہلی بنگور نہیں جانے کا بلکہ سیدھا شام عمر پہنچنے کا رامیش بولا مگر پرکاش کی موت کے وقت وہ بنگور میں ہی تھا یاں رامیش وہ بنگور میں ہی تھا مگر جب میں نے اسے فون کیا تو کہنے لگا میں شام عمر دیو ہا پرکاش کے گھر جاؤں گا وہ کدو خالی ہے وہاں آپ سب کا بندوبست کر کے روک دیری لگے۔ جوں کی تو ایسا ہوا کیا میمر نے پرسکون ہو کر کہا تو رامیش بولا سیدو میرا خاص دوست ہے پرکاش کے ساتھ کافی وقت گزارا اب ہم شام عمر کے ساتھ نرن کی رات کو ٹھیک وہی پہنچے شام عمر گئے۔

یاسر عدیل میمر اور صرا سان انار سے لگے ساتھ میں تھے انار سے پہلے ناگ بھی لگا تھا کہ وہ سے برا حال ہو رہا تھا رامیش پرودی کی کار پہلے سے موجود تھا رامیش نے سب کا تعارف باور ی باری کر دیا اور اب وہ سب ایک دیکھن میں بیٹھ کر شہری علاقے کی طرف روانہ ہو گئے تقریباً پندرہ منٹ میں ستر کے ستر کے بعد وہ مختلف راستوں سرکوں سے گزر کر پرکاش کے گھر پہنچے روی کار نے تالا کھولا اور وہی کمرے کے اندر داخل ہو گئے صا اور اس کے تینوں بچے کھانا کھا کر تیراں روئے گئے ماماہ پتھر کی مورٹی تو مندر میں ہوا کرتی ہے یہ مسلمان ہیں آپ نہیں یہاں کیوں لے کر آئی ہیں عکاشہ کی بات کر رامیش نے کہا دیو ناہم رات اور دیو کی کارنا پرکاش جھکا کر دوسری طرف دیکھنے کو عدیل بولا عکاشہ ہیں یا نہیں زار یا نہیں لایا کرتے ہیں پھر صرف دو تین منٹ کے مہمان ہیں یہ بچہ کی مورٹی ان کا عقیدہ ہے اور ہم لوگ کسی کے عقیدے کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھاتے کسی خاموش ہی رہنا ہوتا کہتے ہیں عدیل کمرے میں چلا گیا ایک ہی کشتادہ کمرے میں آگئے زلیں پرودی بھی ہوئی روی کار نے سارا سامان دوسرے کمرے میں شفٹ کر دیا رامیش چندر دیو پر پرکاش کی ہنسی کرائی تصویر دیکھ کر کھری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا عدیل صا میرا اور تینوں بچے اس تصویر کو جرت سے دیکھنے لگے کیونکہ پرکاش نے اپنے ہاتھوں میں جس ساہب کو پکڑا ہوا تھا وہ ساہب کوئی اور نہیں بلکہ ناگ راج تھا جو کی بابا یہ۔ یہ تصویر تو ہمارے ناگ راج ہے۔

بابا عدیل یں ناگ راج ہے یہ یہ تصویر آج سے پچاس سال پہلے کی ہے جب ہم ناگ راج کو اپنی تربیت دے رہا تھا اور پرکاش نے مجھ سے علم نہیں پرکاش کی تصویر ہے میری اس وقت کا میں تم سے ذکر کر رہا تھا یاسر بولا م۔ مگر جوگی بابا میں نے پہلے بھی اسے نہیں دیکھا ہے شاید ان دن۔ اس دن جب یاسر کا ذہن ایک ایسے کے لیے ماسی میں چلا گیا کہ اسے بھائی بھیجے پرکاش کہتے ہیں میں ایک ہیرو ہواں آپ کو دیکھ کر یہاں رک گیا تھا آپ کی تصویر ایک بار اسے استاد کے پاس لکھی تھی جو ایک ڈاکٹر کتا کتا شام عمر گھبے سے ملے تھے اسے یاسر کہاں کو لے گیا یاسر کی آنکھیں تھڑ تھڑا گئیں ایک۔ ک۔ کچھ نہیں عدیل۔ پرکاش کی ہانچے آگئی تھے اس سے شاید وہ پہلی اور آدھی ملاقات تھی رامیش بولا یا سر وہ وقت گزر گیا اب آنے والے وقت کا سوچ تم نے اس تالاب میں سب سے پہلے اترنا ہے اس کے لیے اپنے آپ کو تیار کر اور رامیش بابا اس تالاب میں یاسر کے علاوہ نہ کوں کوں اترے گا عدیل نے تیش کی بات تو کہنا جوگی بابا اس کے بارے میں تو ہم میں سے کسی نے بھی اپنی اچال اچال نہیں سوچا رامیش بولا اس وقت ہم سب سمجھے ہوئے ہیں کل چاند کی چوہو میں رات چلے کل ہی میں فیملہ کریں گے مجمل تم اچلو اپنے ساتھ لے آئے تھے عدیل بولا مگر اس کی گز نہ کر ہم ان ڈھانچوں پر اپنے بھتیجا ضرور استعمال کریں گے روی کار نے میں آکر بولا مہمان۔ کتا ہمارے تشریف لے آئے اب سب کھانے میں مصروف ہو گئے بھی ایک لہا ستر کے شام عمر پہنچے تھے اب سمجھنے سے تالیف یثدی گہری وادیوں میں کوئے صرف ناگ راج باہر مچن میں چاند کی طرف دیکھ کر

پریشانی ظاہر کر رہا تھا روی کار بھی مچن میں سو رہا تھا اس کی نظر ناگ راج پر پڑی تو اسے پکارا کہ اپنے ہاتھ میں بٹھا دیا ناگ راج مجھے معلوم ہے کہ تم پریشان ہو کل رات کو اس ناگن کا خاتمہ ہو جائے گا فکر نہ کر اب روی کار ناگ راج کو زں کوں پر اتار چکا تھا جو کچھ دیر چاند کی طرف دیکھتا رہا پھر دیکھتا ہوا کمرے میں چلا گیا جہاں سوئے ہوئے تھے۔

اگلے دن صبح دس بجے جب فینڈے بیدار ہو چکے تھے اور ناشتے میں مصروف نظر آ رہے تھے اب ناشتے سے بھی ی فارغ ہوئے تو دسترخوان اٹھا دیا کیا رامیش چندر کے پاس بھی بیٹھے ہوئے تھے رامیش بولا جیہ کہ ہم سب کو معلوم ہے میں وقت کا نہیں بڑی بے چینی سے انتظار تھا آج رات وہ کھڑی آئے والے ہیں کہ رات کی بھی وقت وہ ناگن تالاب سے باہر آئے گی اب میری بات غور سے سنو ناگن تالاب سے نکل کر غائب ہو جائے گی کیونکہ وہ ان ڈھانچوں کو توجہ دیتی ہے جو اس کے تالاب میں سے میرے کہنے کا مطلب ہے یہ وہ ناگن سفید روشنی کے تالاب سے نکلتے ہیں وہ جگہ چھوڑ دے لیکن ہمارے لیے وہاں تک پہنچنا ہی سب سے مشکل ہوا۔ کیونکہ وہ ناگن جانتی ہوئے دھنسی لالا ہمارے پاس ہے اس کے دانے اپنے پتھر تیریں کاس کا شیطانی اثر بھی ان پر پڑیں ہو سکتا ہے کہ وہ سفید روشنی جس کے بارے میں پہلے بھی میں نے کہا تھا وہ انسان کو بلیوں کا ڈھانچہ بناتی ہے مگر ہم سب کو نقصان نہیں پہنچائے گی کیونکہ ہم سب کے گلے میں لکھا ہوا ایک رنگ وہ موجود ہے نہ ہی اس کے ڈسنے کا رعبہ اور نہ ہی وہ سفید روشنی ہمارے جسم کو نقصان پہنچائے گی کیوں کہ اس کے گلے میں لکھا ہوا ایک رنگ وہ موجود ہے نہ ہی اس کے ڈسنے کا رعبہ اور نہ ہی اس سے اسے بھی نہیں جاسکے گا ایک باہر سے کبہر ہاوں کا اگر وہ دھنسی لالا کا دانہ جو دھاگے سے اپ کے گردن میں لٹکا ہوا ہے اسے اتارنا تو چند ہی لمحوں میں آپ کا گوشت پوست جسم بلیوں میں تبدیل ہو جائے گا یہ سفید روشنی اس خون آخشاں ناگن کی سب سے بڑی عیب یا اور خوفناک طاقت ہے اس روشنی کے پھیلنے ہی تالاب کی گہرائی میں دھندلے ہوئے جوام آکھوں سے اوجھل ہے وہ صرف یاسر کی موجودگی میں ہی کو نقصان نہیں پہنچا سکتا کیونکہ یاسر کی شکل رامیش سے ملتی ہے اس لیے وہ ڈھانچے اپنی جلدی یاسر کو پہچان نہیں سکتے کہ یہ یاسر یا رامیش۔ اس تالاب میں یاسر کے ساتھ جو ناچا ہے یہ تھما دے عدیل یں یاسر میرا دن اور میں ایک دوسرے کو دیکھنے کے پھر یاسر بولا جوگی بابا اس میں عدیل یں بھی وہی تیر میرا دن اور میں جا لیں گے وہ ہم سب کا اٹھنا لانا مشکل نہیں ہو گا جوگی بابا۔ لیکن راستے میں جو دشمن آئیں گے وہ ہماری سب سے بڑی رکاوٹ ہوں گے رامیش بولا۔

یاسر اتنا جان لیا تھا کہ سب کے گلے میں وہ دھنسی لالا کو دانہ موجود ہے ورنہ تالاب سے باہر آنے ہی موت تمہاری نظر ہو سفید روشنی ستم ہونے سے پہلے پہلے ہمسرے کے آپ سب کو داپس آئے گا کیونکہ وہ سفید روشنی تو میری کا نام شروع سے ایک کھنڈل داپس اس تالاب میں چلی جائے گی اور وہ دروازہ بند ہو جائے گا کچھ نہیں پورا ایک مہینہ وہ انتظار کرے گا جو ناگن کے ستم سے تم میں جا رہا ہے یہ ستم زما بدیہ لکھا ہے بیٹے زندہ نہیں رہ سکتے ناگ راج یہ سب باتیں تم پر بقا اور کٹنے کی مر سے بیٹھا ہوا ہے پریشانی کے تمام زلیں دھانچوں سے رہا تھا رامیش چندر نے ناگ راج اٹھا دیا بولا ناگ راج ہم جانتے ہیں تم پریشان ہو تمہاری یہ جتنی کی کیفیت تم سمجھ رہے ہیں کیا تم نہیں تالاب میں جانے سے روکنا چاہتے ہو ناگ راج نے دیوار پر ایک سوراخ دیکھا تو اس دیوار پر چڑھ گیا اور سوراخ کی طرف دیکھا پھر واپس رامیش چندر کی طرف چلنا پڑا یاسر بولا جوگی بابا ناگ راج کچھ نہ چاہا وہ باہرے رامیش کی یاسر کی طرف دیکھا اور کہا مجھے نہیں آ رہی ہے یا شاید اس بات کو کہنا ہے رامیش چندر بولا پھر چلو وہاں سبھی رات ہوئے تھے اس جگہ موجود ہونا چاہیے چام گہری وہ بہاؤ یاں جہاں اس ناگن کا وہ واحد مکان ہماری نظروں کا مرکز ہے عدیل بولا جوگی بابا اس سفید روشنی کے پھیلنے سے وہ سب ڈھانچے زندہ ہو کر انسان کو نقصان تو نہیں پہنچائیں گے رامیش کچھ سوچ کر بولا









ہوئے کافی غمی ہو گیا تھا کیونکہ ان ڈھانچوں کی ہڈیاں اور ہونجی حصدان کے جسم سے گرا آتے تو درد و تکلیف کا احساس بڑی شدت سے ہوتا۔ وہ ڈھانچے اپنے آپ کو پھڑول کے چھڑکاؤ کو خود کا بچانے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہے مگر ایک نے اس لئے چاک سے قبرستان کے کونکر پر پیچھے سے حملہ کر دیا نفاض ایک دردناک جھج کی آواز گونجی اس کی کمر سے آواز نکلتی وہ چاٹھو بیچ کا تھا اور میں پر کندہ درد اور تکلیف سے طحال ہو کر آگڑا کمر فرحان کا جس کی تکیل جانے کی کوشش میں تھا مگر کوئی بھی ڈھانچہ اس کی کوشش کا کامیاب نہیں بنارہا تھا ایسے میں تھیل جو دھار ڈھانچوں کے انتھائی اور مضبوط ہاتھوں سے خود کو چھڑا کر لے گیا وہ دھانچے کی کوشش کا پکا ثبوت تھا فرحان کی طرف بڑھا اور ہاتھ پکڑ کر تکیل کرنے لگا وہ دھانچے کی کوشش کا پکا ثبوت تھا فرحان کی طرف بڑھا اور آوازیں نکال رہا تھا تھیل اپنے طرف آنے والے بڑھانچے کو آگ لگا کر اس کی دردناک چیخوں کی آواز سن رہا تھا۔ فرحان لڑکھڑکاتے ہوئے تھیل کے پاس آنے لگا تو تھیل نے ایک جلتے ہوئے ڈھانچے کے ہاتھ پر ایک ہماردی چتر دیکھا تو فوراً کمر فرحان پر کر اور اسے ایک طرف لٹا دیا۔ چتر سے ہاتھیں اٹل کر گردن پر لگے جب کہ ہاتھ پر تھیل کی سیساک ہو کر تھیل کی آگڑی کمر سے چھٹی گئی اور وہ کئی مٹنی سائیں لے رہا تھا اور کمر فرحان نے تھیل کی طرف دیکھا تو غصے سے اس ڈھانچے پر برس پڑا وہ باچتر اس کے تھلے ہوئے وجود پر بھیج کر ساتھ وہ کھینچنے لگے وہ کمر فرحان پر بھڑکھار گیا ان ٹکڑوں سے دھانچے پر پڑے ہوئے ڈھانچے کو تھیل نے پکڑ لیا اس کی ہونجی نظر اٹھ کر فرحان نے بھی ڈھانچوں کو ایسے نظر فرستایا کہ طرف دراندہ کر جلدی۔ جلدی کمر آن اور کمر فرحان نے دائرہ اس پر پانچ سو تھیل کے تھیل کو دیا اور خود تھیل کی اکڑی ہوئی سانسوں کو دیکھ کر خود بھی جڑے ہوئے دل سے اڑانہ لگا رہا تھا کہ وہ اب زندہ نہیں بچے گا کیونکہ اس کی آگڑی کمر صاف نظر آ رہی تھی جس سے خون سے تھماہ بہہ رہا تھا فرحان۔ فرحان مجھے مجھے معاف کر دیا میں جنہیں یہاں سے جائیں گا آؤ۔ تھیل بہت ہی بارواں ڈھانچوں کا کام تمام ہو چکا تھا وہ سبھی جل کر غم ہو چکے تھے وہ سارے دھانچے جو تھیل نے قبرستان کی گاہوں سے ایک نظر ان ڈھانچوں کے گرد دھڑا دھڑا کر دیا وہ سب جل کر غم ہو چکے تھے پھر اس نے ڈھانچہ ان کا ہاتھ تھامے ہوئے کہا یہ تھیل دوست سے کہنا میں اس کا ساتھ نہیں دے گا کہ وہ اس کے ساتھ زیادہ وقت نہیں گزاریں گے تو مجھے مگر صاف عرفہ سے۔ اتنا کہتے ہی تھیل کی آنکھیں سے نور ہو گیا اور اس کی گردن دوسری طرف جھک گئی۔

آپ کو اجماعی آرام کی ضرورت ہے۔ پلیز۔ ہمارے ساتھ چلے۔ اب دوڑا چلو۔  
چلے چلے فرماں لو کہ راجا کر چل رہا تھا کیونکہ اس کے پاؤں کی ہڈی پر چوڑا  
لوہڑا کر داراؤں میں خیمہ لگا یا ساروں کی عقل اور عدل چینی ہی ہوئی تھی  
دیکھا کچھ زبردستی کچھ ایک دوسرے کی حاجت دیکھنے کے لیے کھودا اور وقت  
سب سے بڑی غارتگر تھا وہ اپنے آپ کو کچھ کر خفزدہ ہو چکے تھے کیونکہ ان کو جوا  
فلسفی مالا مال کا وہ ان لک رہا تھا سب کو یہ ہم کہاں آگئے ہیں عدل بولا۔

لگتا ہے وہ اس ناخن کی شیطانی بنا ہے ہم بالکل غیب کی آفت ہیں اس سب کی کوہڑیاں کالے رنگ کی تھیں اور  
ہم نے نیچے ہمارا جسم رنگ کا تھا ویسا۔ ہمارا جسم اہم گیا ہمارے جسم کو گشت قاتل بولا اور اس  
بھی کوئی بڑا کی بات چیں ہوئی ہے ہمیں وقت ضائع ہے بغیر اس مجھے نہک بچتا ہے جلدی کرو۔ اب وہ سب  
جنگل میں سے گزر رہے گئے تو نہیں فیروز صاحب کو ایک رنگ دکھائی دیا سرور لاک کا بڑا کد جاؤ شاید نیار ہمارے  
کی خبر ہو چکی ہے ہمیں قریب جا کر ان کی باتیں سننا ہوں گے اب تکہ رہے ہیں کیا جانتے ہیں عدیل بولا  
یا ستر ٹھیک کہتے ہو میں جوں کا توں ہمارا کد سنا تھا کہ ان سے نظر پڑا جسے کیا ہوتا ہو چلائی کہ عدیل بولا  
ہیں اب وہ جی زور سے ادا ہے چھپ کر ان کی باتوں پر غور کرو گے دیکھو وہ آدم زاد ہم پر کسی بھی  
حکمر کر سکتے ہیں میں انہیں فوراً ختم کرنا ہو گا وہ دے دیے ہیں وہ اس مجھے تک بھی پہنچ نہیں سکتے کیونکہ وہ مجھ پہاڑی کی آفتی  
آدھائی پر جہاں تک اگر وہ بھی پہنچ سکے تو اس کسی دروازے کو بھی کھول ہی نہیں سکتے کیونکہ اس کی چابی ہمارے پاس  
ہے وہ بھی زور سے قہقہہ لگے گئے تو یا سرور لاک ادا ہوئی۔ وہی ہمیں وہ چالی حاصل کرنا ہو گی عدیل بولا اگر ان  
دعا چھو لے کر انے کو جان لیوے گا سیر لاک کیوں نہ ہم پر بردہ ادا ہو لیں وہی جیل بولا ہمارے اس قدم سے  
جانتے ہو وہ چالی کو بھی مکتی ہے عدیل اب اس بات کا تو کہہ دیے کہ یہ جیل کی جلد کی کیونکہ جوئی بابا ان کا  
ہمارا دوست ہے وہ ان کے پہلے پہلے میں واپس آتا ہے اب جیل میں ان پر حکمران کرنا ہو جائے ہے پوچھنے کا وقت  
ابھی نہیں ہے وہ ہمارے آج تک سنے سے خبر ہو کر بدحواس ہو جائیں گے سیر کرنا نظر نہ کرو۔

دکن نے انکی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور سب ہی اللہ کا حکم سمجھتے ہوئے ان پر پوٹ پڑے بھی ڈھانچوں کا  
پہناں تو نہ تھے وہ صرف ہو چکے تھے میر نے آسمان پر پندوں کی ہر جہر میں عیسیٰ کی توجہ ان کو کیا اس نے  
اپنی بڑی زبردستی ان کے سامنے بڑے سناٹوں کے برآمدے میں کھنکھاتے ہوئے کہ جس کی کسی بھی دیکھی ہو جب وہ غرب برآمدے  
میں سے دو شاخ زبان باہر لگائے تو قیسر خوفزدہ ہو گیا اس نے دو شاخوں کو اس برآمدے کی ٹانگہ کا چنچو پکڑے ہوئے  
کی طرف تھوپلہ دار پر جا رہا ہے۔ وہ دیکھو وہ جا رہا ہے میر کی اس بات پر عدلی نے ایک ڈھانچہ کو اس کی ٹانگہ  
پر رکھا تو دروازہ کھولنے کے پہلاڑی کی طرف جا کر پہنچے اس نے انکی کھولنے سے دو شاخوں کو اس برآمدے کی ٹانگہ کا چنچو پکڑے ہوئے  
چڑھتے ہوئے دیکھ کر حیران ہو گئے کیونکہ وہ برآمدے کو پکڑنا چاہا رہا تھا برآمدے میں ان پر حملہ کرنے کے لیے تیار تھے  
کیونکہ وہ جانتے تھے دشمن جس مقصد کے لیے یہاں آئے ہیں وہ انکی تباہی: برباد کر کے یا جس کے سیر اپنے اوپر  
ان پر پندوں کو لٹولنا ہے توئے۔ دیکھ کر اپنے آپ کو ان سے بھائی کی کوشش میں یہ دروازہ کھولنا تھا کہ طرح وہ ان کی  
ٹانگہ پکڑے کیونکہ وہ اپنے بڑے اور مضبوط برآمدے کے تھے کہ کسی انسان کا ٹانگہ کر کے جانے کی صلاحیت نہ ہو  
تاکہ میر کے کوشش میں وہ ایک برآمدے کی ٹانگہ پکڑنے کی جرت کا ایک شدید جھٹکا لگے کہ بزرگ رنگ کا ایک  
سامانی سا پادسے کے چوٹ کیا ہے وہ اس سناٹ کو کھنکھانے کی چوٹی اپنی پادسوں کو اس طرح سے ہلانے لگا کہ وہ  
اس کا پاؤں چھوڑنے کو تیار نہیں تھے یہی دروہ پہلاڑی کی چوٹی اپنی پادسوں سے جھٹکا دے کر سیر کو پیچھے چھوڑ دیا

میر کر کے مل چکی چھاڑیوں سے پھل کر بڑے پتھر پر آکر آجکہ وہ سانپ کٹڈیا مار کر اس کے سامنے آ بیٹھا میر نے وہ دروازہ کھول لے کر ہر گن کو کوشش کی مگر وہ کھلا شاید اسے ڈھانچے کے نذر تھے ہی وہ دروازہ خود بند ہو گیا تھا۔ اور اسے اندر سے لاک کر دیا گیا تھا یہ دروازہ باہر سے اور اندر سے چابی کے ذریعہ میل سکنا تھا دروازے کے آس پاس چٹانوں کی بہت بڑی دیواری بنی ہوئی تھی میر اس دروازے کو بڑی محنت سے دیکھ رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا اب وہ منزل سے صرف چند فٹ کے فاصلے پر موجود ہے وہی باسریجیل اور اس کے پیچھے ہونے اور ایک تھوچنے کی کوشش کرے ہے جتنے یہاں دن کا لگا جالا پھیلا ہوا تھا اور وہی اس حد تک موجود تھی کہ سب کچھ صاف نظر آ سکتا تھا کچھ ہی دیر میں وہی باسریجیل اور عدیل اوپر چلے گئے تھوچنے تھے تھے سبزہ زار اور جنگل اور دروازے کا حد تک مادیاتی علاقہ نظر آ رہا تھا وہی لنگتے سے اور وہاں چھوٹی سے ایک درخت اور ایک آب اس دروازے کو کھولتا دیکھ گئے۔

عدیل نے کہا میر سب سے موت مارے جائے میر کو باسریجیل باسریجیل یہاں کہاں سے آ گیا ہے یا میر نے کچھ فاصلے پر ہنجر کر کیکساں کو کٹڈیا مارے ہوئے دیکھا تو اس کے قرب آیا وہ میر کے پاؤں سے لپٹ گیا تھا باسریجیل جھنجھٹے میں بائیں بھی درنگ نہ لگی کہ یہ کون سا راج ہے وہی میر اور اس کے باسریجیل ہمارا دشمن ہیں ہے یہ ناگ راج ہے۔ کیا۔ ابھی ایک دوسرے کی طرف ہنجر آتھوں سے دیکھنے کے کیونکہ ان کے چہرے کے لیے سادہ تھے اس لیے وہ صرف باتوں سے ہی ایک دوسرے سے مخاطب تھے پھر عدیل ناگ راج کے پاس آ کر اس کے جسم سے کپیلے اس طلسی مالک کے دھماکے کو دیکھ کر ریانہ اور کیا میر نے کہا میں نہیں جانتا وہ جب وہاں آئے تھے ان کے ہاتھ پر لگا ہوا تھا تو میر کی آگ کی لپٹ کیا تھا اب کون سا راج ہے یہاں ایک راج۔ ناگ راج میں یہاں تک کہ کہے اسے کس طرح پہنچے ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا ناگ راج منزل ہمارے سامنے ہے اور میں صرف وہ چاہی جا ہے جو اس دروازے کو کھول سکے ہے کیونکہ اس پہاڑی چٹان والی دیوار کے دوسری جانب وہ سمجھ رہا ہوگا جو ہمیں لے کر جانا ہے ناگ راج جلدی ہے کچھ کہ صرف تم یہ کام کر سکتے ہو جانتے ہو اگر تم ناگ راج سے تو پھر میر سب کی موت یقینی ہوگی یہی ناگ راج اپنا چھین چڑا کر تے ہوئے اس چٹان کو دیکھنے لگا جو دیواری کی طرح بنی ہوئی تھی اور یہ دروازہ جس پر کھڑکیاں ہی کھڑکیاں بنی ہوئی تھیں اسے توڑا نہیں جاسکتا تھا۔ ناگ راج متنازع چٹانوں میں سے سوراخ تلاش کرنے کی جدوجہد کرنے لگا پھر اسے ایک تنگ سوراخ نظر آیا جس سے وہ بڑی مشکل سے داخل ہوا جسکی یہ حد تک گہرائی نہ تھی کہ وہ نظر آئے اور جھل ہوئی عدیل نے لنگتے میر نے زہر ملاحت اس ناگ کی شیطانی دنیا سے واپس اپنی دنیا میں جا سکیں گے دکی بولا ہمیں امید یہ گناہ ہے ناگ راج ہماری خاطر خود موت سے مقابلہ کرنے گیا ہے وہ ضرور کامیاب لوئے گا وہ میں پریشور ناگ راج کا انتظار کرنے لگے



صا شیانتہ اور ڈاکٹر سراج سانپوں سے لڑنے میں لگے ہوئے تھے سارا جنگل سانپوں کی پھکار سے ایک خوفناک ماحول پیدا رہا تھا ہر طرح کے خوفناک سانپوں اس مکان کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا ریش چندر لکڑی کے باہر وہ سفید روشنی دیکھ کر بولا تھوچنے لگتے تھے وہ ابھی تک نہیں پہنچے اگر وہ پہنچے تو اسے ناگ راج کی شیطانی طلسم آمیزتہ کے لیے ٹوٹ جائے گا اور یہ سفید روشنی واپس طلب میں چلی جائے گی خطرناک سانپ لکڑی کے اندر داخل ہونے تو ریش نے انہی بیروں سے نکل دیا جبکہ دو تین سانپ ہوا میں اڑ کر ریش کے چہرہ کو ڈسنے لگے ریش ان سانپوں کو اپنے چہرے سے ہٹانے کی ہر گن کوشش کرنے لگا لیکن وہ اس کا بھرپور بھی کرتے ہوئے چلے گئے پھر ریش نے بڑی مشکل سے ان سانپوں کو اپنے چہرے سے ہند کیا لیکن ابھی اس کا طباب کسی ہی ہوا تھا کہ اس کی ناگوں پر دو تین سانپ پڑھ گئے اور مضبوطی سے مل دینے لگے ریش دس دس پر لوث پوٹ ہوئے وہ ان سانپوں کو اپنے منہ سے چاچا کر

ان کا خاتمہ کرنے لگا اس کے جسم میں دیوے ہی زہر گڑھ کر رہا تھا لیکن وہی ہوتا ہوا اسے تکلیف دے رہا تھا کسی شدت وہ بار بار محسوس کر رہا تھا کچھ ہی دیر میں وہ ان سانپوں کو ختم کر چکا تھا اس کا وہاں بار بار لکڑی سے باہر شیانتہ اور ڈاکٹر سراج کی طرف اپنا ہاتھ جھڑکیا اور دوسرے ہتھیاروں سے سانپوں کا پھوس ہمارے تھے جو کسی سانپ ان پر حملہ کرنے کے لیے آگے بڑھے انہیں گلوے گلوے کر دیا گیا تھا صا شیانتہ ان سے مقابلہ کرتے کرتے تھک چکی تھی لیکن وہ سانپ شیطانی کی آنت کی طرح قاتل کی شکل میں شکل کے اندر رکھے ہوئے چلے جا رہے تھے یہ سب اسی شیطانی طلسم کی اثر تھا صا شیانتہ اس مکان کے اندر داخل ہوئے تو راج بھی تھک بار کڑھال ہو کر اندر آ گیا اور دروازہ بند کر دیو گیا۔ جوئی بابا میں ہار چکا ہوں اب میر سب۔ میں لکڑیوں سے لگاؤ اور تعداد میں کچھ زیادہ ہیں اور ہم جتن ان سانپوں کا کچھ نہیں کیا کرتے ریش میں لکڑی کے باہر ہر طرف سے ہونے والے سانپوں کو دیکھ کر خوفزدہ ہو گیا تھا پورا جنگل سفید روشنی میں خروناک سانپوں کے درمیان ایک خوفناک منظر پیش کر رہا تھا سفید روشنی میں وہ سب سانپ اپنی دو شاخہ زبان باہر نکالتے ہوئے مختلف آوازوں میں سرسراہٹ پیدا کرنے لگے تھے سراج شیانتہ اور صا ایک دوسرے کی طرف خالی خالی نظروں سے دیکھنے لگے پھر ریش بولا ہم دس دس ہو گئے ہمت مت ہارنا ان سانپوں سے مقابلہ کرنے کی خوف میں طاقت پیدا کر لی ہوگی صا نے باتوں سے نکتے ہوئے خون کو دیکھ کر بولی جوئی بابا جو زیادہ قدم بہت زیادہ ہیں ہم ان سب سے مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں۔

سراج بولا جوئی بابا میں ہوسکتا کہ ہم ان سانپوں کی طرح جلا دیں جوئی بابا میں سر ہلکا کر بولا تو شیانتہ نے کہا میرے داغ میں ایک آئینہ یا ہے سراج بولا کو اس آئینہ یا کی طرح جلا دیں جوئی بابا میں سب نے جانتے ہیں کہ یہ مکان بہت پرانا ہے اگر ہم کسی طرح اس مکان میں گیس باجپ لگا دیں تو اسے اسے قاتل بنائیں کہ ان سانپوں کو آگ لگائی جائے سراج بولا یہ بڑا مشکل کام ہے شیانتہ نے کہا۔ مشکل ضرور ہے مگر ناگن نہیں شیانتہ پورے مکان کی اچھی طرح تلاشی لینے کی توڑی ہی دیر میں شیانتہ کو پری کرے کے ایک سنور سے مٹی کے تیل کی بو محسوس ہوئی اس نے سنور میں پونے پونے پھیرنے سے فائو سامان میں سے وہ بے باہر نکالا اور اس کا کھلا دھکک جہاں سے وہ چلے جس کی کھوصی پر دھکی ہو رہی تھی اس نے اٹھایا سنور میں سے لکڑی کے تیل پائے جو کسی پانی کے تھے ان پر نظر پڑتے ہی چہرے پر سرکھٹا جانے لگا وہ انہیں لے کر باہر آگیا لیکن وہ دیکھا تو شیانتہ نے تم کہاں سے مونے ڈھٹے جن پر چالے گئے ہوئے تھے اور دوسرے سے پستی کے تیل والا کتن دیکھا تو شیانتہ نے کہا میں نے اٹھائی شیانتہ بولی راج یہ بدتر ہو چکا ہے نہیں بلکہ میرے کچے پھیرے کا ایک حصہ مل جائے تو بات نہ مٹی ہے کچھ ہی دیر میں ایک کندہ سے کپڑے پر شانتہ کی نظر پڑی تو نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے اسے لکڑی کے کنارے پاپا بھہ دیا اس کپڑے کے تین حصے پہلے ہی گئے جا چکے تھے اب انہیں آگ لگانے کے بعد شانتہ بولی۔

یہاں سے جتنے بھی سانپ ہیں ان سب کا خاتمہ کر دو اب صا ڈاکٹر سراج اور شیانتہ وہ لکڑی کے ڈھٹے کے کپڑے کر مکان سے باہر گئے اور ان سانپوں کو آگ لگاتے چلے گئے ہر طرف مردہ سانپوں کا ڈھیر لگ چکا تھا لیکن وہیں میں سانپوں کو آگ لگانے کے بعد درختوں پر دھڑکی چنگ کر واپس آئے پھر وہ جنگل میں آگ کی آگ لگ چکی میر سراج اور شیانتہ پورے کی شاخوں کو اپنی لپیٹ میں جکڑتی چلی گئی اب ان کا پورا ڈھیر جنگل میں آگ کی آگ لگ چکی میر سراج اور شیانتہ پورے جنگل کو اپنی لپیٹ میں جکڑ رہے تھے طلسی مالک اور ڈاکٹر سراج کے تیل کے تیل سے لکڑی کے تیل سے مکان کے وقت بھی چلی ہوئی تھی جو طلسی مالک کی غیر موجودگی میں انہیں بڑوں کا ڈھانچہ بنا سکی تھی وہ تینوں دوبارہ سے مکان کے اندر آ گئے اور باہر سانپوں کے مردہ جڑوں میں راج دکھائی دے رہے تھے انہیں بھی اس لیے کا انتظار شانتہ سے ہونے لگا تھا کہ عدیل کی اور یا میر اس کھمے کو لے کر باہر آئیں اور سنور میں سے پہلے پہلے ان کا خاتمہ ہو جائے۔





پیشانی ہو رہی تھی صاف نے کھلے لئے اشارہ کیا تو سیر ہوا بلا میں ڈنگھلی کر ادب سیر دی واکٹر شانہ اور سراج جوگی بابا کے ساتھ جنگل سے نکلتے چکے رات سے دگر مرکز تک پہنچے تو ایشیا سامنے کچھ دور عدیل ڈاکٹر جیمل یاسر کھڑے دکھائے۔ یہ تھے۔ یاسر بھیا صاحب نے کہا یاسر نے پلٹ کر دیکھ کر دیکھنے کوئی قیاس نہ دلا۔ دینے سے وہ اس کی حوصلہ افزائی کرنے لگا جوگی بابا بالکل سے سورج نکلنے والا ہے روشنی کافی ہو چکی ہے پھر جیسے ہی سورج کی پہلی کرن پہاڑ کے اوپر سے سیدھی اس جھمے پر پڑی تو پورا جنگل ایک تیز چمک کے ساتھ روشن ہو گیا۔ سب نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیے روشنی کچھ دیر تک برقرار رہی پھر دم ہوئی تو سب دور اس کی جنگل کی طرف دیکھنے لگے جس کے درخت جیسے جیسے گہرا ہو چکے تھے جوگی بابا نے کہا۔ آپ کو بہت بدلتی ہوئی آسمان نامی کا ہمیشہ کے لیے صفایا ہو گیا ہے صفائی ہو گئی بابا اس ناگ دیوی کا کیا ہو گا جوگی بابا مسکرا کر بولا وہ اس تاباں میں بیٹھ کے لیے جا چکی ہے اب وہ دوبارہ بھی سرفراہی کا پس کڑی نہیں پر اپنا ناگ اور جوڑ گئے کہ انکھیں سوچے گی کہ وہ آئی تو ہم ہیں اس اتنا کہتے ہی جوگی بابا مسکرا کر سب کی طرف دیکھنے لگے پھر یاسر جوگی بابا جانا راج کی بات کہیں اس کی تلاش میں جانا چاہتا ہوں عدیل نے اتفاقاً کہا تھا کہ مرکز کنارے چمن چوڑا کرتے ایک زخمی سانپ کو کچھ کر بولا ناگ راج۔ ناگ راج زندہ ہے یا سردہ دیکھو ناگ راج زندہ ہے یا سردہ عدیل نے یاسر جلدی سے ناگ راج کو اٹھا لیا اور اسے پار کر لے لگا عدیل ناگ راج بہت دیر نہات میں سے بلیز کچھ دور جوگی بابا بولا یہاں سے بہتال چلتا ہے گا پھر تیز دور چسے کی گاڑی کا انتظار کر رہیں جوگی بابا مر جائے گا صاحب قریب آکر بولی نہیں ہیں یا بیات ہو گیا ناگ راج کو کچھ نہیں دگا۔

اتنے میں دور سے ایک موٹر سائیکل سوار جو وہ دھکے کے لیے شاید گھر سے نکلا تھا شریک طرف جارہا تھا سیراسر ہاتھ ہلاتے پر رکھ گیا جوگی بابا صاحب بھائی صاحب نے بہتال چھوڑ دیں آپ کی بڑی مہربانی ہوئی اور اسے بھائی اس میں سے سانپ بھیٹے محاف کر دوا رہے۔ اسے روکھائی ہے۔ میں کچھ نہیں ڈرے گا یہ میری ذمہ داری ہے پلیر انکار نہ کرنا ورنہ اسے زبان کی جان چلی جائے گی وہ یا سردہ اور بھی ناگ راج کو دیکھنے لگا پھر اب آئے بیٹھ جائے یا سراسر کے ساتھ چلی چیکر بہتال روانہ ہو گیا اب کچھ دیر بعد باقی سب ایک بس میں بیٹھ کر بہتال پہنچ گئے جہاں سوار باقی ساتھیوں نے اپنی مرہم بھی کر دینی راجش چندر کے چہرے پر مرہم لگائے جا رہے تھے اس کی امدادی بارش تھی یاسر نے لیڈی ڈاکٹر کو بلاتے ہوئے دیکھا تو پوچھا ڈاکٹر صاحبہ میرا ناگ راج۔ وہ اب بالکل ٹھیک ہے اسے مرہم بنی کر دی ہے وہ خطرے سے باہر ہے آپ کو اسے ہاتھوں کے پائمنل لے جانا چاہیے ڈاکٹر صاحبہ اس کی حالت ایسی تھی کہ جب اسے دیکھا یہاں آنا پڑا۔

آکسب ناگ راج کے بارے کھڑے تھے یا سردہ جوگی بابا اس میں ناگ راج کی ہمارا اصل بھرہ دے کر بہار سے پیچھے چلے تھے ناگ راج میں شانہ تاتو آکر شاید وہ ناگ بھی زندہ رہتا اور بھی اس کی شیطانی دنیا میں کسے دن ہو چکے ہوتے یا سیرتے بہت تیز آ کر ہو رہی ہے دیکھ لیا کہ وہاں تھا یاسر نے اس کو سکی روانے والا واقعہ جوگی بابا کو گوشہ زار کر دیا تو وہ بولا یہ میری دس سال کی موت کا شمر ہے جو ناگ راج نے آج اچھے وقت میں دیا اس نے خود کو موت سے لڑنے میں کئی کسری نہیں چھوڑی آج ناگ راج نے وہ وقار کا دعوت دیا ہے جس کی مثال نہیں نکھیں ملتی اب مجھے ناگ راج کی وہ بات سمجھ آئی جب وہ دیوار پر چڑھ کر ناگ راج کو کچھ ہاتھیں بھیجی جان لیا تھا تب ناگ راج کا اس ناگ شہنشاہ کا ارادہ ہے صلابت جوگی بابا ناگ راج کی طرف دیکھنے لگے والے میرے سے بھی ہیں جنہوں نے اس کا ہر طرح سے خیال رکھا جوگی بابا بولا ہاں بالکل صوفیہد کہا ہے تم نے ورنہ تو میں سمجھ بیٹھا تھا کہ ناگ راج بھی یاسر کے ساتھ اس رات کو گھر چکا ہے خبر یہ بائیں کی بائیں میں اب انہیں یاد کرنے کا کوئی نادمہ نہیں ہے صابیر سے خیال میں اب شادی کی تیاری شروع کر دوا رہیں وہ کبے پاس آتے ہوئے کہا تو عدیل بولا میں جوگی

بابا وقت آ گیا ہے کہ وہی کا ہاتھ شانہ کے ہاتھ میں تھا وہاں وہی دکی اور شانہ دونوں نے اپنے سر چھکے لے تو وہی بولا بھیا صاحب مجھے خرمندہ کیون کر رہے ہیں صاحبو بیجا ٹھیک کر رہے ہیں اب سیدی طرح دولاہنے کے لیے تیار ہو جاؤ اور میرا بھی تم عدیل کی پاسداری کر رہے ہو جوڑا ہوا دو پیش چلی کی عدیل نے باس کے پاس آتے ہوئے کہا تمہارا اکرادہ ہے یا سردہ بولا جو تھارے بھائی کا ہے کہیں کبھی زور سے قہقہہ لگا کر ہنس پڑے پھر راجش بولا میں روی کار توں کرنا ہوں وہ بچوں کو لے کر بہتال آجائے گا کچھ دیر بعد عکاشہ حواد اور یو رو کی کار کے ساتھ ہسپتال پہنچ گئے اور صاب سے پلٹ کر روانہ لگے ماما۔ ماما آپ کے بھیر کال رات ہماری کیسے کر دی یہ ہم ہی جانتے ہیں ماما۔ ماما۔ یہ۔ یہ۔ یہ۔ ناگ راج یہاں پہنچ گئے تھے ناگ راج کی وجہ سے ہم زندہ سلامت اس ناگ کی شیطانی دنیا سے زندہ سلامت کچ کر گئے ہیں کیا صاب ہوئے ہیں ورنہ جیاب نہ تو یہ سن کر تینوں کا راج کو تیار کر کے ہم کو بلجہ کر گئے ہیں اور وہ اپنی اور وہاں زبان پر ہانگے لے رہے ہیں تینوں بچوں کی طرف دیکھ رہا تھا پھر صابو کی کہ راج اب نہیں چاندی چھو جسے رات کا بھی خوف نہیں آئے گا کیونکہ اس ناگ کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہو چکا ہے جوگی بابا نے کہا میرے خیال سے وہ دن آرام کرنے کے بعد آپ سب احمد آباد انکی کی تیاری شروع کر سکیں جیمل بولا ہاں بابا جوگی بابا نے تو چاہیں گے کہ میں اس ساتھ آتی جاؤں گے کیونکہ میں نے آپ سے ایک وعدہ کیا تھا جو میں پورا کروں گا کون سا وعدہ راجش نے جس سے کہا تو جیمل بولا میں نے دو وعدے کئے تھے پہلا اس خونی ناگ کے خاتمے کا اور دوسرا آپ کے چہرے کی پلاٹنگ سرجری کا۔

کیا جوگی بابا یہ سن کر تیراں رہ گیا تھا۔ میں آپ کے چہرے کی پلاٹنگ سرجری کر دوں گا ڈاکٹر جیاب اس آپ نے اپنی کھینچا رہی ہوئی شانہ پاس آکر بولی میں جیاب جیاب میں نے آپ سے دیکر کہا تھا اور اب ہمارے ساتھ آپ احمد آباد جا سیں گے جوگی بابا مسکرا کر بولا احمد جی بات ہے بہت اچھی بات ہے یعنی کاب بھیتمہا ریشادی شادی میں شریک ہونے کا موقع مل سکے گا صابو کی کہ۔ کس کی شادی۔ راجش بولا صابو جیمل کی ہو جاں ہاں۔ یاد آ گیا۔ ٹھیک ہے جیمل بھیرا آپ کو بھی ایک اچھی چاہنے والی مل جائے گی عدیل جیاب کی تکف بھی کہ کر داکٹر سیر او آپ سب گپ شپ لگاؤ میں سارا دن جوگی بابا کی خبر کی لینے کے لیے فون کرنے جارہا ہوں اب سیر جا گیا تو سب باتوں میں مصروف ہو گئے عدیل خبر خیر میں مطلع کرنے کے لیے کبھی بہتال فون کرنے کے لیے گا ڈاکٹر پر یا اور راجش بولا کاتوں سے کھیلو ویلور کورن۔ میں ڈاکٹر عدیل شام گھر سے لائے ہوں۔ ہاں۔

اور سراسر:۔ ڈاکٹر اور اس کا اچھا حال ہے آپ کے سب کو آپ کی طرف سے بے حد فکر کی ہوئی تھی شمن کسار ہاں ہم کامیابی حاصل کر گئے ہیں بہت بہت مبارکباد اچھا ہے بتاؤ ڈاکٹر کہاں کہاں ہے۔ سردہ ٹھیک ہے لیکن۔ لیکن کیا۔ سرنیل کی موت ہوئی ہے۔ کیا یہن کر عدیل کو ایک چھوٹا سا لگا اور بولا کہے ہوئے سرنیل اور ڈاکٹر فرمان ان ڈھانچوں سے مقابلہ کرتے بہترستان گئے تھے جہاں فیکل کی موت ہوئی کرتستان کو وہ کون بھی اس رات زخمی ہوا اس کی حالت کچھ قدر سے بہتر ہے سران ڈھانچوں نے نئی لوگوں کو شادی کیا وہی اوجس کا مجھے ڈر تھا لیکن آپ واپس کب آ رہے ہیں اچھا سمجھو وہ دن تک واپس آ رہے ہیں ٹھیک ہے سر آپ اپنا خیال رکھنے کا اتنا کہتے ہی عدیل نے ریکورڈ کر پل پر رکھ دیا یورسٹنڈ لگا کر رادو میں کیا تو یاسر بولا عدیل کیا تمہارے چہرے پر راجش اداسی ہیں اب یاسر ایک بھر بھر رہے گیا۔ صابو اور سیر بچک وقت ہو تو عدیل وہی کے سامنے آکر دیکھ لیتے تھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کاش اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ لیتا لیکن میں نے کاتوں سے جو سنا تو مجھے یقین کرنا پڑا یہاں کیا بات ہے گھر میں سب ٹھیک ہے ناں وہاں کی گھر میں سب خیرت سے تمہارے دست بیکل کی موت ہوئی ہے۔ کیا وہی نے جب یہ سنا تو اسے اپنے کاتوں پر یقین نہیں آیا اور انکھوں میں آنسو آگئے عدیل نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور



اسے حوصلہ دیا اپنے آپ کو مستعانوں کی تک ہے ہونے کو کون نال سکا ہے شاید موت اس کے مقدر میں لکھی جا چکی تھی اب وہاں ہمیں کار ساری حقیقت معلوم ہوئی تھی دیر میں رامیش چندر کا استاد نا دیوتا بھی وہاں پہنچ گیا جس نے رامیش کو ناگن کے ختم ہونے کی مبارک باد دی وہ سب مل کر دواہن چلا گیا اب باسر کے علاوہ سب باہمیں سے باہر نکلتے تھے۔

دردن بعد س احمد آباد کے لیے روانہ ہو گئے وہاں فون کر کے اپنی اہلیہ دون فریڈ ز ظاہر اور آریہ کو بھی احمد آباد بلوا لیا کسی ٹرین کے ذریعہ ہاسن کر کے احمد آباد پہنچ گئے اگلے دن صبح ہی دہلی پہنچے روانہ ہوا اور اپنے دوست نیل کے چہرے کا آخری دیدار کیا اور ایسا شام کو نیل کا نماز جنازہ پڑھا کر قبرستان میں دفن کر دیا ڈاکٹر فرحان سراج جمیل اور ہاسٹیل کا کلرک بھی وہاں موجود تھا جتنا حق کے بعد قبرستان سے داکٹر، لوہے کے نیل کا ختم پڑھوایا اور پھر آخری رسومات ادا کی گئی۔ آج عدیل کے گھر پر بھی لوگ جمع تھے ٹھیکہ دار اور دی کے ماتھے کو چوم رہی کی بیٹا لکھا شکر ہے تم سب کا مایاں واپس آئے ہو میرا اور سارہ کو بھی بچوں کے ساتھ آئے ہوئے تھے جو بھی باپ رامیش چندر بولا میرے خیال میں اب یہ اہم رسومات بھی ادا ہو جائیں تو اچھا ہے رامیش نے عدیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو عدیل نے نیل کی طرف اشارہ کیا اور ہاسٹیل اور آریہ سارے سامنے موجود تھے سادہ آرائش کے آگے تھی جس میں شام گھر ماضی کی کہانیاں بھی لکھی تھیں جو کبھی شام میں نیل کا وہ بیک بھی جس میں ہوتے کی انگوٹھی اور وہ ہونے کی چار چوڑیاں موجود تھیں نیل آریہ کی طرف خالی خالی نظروں سے دیکھنے لگا تو جی بانیے کہا اے کھڑے کھڑے کیا سوچ رہے ہو ڈاکٹر صاحب یہ انگوٹھی جا کر پہنا دو جیسے لے وہ انگوٹھی آریہ کے ہاتھ میں پہناتی تو بھی زور سے تالیاں بجاتے گئے یہ ہوتی ناں بات۔۔۔ سیر نے قہقہے کہا جبکہ ناک راج بھی چمکتی ہوئی آنکھوں سے یہ سب دیکھ رہا تھا اور خوش محسوس کر رہا تھا اب عدیل نے دوسوے کی چوڑیاں اپنے بھائی کی کو اور دواہن کے پاس کر دیں۔

وہ دونوں شاندار ظاہر کے پاس آئے اور انہیں سوئے کی چوڑیاں پہنا دیں مگر زور سے تالیاں بجاتے گئے سب کی آنکھوں میں ٹپکے ٹپکے آنسو صاف نظر آ رہے تھے پاس اپنی بہن سارہ کے چہرے پر یہ خوشی دیکھ رہا تھا جس کی اسے بہت عرصے سے تلاش تھی یا سربا کے پاس آکر بولا تھا سارہ چہرے پر خوشی اور آنکھوں میں آنسوؤں کی وجہ تھے معلوم ہے میں بھی یہی سوچ رہا تھا کاش ماں باپ زندہ ہوتے تو آج میں دیکھ کر کتنا خوش ہوتے دی پاس آکر بولا وہاں بھائی جان باہل میں کہا آپ نے کاش بھی رامیش کی دوست نیل آریہ کے زندہ ہونے تو ہماری اس خوشی میں شریک ہوتا بھی اس رسم سے فارغ ہو کر اب عدیل کے گھر کے پھر کھڑے تھے ڈاکٹر فرحان اور ڈاکٹر سراج ایک دوسرے کو خوش مکمل کرنے کی مبارک باد دے رہے تھے عدیل بولا فرحان۔

سراج ہمارے جونی بابا کے چہرے کی پلانکس سر جری زبردست ہوتی چاہے ٹھیک ہے عدیل میں چلن ہوں اب جونی بابا ناگ راج کو چار کر کے گے ہندو گائی میں بیٹھ گیا اچھا دوستو نا۔ راج کا خیال رکھنا گڈ بائے اب رامیش چندر گاڑی میں بیٹھ کر نئی باہل چلا گیا جبکہ سیر اور سارہ باگھہ راج انہیں اوداع کر رہے تھے تینوں بچوں کے ہاتھ میں ناگ راج اس وقت بھی بیٹھا ہوا تھا جو سب کچھ دیکھ رہا تھا عدیل نے دی پاس اور ڈاکٹر جمیل کو جاتے ہوئے دیکھا تو بولا ارے ارے۔۔۔ تم بھی تم کو کہاں جا رہے ہو میرا اگلی گاڑی میں سارہ اور جونی کو بیٹھا کر خود را نیو تک سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا میں تو کسی ناگن کی تلاش میں جا رہا ہوں عدیل انتظار کر۔۔۔ دی بولا تم سب اور چھت پر آؤ انتظار کر رہا ہوں عدیل نے کہا میں شام ظاہر آریہ اس وقت کہاں کی تیار کر رہے ہو کی بولا بھائی ہم ایلو وائس میں ہوں مٹانے کا سوچ رہے ہیں کدھر جائیں۔۔۔ یقینی ہوں۔

عدیل یہ سن کر حیرت سے بولا تو عقب میں ٹھیکہ بانیوں نے اور ان کا نام بھادر جان زور زور سے قہقہہ کر رہا تھا۔

پہننے کے بعد عدیل نے اپنی جوتی ہاتھ میں پکڑ لی ابھی بتاتا ہوں تجھے صبر کر اب جمیل یا سارہ دی کے آگے آگے ظاہر شاندار اور آریہ بھائی ہوئی جاری تھیں جبکہ عدیل سے پیچھے جونی ہاتھ میں پکڑے بھاگا جا رہا تھا ناگ راج بھی جلدی سے ان کران کے پیچھے کر کے اندر آ چکا تھا اور ماہیٹے ہوئے ناگ راج کو جاتا ہوا دیکھ کر عدیل کو آوازیں دینے جا رہی تھی ایک ایک بار پھر سے ایک گھر میں کی خریدیں اسے پھر سے ڈال دینے تھے شاندار ظاہر اور آریہ کی شادی ہو گئی یا سارہ کی اور جمیل آج آکٹے ہی ہی ہونے مٹانے کے لیے مری پلے جگے جہاں انہوں نے عین دن گزارے آج وہ آخری رات گزار رہے تھے۔

یا سارہ نے کئی کئی بار ایک لڑکا کا سا یہ دیکھا جونی ٹھیک دکھا کر غائب ہو گیا یا سیرتے ہوئے کڑی بند کر کے ظاہر کے پاس آ گیا وہ اس کا کوئی نظر انداز نہ کر چکا تھا شاید وہ کئی زندگی خوشگوار انداز میں گزارنے کے لیے اب دوسری جگہ جاتے تھے کیا یا سارہ کی زندگی میں پھر سے کوئی ناخوشگوار آئے گا اس کے متعلق کوئی بھی علم نہیں رکھتا تھا کیونکہ وہ خون آ شام ناگن کا خاتمہ کر چکے تھے انہیں ایک جیون ساری کی تلاش تھی جو جیسے مل گیا یوں احمد آباد پھر سے اس کا گہوارہ بن گیا۔

گزشتہ دن گزاراقت اور ماضی کے واقعات آج بھی لوگوں کے دلوں میں زندہ قہمبر ہیں کوئی بھی اس ناگن کے متعلق جانتا یا اس کی کہانیاں سن سکتا ہو کر کوئی بھی کہتا اس ناگ دیوی کی حقیقت کیا تھی اس کا جواب کسی کے پاس نہیں تھا۔۔۔ جی لوگ خون آ شام ناگن کے خاتمے پر پوچھ رہے تھے احمد آباد میں جشن منا رہے تھے اور زندگی ایک بار پھر سے نئے انداز میں شروع ہو گئی تھی والی دانی چاندی چودھوں رات کو کچھ نہیں ہوا کیونکہ ناگن کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہو چکا تھا اور وہ اپنے انجام پہنچ چکی تھی۔



## مال

a) اس کی خدمت میں اپنے اوپر لازم کر کے جنت ماں کے قدموں کے تلے ہے۔ (مقلوۃ شریف)

c) دنیا میں سے زیادہ بددوستی کوئی ہے نہیں۔ (مغل جبران)

c) جس کی ماں میرا ہے وہ اس کا کائنات کا نفس ترین آدمی ہے۔

c) کوئی اس حقیقت کو جان لے کہ اس دنیا میں سب سے زیادہ میرا ہی ہستی ہے تو وہ بھی کسی بھی ماں کا فرامانی کا تصور بھی نہ کرے۔

c) کتنا قسمت ہے وہ جو ماں کے ہوتے ہوئے اس کی محبت حاصل نہ کر سکے۔

c) جس کے دل میں اپنی ماں کے لیے محبت ہی محبت ہے وہ زندگی کے کسی بھی موڑ پر شکست نہیں کھا سکتا۔

c) وہ ہستی جس نے نہیں زندہ رہے اور آزادی سے زندگی گزارنے کا شوق دیا وہ ہماری ماں ہے۔

c) دنیا کا کوئی بھی رشتہ ماں سے زیادہ پیارا نہیں۔

☆ ..... قلم ان اعمان سر خانوالہ



# پراسرار آدمی

--- تحریر: ریاض احمد۔ لاہور۔ قسط نمبر ۶ ---

میری نظرس اس جگہ جم گئیں جہاں مجھے بتایا گیا تھا کہ جہاں سمندری پانی کی فٹ تک اوپر اٹھنا شروع کرے گا کچھ لیڈا ہاں سے وہ باہر نکلے گی میری نظرس سمندری پانی کی گھوم رہی تھی کس طرف سے پانی اچھلتا ہے اور پھر یکدم میرا دھیان جہاں میں بیٹھا ہوا تھا اس کی دائیں طرف پڑی جہاں سے پانی اوپر یوں اچھلتے لگا جیسے بہت بڑا پانی میں طوفان آنے لگا ہو میرے دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی میں کوشش کر رہا تھا کہ اپنے خوف کو روکوں لیکن ایسا کرنا میرے لیے ناممکن رہا تھا۔ یہ قدرتی خوف تھا جو میری رگوں میں ایسا تھم کر گیا تھا جس جھرکے پیچھے چھپ گیا کہ وہ مجھے دیکھ نہ سکے پتھر کے پیچھے چھپنے کے بعد میری نظرس اس طرف ہی لگ گئیں جہاں پانی کی فٹ تک اوپر اچھلتا جا رہا تھا۔ کافی دیر تک یہ سلسلہ جاری رہا پھر مجھے اس میں سے ایک کسسا اچھڑا ہوا دکھائی دیا اس کو دیکھ کر میں حیران سا رہ گیا کیونکہ اس کے بارے میں مجھے جو کچھ بتایا گیا تھا وہ بالکل اس کے برعکس تھی وہ عام انسانی جسامت والی کسی اس کا چہرہ چاند کی روشنی میں چمک رہا تھا وہ پانی کی لہروں پر چلتی ہوئی کھڑے کسی آگے آئی۔ ایک کسسی خیز اور ڈراؤنی لگتا تھا۔

کو یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ شاید اس کے لیے اس قدر بے چین ہے وہ اس کو اپنانے کے لیے اس سے بھی۔  
نا سیکلے زیادہ بے قرار ہے وہ تو سمجھ رہی تھی کہ وہ ہی صرف اس کے لیے دیوانی ہوئی پھر رہی ہے اس کو اس کی پرواہ نہیں ہے لیکن اب اسے یقین ہو گیا تھا کہ جس طرح وہ اس کے لیے بے چین ہے اسی طرح وہ بھی اس کے لیے بے قرار ہے اس کی خفی کا کوئی بھی ٹھکانہ نہ رہا تھا۔ واقعی شاید تم ایسا کرنا چاہتے ہو اس نے بے چینی سے انداز میں کہا تو وہ دس دیا اور بولا ہاں نا سیکلے میں واقعی ایسا ہی چاہتا ہوں اور تم میرے دل کی کیفیت کو نہیں جان سکتی ہو۔ میں تمہارے لیے ہے تاب رہنے لگا ہوں اور اب میری سب سے بڑھ خواہش یہی ہے کہ میں تم سے جلد از جلد شادی کروں شکر ہے یا رہ تمہارے دل میں میرے لیے تڑپ تو پیدا ہوئی میں تو کب کی یہ چاہ رہی تھی کہ میں کے ہمیں اپنانے میں کامیاب ہوں گی میرا مقصد نہیں حاصل کرنا تھا بلکہ تمہارا بیچارہ حاصل کرنا تھا جو مجھے ملنے لگا ہے۔

پانی کے نلوں کا چل چل گیا میں نے کمر لیا تھا مجھے وہی خوف نہیں آیا تھا کیونکہ اب میرے ساتھ صرف نا سیکلے نہ تھی بلکہ یوٹا بھی مجھے کسی کسی کا کوئی بھی خوف نہیں آیا تھا وہ بولی شکر ہے میری جان تم اسے مقصد میں کامیاب ہو گئے اب میں ناگ دیتا کہ پاس کا نا ہو گا وہاں جا کر ایک دوسرے کو ہمیشہ کے لیے حاصل کرنا ہو گا میں نے کہا ٹھیک ہے میں خود بھی ایسا ہی چاہنے لگا ہوں میں چاہتا ہوں کہ میں چاہتا ہوں کہ تم کو اب جلد از جلد حاصل کروں نا سیکلے تم نہیں سمجھ رہی ہو تم نے تجھے کیا کر دیا ہے پورے چلنے چلنے تمہاری ہی صورت نظر و سامنے گھومتی رہی ہے شاید باتیں کرنا جا رہا تھا اور وہ خوشی و مسرت سے دھجھکی جا رہی کی بولی شاید جان جان رہتے ہیں کبھی وقت نہ گیا ہے اور کل کی رات چاند کی چوہو حیران رات سے کل، ہم دونوں ہی ناگ دیوتا کے کور بار پڑ گئیں کسی بھی کسی ناگ دیوتا کے کور بار پڑ گئے ہیں وہاں سے تم کو ایک ہزار ت کا مقام کو ملانے والے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ ہم لوگ ان کو اپنا میں جس کو ہم چاہتے ہیں وہ لیٹا وہاں سے تم کو ایک ہزار ت کا مقام دیا جائے گا۔ ایک نئی سوچ ایک نئی امید دی جائے گی اور ہوسکتا ہے کہ میری حفاظت کے لیے وہ کوئی طاقت بھی تم کو دے دیں۔ طاقت کا نام کس میں نے کہا ہاں اگر ایسا ہو گیا تو میں کامیاب انسان بن جاؤں گا ویسے تمہاری بات ٹھیک ثابت

ہوئی ہے جب سے میں نے چلیا کہ میرے دل سے خوف نکل گیا ہے میری بات سن کر وہ لیٹی شاہ میں ایسا ہی  
 اچھا لگا کیونکہ تم مجھ سے ایک پر اسرار آدمی دکھائی دیتے ہو اور پر اسرار آدمی کسی سے ڈرتا نہیں ہے میں اس کی یہ  
 بات سن کر جرات سا رہ گیا کہ تو یہ رو بہ بات کہہ دیتی ہے جو میرے دل کو گھسیٹے ہیں میں نے کہا میں ہاں پر اسرار آدمی ہی بننا  
 چاہتا ہوں اس کے لیے میں نے اپنی ماری زندگی تباہ ڈالی ہے میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی دنیا میں واپس جاؤں تو  
 دیکھنے والے مجھے دیکھ کر جرات سے نہ لگیں۔ ہاں ایسا ہی ہوگا اور میں بھی ایسا ہی جانتی ہوں کہ تم لوگوں میں ایک منفرد  
 مقام رکھو جو کسی کم کو دیکھ دے تو تمہارے گن گانے لگے۔ یہ یونانی میں ہے اے لی تمہارا غلام بنایا ہے۔ دیکھو ایک  
 وقت تھا کہ تمہارا سب سے بڑا دشمن ہو کر تھا قاتل اور زچہ کیوں نہ تھا اور غلام ہے یہی تمہارا رکھوالا ہے تم اس سے جو کسی  
 کا کیا تھا جاوے سکتے۔ تانگیلا کا تین بن کر میں نے کبھی نظروں سے اس کی طرف دیکھا اور مسکراتے ہوئے کہا۔ ہاں  
 تانگیلا تم کو میرا غلام بنا کر رکھے گا میں سمجھو خیرے خرید لیا ہے مجھے بہت ہی اچھا لگ رہا ہے میری کافی عرصہ سے  
 خواہش تھی کہ میں اس کو اپنے کاوشوں کرتا اور تمہاری وجہ سے میری خواہش پوری ہوئی۔

اچھا ہاں یہ باتیں تو ہوتی رہیں لی چلو اب ہمیں کل لکھا فاصلہ ہے جو ہم کو چل کر جانا ہوگا اور صبح ہونے والی ہے  
 تانگیلا تم کو باتوں میں نے کہا میں چاہتا ہوں کہ تم دونوں ہی اچھے گھر والے ایک طرف چلے گئے شاید آج میں بہت خوش  
 ہوں لیکن لگ رہا ہے جیسے میں کوئی خواب دیکھ رہی ہوں میرا خواب تھا کہ میں اپنے محبوب کے پاس ہی رہوں اس کیسے  
 ہی وہ کہہ سکتا ہے کہ وہ میری گئی اور وہی وہ شاید نہیں کہہ سکتا کہ میں کبھی اپنے کسی گھر سے مجھے کسی قید میں ہوگا لیکن تم اس کا  
 روپ جو میرے لیے ہے وہی ہے جو وہ جو وہاں اس کی شکل میں مجھے بھی تمہارا انتقام تھا اور آج بھی ہے میں خوش قسمت ہوں  
 کہ مجھے تم مل گئے ہو مگر اسے کتنا پیار وہ مجھے نہ کرتا جتنا تم نے کیا ہے اور میں محسوس کرتی ہوں کہ تمہارے ساتھ میں  
 بہت خوش رہوں گی تم میرے دل و دماغ میں چھپائے ہوئے ہو ہاں تانگیلا میری ایسا ہی حال ہے اب میری میری ہی بن  
 کر رہتا مجھے تمہارے علاوہ کوئی بھی نظر نہیں آ رہا ہے تم میری زندگی کا ایک حصہ بن گئی ہو چلے شروع کرنے سے پہلے  
 میرے دل میں تمہارے لیے اتنی تپ نہ تھی لیکن اب میں محسوس کرتی ہوں کہ مجھے تمہارے علاوہ مجھے کچھ بھی اچھا  
 نہیں لگ رہا ہے۔ ہاں میں باتیں کرتے کرتے وہ بہت دور میں گئے گئے ایک طویل مسافت ان کے سامنے گئی ہے  
 انہوں نے سر کرنا ہی شروع کر دیا میں ان باتوں میں دست دے کر نے چاہے تو فراموشی تھا کہ اس کا اس اس کو  
 نہیں ہوا تھا تانگیلا میں محسوس کرتی ہوں کہ تمہارا بتایا ہوا چلے کرنے سے بہت کم اڑا ہوا ہے میرے دل میں جو کچھ ہے  
 لمحہ خوف اب مجھرا نقاب اس کا جو دو قسم ہو گیا ہے اب میں بہت خوش ہوں بہت ہی زیادہ تیز کش میں ہے چلے پہلے ہی  
 کر چکا ہوتا۔ میری بات سن کر وہ مجھ سے اور وہی لی اسے کش میں تم کو پھینک لی تھی ہوتی میں سوچ رہی ہوں کہ لیکن  
 سال سے تمہاری تلاش میں لگی تھی ہوں کش پہلے ہی ہی تم مجھ مل جاتے اور میں تمہاری یہ خواہش جلد پوری کر دیتی  
 جرحال جو کسی ہوا اپنے وقت پر ہی ہوا ہے ہر کام کا ایک ہی وقت ہوتا ہے اور میں اس بات پر یقین رکھنا چاہے جو جس  
 وقت مقدر میں ہوتی تھی ہے جو جس کا ایک ہی بات بہت ہی اچھی کی۔

تم نے کہا تانگیلا تم جو کسی کا کرتی ہو بہت ہی سوچ سمجھ کر کی ہوئی اور میں سوچتا ہوں کہ تم ہمیشہ سے  
 انسان چلے آ رہے ہیں اور اسکی باتیں ہمارے ذہنوں میں نہیں آتی جتنی تمہارے ذہن میں آتی ہیں جبکہ تم بھی کسی  
 اور مخلوق سے۔ میری بات سن کر اس نے ایک لمبی سانس لی اور وہی باتیں میں اپنی کسی اور مخلوق سے ہوں اور یہی ایک  
 خالی بے کش میں تم سے ہمیشہ دور رہی ہوں اگر میں انسان ہوتی تو کب تک تم کو تلاش کر سکتی ہوتی۔ میں یاروں تکم کا ہوں  
 میں نے اس کی بات سننے کے بعد کہا کہ اب کچھ کہنا چاہتا ہوں اور چلے چلے جاؤں تکم گئے ہیں کچھ دیر آرام کر لیتے  
 ہیں۔ ہاں تکم اب آتا کہ وہ ایک طرف چلے گی جہاں ایک بہت کمزور درخت تھا مگر وہاں اس درخت کے نیچے بیٹھ

گئے اور جہاں سے بنوئے کو کہا جاؤ کم لوگوں کے لیے کھوکھلا پینے کا انتظام کر دیتے تھے یا وہ تاجر اور لہرا نے لگا  
 اور لوگوں میں ہی غائب ہو گیا اور کچھ ہی دیر بعد ایک کھانے کے فرسے اڑتی ہوئی اس کے سامنے آئی تھیں دیکھ کر  
 میں بالکل سا ہوا گیا اور اسے ایسے کھانے کا کیسے کیوں میں میں بھوکا ہوں وہ میری طرف دیکھ کر مسکرائی جاتی تھی جی بھی  
 کا تان میں نے کہا تو وہ تو ہی پہلے پہلے مجھ پر کھانا میں بعد میں کھانا کی اتنا کہہ کر وہ درخت کے تنے سے ٹپک لگا  
 کر چھوٹ کر اور میں کھانے میں جھار ہا اور جب پہنچ کر کھانا میں نے شکر ادا کیا اب مجھے بہت سکون کیا تھا مکمل  
 طور پر لی ہوئی تھی اور پھر وہ کھانے کی اور کھانی ہی چلی گئی اور کھانے سے فارغ ہو کر وہ دونوں ہی فریض ہو کر بیٹھ گئے  
 اور پھر اور کھانی کا کھانے کے لگے میں نے ناگ کا ڈکر پچھڑا کر تمہارے ساتھ اس کا ایک طویل عرصہ میرے لیے محسوس  
 کرتی تھی اس کے بغیر وہ میری باتیں نہ کر سکتی تھیں اس کے لیے وہ اپنی باتیں نہ کر سکتی تھیں اس کے ساتھ بہت  
 عرصہ جیتا ہے پہلے وہ ہی انسانی روپ میں آتا تھا اور ہر وقت میرے ساتھ رہتا تھا وہ لوگوں سے مجھے بچانا چاہتا تھا میں کسی  
 بل میں چھپ کر بیٹھ جاتی اور کبھی اس کے ساتھ اور کبھی تنہا لگ جاتی وہ جہاں جہاں میں جاتا مجھے اٹھا کر اپنی گردن  
 میں ڈال کر چپتا رہتا وہ مجھ سے ایک لمحہ کے لیے بھی دور نہیں ہوتا چاہتا تھا اس کی ان حرکتوں نے مجھے اس کے اور زیادہ  
 قریب کر دیا میں سبھی جانتی تھی کہ اس کے ہاتھوں میں چوکیں ہوں بہت سکون محسوس کرتی تھی اس کی خوش  
 اور مجھ پر وہ وقت آگے لگا کہ میرے جسم سے کھال اکھڑنے لگی وہ مجھ کو کیا کہیں سبھی اس کی طرح ایک نادر پ  
 لے لی تھی وہی بول چہ وہ مجھ سے اور کبھی اور وہ تو تھا اور چاہتا تھا میں سبھی کی کچھ میرے سامنے رہے اور میں اس  
 کو دیکھتی تھی وہ وقت نہ تم دونوں کو کر دیا تھا لیکن میں نے اس کے لیے مسکراتے ہوئے جانے کا  
 میرا بات کا لانا کہ بہت ہی سخت طبیعت کا تھا وہ اس کو شروع سے ہی پسند نہیں آتا تھا وہ بھی انسانی روپ میں آ گیا تھا کہ  
 میں اس کو کہہ کر تاجر اور انسانی روپ میں آ گیا تھا۔

اتنا کہہ کر اس نے ایک لمبی سانس لی اور وہی۔ میں چاہتی تھی کہ میرا زیادہ وقت اپنے ناگ کے ساتھ گزروے  
 لیکن میرے گھر والے ایسا نہیں چاہتے تھے میرے انسانی روپ میں آنے کے بعد میں ایک دوسرے سے دور کر دیا  
 باہل انسانوں والی پاندیاں مجھ پر لگادی گئیں۔ ہمارے ملنے پر چہرہ لگا دیا گیا لیکن پیار کرنے والے ہمارا ایک ایک  
 دوسرے سے جدا کر دیتے تھے یہاں پہلے پہلے مجھ سے ایک کچھ محسوس کرتی تھی میں سبھی راتوں کا ناکارہ پانڈیاں کر  
 اپنے ناگ سے چلے جاتی اور پھر رات ہم ایک دوسرے کے ساتھ گزرتے تھے اس کی طرف نکل جاتے اور کبھی اس  
 طرف ہم کو کوئی بھی پوچھنے والا نہ ہوتا تھا جو پوچھنے والے ہوتے ہیں ان کو ہم دونوں ہی پیچھے نہ چلے دیتے تھے لیکن کب  
 تک ہم ان کی نظروں سے پیچھے پھرتے ایک روز ہم دونوں ہی بڑے سے بڑے چہرہ ہمارا وہ حال ہوا کہ ہم کب انہوں سے نفرت  
 ہی ہونے لگی اور اسکی نفرت ہوتی کہ میں نے اس کے ساتھ میں بھاگ جانے کا فیصلہ کر لیا میں نے کہا کہ اب تمہارے  
 بغیر نہیں رہ سکتی ہوں تم ہی میرا پیار ہو میری چاہت ہے اور میں انہوں کے ساتھ ایک نہیں رہ سکتی میری بات سن کر اس نے

میری بات کو اس نے بہت کھائی سے سوچا اور پھر کہا کہ  
 تنہا ہے میں بھی ایسا ہی چاہتا ہوں لیکن ہم بھاگ کر جائیں گے کہاں میں نے کہا کہ ہم انسانی بن جائیں  
 گے کیونکہ اب ہم انسان ہی ہیں انسانوں جیسے ہیں اور انسانوں ہی رہیں گے وہ دیوانہ فک ہے میں سمجھتا تھا  
 کرتا ہوں کہیں رہنے کے لیے چہرہ وہاں ہے لیکن جہاں میں تم کو لے کر گئی تھی اس کے پسند کیا میں نے بتایا کہ اس کا  
 ایک بوڑھا شخص باگ تھا اس کو اس نے اپنے زہر سے ہلاک کر دیا اور پھر ایک رات ہم دونوں ہی بھاگ گئے۔ اور اس  
 مکان میں آ گئے یہاں ہم نے شادی کر لی میں اس کی دہن بن کر اس کا انتظار کرتی تھی وہ میرے لیے انسانی بنی  
 میں کچھ لینے کے لیے گیا تھا لیکن پھر وہ آج تک واپس نہیں آیا ہے میں اس کی تلاش میں غماں کہاں تک تک جھکتی



اور دل کی تمام باتیں ایک دوسرے سے کہتے تھے جو جوان کے دلوں پر بیت رہا ہوتا تھا لہر دیتے تھے اور ایک نئی سوج بکائی ایک انگ سے کہ وہ جدا ہوا جاتے تھے وہ یہ بھی جانتے کہ ہر طرف ان کے جنس پھیلے ہوئے ہیں جو ان کو کبھی بھی ملے نہیں دیں گے۔ لیکن محبت نے ان کو بہت زیادہ غرور بنا دیا تھا کہ ان کا پرانا انہوں نے منتخب کر رکھا تھا جہاں وہ رازوں کو جا رہے تھے ایک ہر روز لڑکی کے بھائی نے ان کو دیکھا لیکن پھر کیا تھا یوں مجبور ہو گیا کہ قیامت ہی ایسی قیامت کہ دیکھ کر دل کانپ جاتا تھا اس نے اپنی بہن کو گھبرا کر مار ڈالا اس کو دوسرا سانس بھی نہ لینے دیا اور کسی کو اس کو جنازہ نہ پڑنے دیا اس نے کبہر کیا کہ ہمارے خاندان میں بدنامی کا تاب بن رہی قیامت کی اور اس کا زندہ نہیں گوارہ نہ تھا اور اس چمکورے کو نہیں چھوڑیں گے جس سے کسی کو ملنے جانی بھی لڑکے کو اس کی موت کی خبر مل گئی وہ پگل سا بچہ کیا وہ جانتا تھا کہ وہ جا کر اپنی بیوی کو دیکھ نہیں سکی لیکن اس نے وہ خواب نہ کر دیا کہ وہ اپنا ناموس نہ بگاڑے گا بلکہ اپنا کھانا نہ ہمارا کھائے گا تو نہیں اس کی قبر پر بے جاں گئے گئے اس میں اس لڑکا کا قاعدہ طور پر قبرستان کیا جہاں وہ اپنے گھر کی طرف تھے اس نے اس کی قبر کو دیکھا لیکن اور پھر واپس آیا۔ پھر وہ رات کو اس کے قبرستان چلا گیا اور اس کو اس کی قبر کھائی جسے دیکھ کر وہ مردہ سا ہو گیا اپنے ہواس کو بیٹھا اس کو یوں لگ رہا تھا کہ جیسے ہر سب مذاق ہو وہ زندہ ہو دوسری نہ ہوئی وہ رات اس کی قبر کے پاس ہی بیٹھے بیٹھے سو گیا تو اس کو آواز میں سنائی دینے لگی ندیم میر کی جانی مجھے قبر سے باہر نکالو میں زندہ ہوں میں اس کی بیوی نہیں ہوں ان کو لوں نہ مجھے زندہ دفن کر دیا ہے میں بہت تکلیف میں ہوں میرا یہاں بہت دل بھرا ہے اور مجھے اس اندھیر کوکھڑی سے باہر نکالو یہ آواز میں نے خواہ۔ میں سن گئی وہ بڑا کراہنے لگا میرا ہے یوں لگنے لگا کہ جیسے اس نے کوئی خواب نہ دیکھا ہو حقیقت میں وہ زندہ ہو کر آسمان کی خوشی کی انتہا نہیں اس کا پھر خوشی سے جھوم رہا تھا دوست حیران تھے کہ اس کو کیلک کیا ہو گیا ہے وہ سب اس سے وہ بچنے لگے تو وہ خوشی سے بولا۔ میری عجیب نہ تھی وہ دوسری نہیں ہے وہ مجھے خواب میں ملے گی اس کی قبر کے اندر سے آواز میں گئی مجھے باہر نکالو۔

سب دوستوں نے اس کی باتیں نہ کر اس کی محبت کا خون سمجھا کہ یہ اس کی موت پر برداشت نہیں کر سکتا ہے اس لیے اس کے ساتھ ایسے واقعات ہوئے ہیں ایسے خواب آ رہے ہیں وہ روزی و دوستوں کو ایسا ہی کہتا کہ اس کو ہر وہ خواب آتا ہے کہ وہ قبر پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے اندر سے آواز سنائی دیتی ہے کہ میں اندر مقبرہ میں زندہ ہوں مجھے باہر نکالو مجھے بہت نصیحتیں ہو رہی ہیں۔ ہر کوئی اس کو سمجھا کہ اس کی قبر پر کم جایا کر قبرگھاس رہے روز روز جانے سے خواب آتے ہیں وہ دوسرے والے زندہ ہوتے ہیں لیکن اس کو ایک بات یاد رہی کہ مجھ کو زندہ ہونے کے لوگوں نے اس کو زندہ دیکھا اور گورگاہ میں اسے فیصلہ کیا کہ وہ خواس کی قبر کو گھراس کا اور اس کو قبر سے باہر نکالے گا اور پھر اس کو لے کر کہیں دور چلا جائے گا اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اس نے رات کو قبر کو گھراس کا تمام سامان ساتھ لیا اور قبرستان پہنچ کر کہیں چھپا لیا جب ہر طرف اندر داخل ہونے کا ارادہ کیا تو وہ قبر کو گھراس کا اور اس نے پھر ایسا ہی کیا رات بھر یہی ہوتی ہے اس نے تمام سامان لے لیا اور گورگاہ کو پہنچا وہاں چلا گیا پھر ایک تک کہ اس کی جگہ پر کھڑا دیکھائی دینے لگا اس نے جلدی سے قبر میں اس کے چہرے کو دیکھا تو تجانی نے اس کو کیا ہوا کہ وہ اندر سے منہ کر گیا اور پھر اس نے دوسرا اس کی کہانی سن کر دوستوں نے جب وہ دن دکھائی دیا تو وہی قبرستان چلا گیا تو وہ مردہ حالت میں پڑا ہوا تھا میری کہانی سن کر وہ حیران رہ گیا اور بولی۔

ہاں شاید تم تھک کہتے ہو محبت کرنے والوں کے ساتھ ایسے واقعات ہو جاتے ہیں ہو سکتا ہے کہ اس کا وہ دہم نہ ہو وہ زندہ ہو لیکن پھر مٹی ہو پتہ نہیں کیا کیا ج تھا اور کیا جھوٹ تھا اس جو واقعہ میں نے دیکھا تھا وہ سنا دیا ہے لو پہاڑ بھی قریب آگئے ہیں۔ میں نے کہا تو وہ بولی ہاں دیکھ لو باتوں باتوں میں سفر کا پتہ ہی نہ چلا لیکن کچھ آگے گئے تو ہم دونوں ہی

پراسرار آدمی

پھر تری لیکن رین دوتھے کبھی نہیں بھی نہایک روز میں نے تم کو دیکھ لیا اور تم کو اپنا ایک بھتیجی لیکن تمہاری باتوں نے مجھے شک میں ڈال لی تھا میں تمہارے بارے میں سوچنے لگا اور پھر میں نے جان لیا کہ تم وہیں ہو جو میں سمجھتی تھی وہیں لیکن مجھے تم سے پکارو نے لگا تھا تم کو ہوا میں کی کافی تھی اور پھر تمہارے علاوہ میرا کوئی بھی اپنا نہیں تھا وہ میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں تم کو ہر حال میں اپناؤں گی اور اس میں کامیاب بھی ہوئی۔ شاہد جان میں بہت خوش ہوں کہ تم مجھے ملے ہو اور میرے لیے سب سے بڑھ کر بات یہ ہے کہ تم بھی مجھے چاہتے ہو میرے لیے اپنے دل میں تپ محسوس کرنے لگے ہو اور میں ایسی ہی چاہتی تھی کہ میں بہت خوش ہوں تمہاری سوچ سے بھی خوش۔ اس نے اپنی کہانی سنانے کے بعد ایک گہری سانس لی اور میں نے کہا ہاں جان میں بھی تم کو بہت چاہنے لگا ہوں میری زندگی میں ایک ہی تم سے ہے میرا اور میرا جی تمہارے ساتھ ہے تمہارے بغیر میں زندگی نہیں چاہتا ہوں۔ ہاؤس کا گیری کی یا میں تنگ رہے تو خوشی سے کھوسم کی ہے اور میرا جی میں ایسی ہی ایسی چاہتی چاہتی چلیں اس کی مانند اس وقت دور ہے میں تم سے کہیں نہیں ملے گی اور وہ تم دونوں کی آنکھوں میں ہے اور پھر مجھے تم لوگ چلے دو رہے ہو مجھے دور سے پہاڑوں کا سلسلہ دکھائی دیا ہے کالے پھاڑے تھے جو ہر طرف کو پھیلے ہوئے تھے لیکن میں کوئی بھی برائی نہیں پہاڑاتے اونچے نیچے لیکن ہر طرف پھیلے ہوئے تھے بڑے بڑے ہر طرف پھیرے ہوئے تھے جہاں ہر طرف سابی سابی سانپ رکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے وہ پہاڑوں میں جہاں ہم نے آقا خاں جی کو ہمارا منزل آگئی ہے دیکھا نہیں کالے دھماکے کی مانند رینگتے ہوئے سانپ دکھائی دے رہے ہیں یہ سب سانپ ناگ ایک دو ناگ دو تھاک دو دھار کرنے آئے ہیں اور دوسرے اپنے دل کی تپنے آئے ہیں اس کے دلوں میں جو تپہ کوہ وہ ان کو تھاک میں کے اب رات کو ناگ دو تھاک جب چلے جاوگا اب اس بڑے سے کچھ پر آکر بیٹھ جائیں گے اور پھر تم لوگ ان کی پوجا کریں گے اور جو دو بدایت دیں گے تم اس پر پورا اتریں گے۔ میں نے ہر دو سابی کے اپنے دل کی ہر بات کہہ گئی تھی کہ وہ اپنے غریب سے اپنے غریب سے اور اس کا کل تلاش کریں گے وہ اپنے غریب سے اپنے دل کی ہر بات کہہ گئے کہ ان کو کوشش کریں گے اور اگر اس سانپ کے لیے وہ بات ٹھک ہوئی تو پھر وہ اس کی بات کو مان لیں گے اور اس کو دوسرے ہٹا دیں گے۔ دیکھنے میں ایسے لگ رہا ہے کہ پہاڑ ہمارے بہت قریب ہیں لیکن بہت دور کافی لمبی مسافت کے ہم کو جانا ہوگا۔

اس کی بات سن کر میں نے کہا: نالہ الزنا کہ دیتا ہے کہ تم مجھ سے ملنے نہ آؤ گے! کیا ہوگا۔ میری بات سن کر یونی نہیں مجھے تعینت ہے کہ وہ ایسا نہیں کریں گے وہ ہم دونوں کے دلوں کی گہرائی میں اتریں گے اور وہ جیسے گے ہمارے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے جی جاتی ہے کہ میں اس گہرے دونوں کے دل ایک دوسرے کے لیے دھڑک رہے ہوں گے تو پھر وہ بھی سچی ان کا کشش کریں گے کہ ہمارے دونوں میں وہ جانتا ہے وہ جانتا ہے تو پھر ہو سکتا ہے کہ دوسرے ایک دوسرے کو اور رد کریں لیکن تعینت ہے کہ ہم ناکام نہیں ہوں گے کیونکہ ہم دلوں میں ایک دوسرے کے لیے جی جاتی ہے۔

[illegible]

پراسرار آدی



چونکہ گئے اور ایک دوسرے کا منہ دیکھنے کے برابر اٹک درست لٹکا تھا کہ میں شاید اس کو حاصل نہ کر سکوں گا ایسا ہی ہوا تھا۔ راج ہم دونوں کے سامنے کھڑا تھا وہ نالید کہ کچھ خوشی سے پاگل ہوئے لگتا تھا نالید کہ کہاں چلی گئی تھی میں کم کوڑ سبز و صوبڑ کا پگل ہوا تھا وہ نالید کے پاس آئے ہوتے ہوئے اور نا نکلیاں اس کو ایسے دیکھے جا رہی تھی جیسے اس کو یقین نہ رہا تھا کہ وہ واقعی اس کے سامنے ہے۔ اس کی زبان خاموش کی وہ کچھ بھی نہیں کہہ رہی تھی صرف اس کو دیکھے جا رہی تھی۔

یوں ہے ناگ راج نے پوچھا۔ یہ۔ یہ۔ اس سے بولا بھی کچھ نہ کیا میں گھبرا گیا کہ وہ اسے دیکھنے کے بعد نفوری بدل گئی ہے اس کا بیچارہ تار ہاں بوندے ناگ راج کی شکل تو میرے جیسے ہی لیکن اس کی رنگت سفید اور لمبے سر کے بال تھے وہ بالکل ہیرو جیسا دکھائی دے رہا تھا میں خود اسے دیکھ کر حیران رہ گیا تھا کہ خدا نے اس کو اتنا حسن و قیامتہ عظمیٰ شخصیت کا مالک انسان تھا نا نکلیاں کو بتاؤ کہ میں کون ہوں اور تمہارا کیا لنگہ ہوں میں یہاں کیوں آیا ہوں اور تم مجھے یہاں کیوں لے کر آتی ہو میری بات میں تن کر پھیلے تو اس کے چہرے پر حیرانی چھائی تھی جب اس نے میری بات میں یقین تو اور یہ سب محسوس کیا کہ میں نا نکلیہ میں دھچی لے رہا ہوں تو وہ یکدم قطعہ میں آ گیا۔ وہ پورے زور سے جھپٹے ہوئے بولا اس کی اوچھڑ ہاں کہ یہ یوں ہے۔ اس کی آواز دان کے لیے پھاڑوں میں ایسی گونگی کر تھا کہ سانس پا کر رکھتے ہوئے ہماری طرف آئے گا اور میرا دل کا پھینک لگے گا۔ کیسے اچھے لگتے ہیں کوئی نہ کوئی ناگ مجھے ڈس کر میری طرف بھاگے گا۔ کچھ کر کے گا وہ بالکل نالید کے قریب آچکا تھا اور اس کو سمجھو تو ہے ہوئے بولا: تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں کہ یہ یوں ہے اور تمہارے ساتھ کیوں ہے۔ اس کی بات میں نہ نالید نے ایک سردی آہ بھری اور بولی ناگ راج ایسا ہی کہتا ہے تو میں زندہ ہوں اس نے زندگی میں میرا بہت ساتھ دیا ہے اتنا ساتھ دیا ہے کہ شاید میں بھی نہ دے سکے میں اس کی بہت احسان مند ہوں جب تم غائب ہو گئے تو میں اس کو تم بھجھ کر پکار کر لے گئی اور جب مجھے اس کی حقیقت کا یہ چلاؤ میں نے اس کو سنا چکا لیکن ایسا نہ کر سکی اگر ایسا کر دیتی تو شاید میں آج زندہ نہ ہوتی کیونکہ اس کا ساتھ میرے لیے بہت اہم رہا ہے۔ اور وہ بات ہے جسے تم میری ساسی نے کہا اور میرے کہنے سے نہ بھجھ کر رکھتے ہوئے بولا: اے تو جوان میں تمہارا اور احسان مند ہوں کہ تم نے میری بیوی کا خاص خیال رکھا اور میرے پیار سے بارے میں کچھ اور کچھ بتی تو شاید تم میرا سے زندہ بچ کر نہ جاتے۔ جس طرح اس کی تم نے زندگی بھائی ہے اسی طرح میں تم کوئی زندگی دیتا ہوں آج ہماری بہت اہم رات ہے اور یہاں ہماری قوم کے علاوہ کوئی اور شاہ نہیں ہو سکتا ہے تم یہاں سے چلے جاؤ اگر ناگ روپ لیتا ہوگی کیونکہ وہ خواہی موت کی سزا بھی دے سکتا ہے اس کی بات نہ کر میں نے نالید کی طرف دیکھا تو وہ مجھ سے نظریں جوڑنے لگی جیسے وہ مجھ سے بہت شرمندہ ہی ہو میں سمجھ گیا کہ وہ اسے دیکھ کر بدل گئی ہے اور شاید اسے پرانا بھی چاہیے تھا کیونکہ میں اس کے سامنے کچھ بھی نہ تھا۔ میں نے مسکرا کر کہا ٹھیک ہے تم یہاں سے جانا ہوں میں تم کو بھی کا شکر ہوں کہ تم نے میری جان بچائی کیونکہ اگر وہ دہشت گردی کرتا تو میں کیسے بچتا تھا کہ میں نے ڈس سکتے تھے اتنا کہہ کر میں نے بولیں تو دھموس سے والیں سر کیا اور میں نے پیچھے مڑ کر نہ دیکھا اور کچھ گویا دیکھا میں تو اس کی ہیران ہوا تھا کہ کب تک اس نے اس کو دیکھا نہ تھا بولی جیسے میرے بغیر وہ بے پایے کی اور اسے دیکھتے ہی مجھے ایسے فراموش کر دیا جیسے میں اس کا کچھ لگنا نہ تھا اور شاید ایسا ہی ہونا تھا مجھے دکھ تو بہت تھا لیکن جو بھی ہوا شاید اچھا ہوا تھا مجھے راجی سے بے وفائی کی سزا ملی تھی میں نے خود اسے اس کے ہاتھوں سے روایا تھا۔

اگر کہو تو میں اس کے دل میں تمہارے لیے چار ڈال دیتا ہوں یکدم یکدم ایک بار دیکھ کر آواز سنائی دی یہ بونے کی آواز جو میرے ساتھ ہی تھا اور میں جان رہا تھا کہ شاید وہ بھی نا نکلیہ۔ نہ میں ساتھ کر لیا تھا میں چلے چلے کر گیا اور کہیں بار کوئی ناغہ نہیں ہے میرا دل ٹوٹ سکیا ہے میں سوچ رہا ہوں کہ تم کیسے نہیں ایسی تو میں کیا کہیں میں بدل

جانیں میری بات نہ کر وہ بولا اگر وہ بدل گئی تھی تو تمہاری محبت بھی تو کچھ دیر تک موت کے خوف سے ڈر کر اسے اس کے پاس چھوڑ کر چلے آئے یہ کسی محبت ہوئی تو کو چاہے تھا کہ اس کا سنے ساتھ رکھتے تھے تو بہت عجیب سا لگا ہے اس کی بات میں کہ میں چونک سا گیا اور اسے دیکھا کہ وہ بیکار پھر بولا کہ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں میں دل میں اس کے پاس گئی محبت ہوئی تو مر جانا ہے اس کو کسی کے حوالے نہ کر سکتے۔ گاؤں کے پاس اپنی محبت کو حاصل کر لو اگر ناگ دیتا ہے ان کی شادی کرادی پھر کچھ بھی کیا نہیں جائے گا۔ دیکھو میں تمہارے ساتھ اگر تم چاہتے ہو کہ تم کو نہیں چھوڑنا چاہیے تو ہواؤ لوٹ جاؤ زندگی موت خدا کے ہاتھ میں ہے موت سے ڈرنا بزدلی والا کام ہوتا ہے۔ اس کی بات میں نہ کر میں نے کہا۔

نہیں راج میں ایسا نہیں کروں گا اگر وہ میرا ساتھ دیتی تو میں ایسا کرنے کے لیے تیار تھا لیکن اس نے مجھے ایسے چھوڑ دیا تھا جیسے میں اس کا کچھ بھی نہیں لگتا تھا وہ ایک ناگ کی اور اپنی مخلوق میں چلی گئی ہے ناگ ہی اس کی زندگی تھا وہ تو بس میرے ساتھ وقت گزار کر ہاتھ میں کچھ بات کہتا ہے کہ اس نے راجی کو مار دیا تھا۔ میری بات نہ کر وہ بولا راجی میں نے وہاں نہیں ہے ایک مرہو انسان وہ بارہ برس میں نکلیا۔ کیا۔ میں اس کی بات نہ کر حیران سا رہ گیا پھر وہ کہاں ہے آؤ میں بتا دوں کہ وہ کہاں ہے میں اس کے بارے میں جانتا ہوں اور پھر اس کے بارے میں جانوں گا کہ میں کب تک میری زندگی اس کے ساتھ رہی ہوئی ہے یہ تو بتانے کا یہاں ہے کہ میرا سر پکڑا لے لگتا تھا وہ تھا کچھ مجھے کچھ کچھ کچھ رہا ہے میں سمجھتا ہی چلا گیا اور پھر خود تم لوگوں کے پاس آئی جو میرے ساتھ آیا کیوں ہوا قیام یہ نہیں جانتا لیکن اتنا ضرور جانتا ہوں کہ اس کے پاس ایسی کوئی طاقت تھی جس نے میری طاقت کو کمزور کر دیا تھا اور میں دھیرے دھیرے بہت ہارنے لگا تھا۔ اس کی بات میں نہ کر میں نے کچھ دیر آہ بھری اور کہا ہاں کے پاس ایسی کوئی طاقت موجود ہے جس نے یہ سب کیا ہے اس نے مجھے بدل دیا ہے لیکن تیرے چھوڑ دوسب کچھ مجھے راجی کے پاس لے چلو میں نے ملنا چاہتا ہوں دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ کس حال میں ہے وہ اس کا جادو کرے آؤ وہ ہونا چاہتی تھی اس روز بھی ایسی ہی ہم لوگ باتیں کر رہے تھے کہ یہ ناگ آنی اور پھر جس کچھ تمہارے کیا گیا ہے اس نے اس کے ساتھ کیا کہ یہ کیا کردہ غائب ہو کر رہ گئی ہیں مجھ رہا تھا کہ وہ مر گئی ہے لیکن اب تمہاری بات میں نہ کر جیسے دل کو تسلی کی ہوگی میرے ہر وہ دل پھر سے اسے دیکھنے کو چاہنے لگا ہے۔

ہاں نہیں کیوں ضرور میں اس کے پاس لے کر جاؤں گا۔ اس کے ہاتھ میں اس کا ہاتھ پاتہ اسے عمر سے اس کے پاس چھو گیا تم آنا نہیں کر سکتے میں اس کو اس جادو سے نہجاتا لا سکو میری بات نہ کر وہ بولا میں نے کچھ نہجاتا لا سکو میں تو خود اس کا قیدی ہوں دیکھو میری حالت میں ایک بہت بڑا بھوت تھا میری ایک دہشت بھی ایک جنت میں مقام تھا لیکن اس نے دیکھو میرا حال کر دیا ہے میں انچ کا ٹھکانا ملکا سا بنا دیا ہے اس کی بات نہ کر میں چونک سا گیا کیا کیا تم نے تم بہت بڑے ہوئے دھتے۔ ہاں بہت بڑا ہوا تھا میرا اصل بدن بہت ہی خوف ناک بنا رہا ہے روپ جنت میں بہت اہم مقام رکھتے ہیں میرا ایک بہت بڑا ہوا تھا بہت اونچا مقام تھا لیکن کچھ جادو ہوا ہے اس کا سامنا کرتے ہوئے میں شرم آتی ہے راجی اور میں ایک ہی جگہ رہتے تھے ہم دونوں ایک انسان کی مردہ لاش کو لینے جا رہے تھے جو ایک بوڑھے سے قبر سے نکال کر رکھی ہوئی تھی لیکن اس جادو کر نے ہم کو پکڑ لیا اور میری سالوں سے ہم اس کے غلام بن کر زندگی گزار رہے ہیں۔ مجھے میرا جسم نہیں لیا ہے اور اس کے پاس طاقتیں ہیں اس کے پاس بہت تھوڑی طاقتیں ہیں اس لیے وہ جب بھی کسی کو پکڑنا ہوتا ہے مجھے اسے ساتھ لے جاتی ہے اور ہم پھر جادو کر کا وہ کام مکمل کرتے ہیں جو وہ ہم سے کروانا چاہتا ہے ہم بہت دیر تک میری زندگی گزار رہے ہیں کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں ہم کو آزاد صرف انسان ہی کر سکتا ہے اور یقیناً یہ تم کا کام کر سکتے ہو لیکن تم جانتے ہیں کہ وہ ہم کو ہر جہل و دھیر ہا ہوتا ہے اس لیے

ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں وہ کرب کے ساتھ اپنی کہانی سنانا جا رہا تھا اور میں اس کی باتیں سن کر کہ چیران ہوتا جا رہا تھا۔ میں اس کو کیا بھجور ہا تھا اور کیا ہو رہا تھا جو کچھ میں اس کے بارے میں سوچ رہا تھا وہ اس کے ہانگل بریکس کے ساتھ تھا جس کی حالت پرترس آنے لگا تھی کیا جاننے لگا تھا کہ اس کی مدد کروں۔ او پار کچھ دیر بیٹھ جاتے ہیں میں تمہاری کہانی سن کر تھک سا گیا ہوں میں نے ایک گہری سانس لے کر کہا۔ ایک قریب ہی ایک درخت کے پاس کن پھندہ جگہ ہے جا کر بیٹھ گیا وہ بھی میرے پاس ہی ایک چھوٹے سے پتھر پر بیٹھ گیا۔ کیا تم مجھے اس جادوگر کے پاس لے جا سکتے ہو میں نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

میں نے اس کی باتیں سن کر سکھوں کو دیکھا کہ اس کے غلام ہیں اس کے حکم کے باندہ ہیں اور جب وہ ہمیں نہ بلاتے ہم نہیں جاسکتے ہیں جب وہ ہمیں بلاتا تو ہم کو کچھ بھی نہیں ہوتا ہے کہ ہم اس کے طرف چارے ہوتے ہیں اس کوئی لنگر چڑھتی ہے جو ہم کو لیے ہوئی چلی جاتی ہے کہ وہ کہاں رہتا ہے کہ جگہ رہتا ہے ہم کچھ بھی نہیں جان سکتے ہیں اب اتنا میں جانتا ہوں کہ اس کے سرے میں چلنے پھرنے کے لیے موجود دو چھوٹے ہیں ایک بہت بڑا ہے جو بڑا ہے وہ اس کے سامنے بیٹھا رہتا ہے اور اس سے باتیں کرتا رہتا ہے اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ اس کی ہر بات کا جواب دیتا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ مجھ سے دیکھنے میں پھر کات ہو سکتا ہے اس کے اندر بولے اور دیکھنے کی نگاہ موجود وہ وہ اندر کتبہ کا خاصوں ہو گیا۔ تو میں اس کو دیکھتا ہوں میں جانتا تھا کہ وہ کچھ اور اس کے سامنے لیکن اس نے آگے نہ بڑھ کر کہا۔ اس کا مطلب ہے کہ مجھے اب خود ہی اس کو تلاش کرنا ہوگا۔ میں نے دیر سے خودی سے کہا وہ بولا ایک طاقت ایسی ہے جو آپ کو کسی تک لے جا سکتی ہے۔ وہ دونوں کی طاقت ہے میں نے پھر کچھ ہونے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو بولا۔ چل کر ہی چل کر آنا ہم سن کر میں حیران سا رہ گیا کیونکہ میں نے سالوں سے اس کے ساتھ رہا تھا آج تک کسی نے بھی اس کا نام نہ لیا تھا۔ یہ چل کر ہی کون ہے۔ میری بات سن کر وہ بولا یہ اس کی خاص غلام ہے یوں سمجھ لیں کہ جب میں اس نے کوئی بہت بڑا کام لیتا ہوں تو اس کی مدد ہوتا ہے۔ دیر کی گزشتے میں نے خودی سے کہا۔ یہ بات تم نے بہت پہلے ہی کی ہے مجھے بتاؤ کہ وہ کہاں رہتی ہے میں اس سے ملنا چاہتا ہوں میری بات سن کر وہ بولا میں اس کے پاس کے کتبوں جاسکتا ہوں لیکن متاخر وہ سکھوں کو دیکھ کر میں اس کی حدود میں داخل ہوا اور اسی وقت میں چل کر سر جاؤنگہ ٹھیک ہے مجھے اس کو ٹھکانا نہ بتاؤ۔ وہ بولا چل کر مطلب پانی ہوتا ہے وہ پانی میں رہتی ہے وہ کسی بات پر اندر رہا نہیں ہوتا بلکہ سمندر میں رہتی ہے اس لیے سمندر میں رہتی ہے جہاں کوئی بھی نہیں جاسکتا ہے کوئی جہاز اور نہ وہ بھی جاسکتا ہے اگر کوئی چلے جائے اس کی حدود میں داخل ہوتا ہے اس کی موت بھی ہوتی ہے کتبوں میں اس کی موت ہو جاتی ہے وہ مر جاتا ہے چاہے وہ پانی کے اندر ہی کیوں نہ ہو اس کے جسم کو ان دیکھی آگ لگ جاتی ہے جو اس کے جسم کو کھل جانے سے بعد رکھ کر دیتی ہے اس کی باتیں سن کر میرا دل بچنے سالگہ میں نے کہا اس کا مطلب ہے کہ میں اس سے کسی بھی چیز میں سکون کا۔ ہاں شاید ایسا ہی ہے وہ سوچتے ہوئے بولا پھر بولا۔ اب ایک موت میں آپ اس سے مل سکتے ہیں۔ وہ کہا میں نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا وہ بولا۔ سال میں ایک ہفتے کے لیے وہ پانی سے باہر آتی ہے جب وہ باہر آتی ہے تو اس کے پاس کسی کو گلانا والی طاقت ختم ہو جاتی ہے اور یہ ایک ہفتہ کی خفیہ مقام میں چل جاتی ہے تاکہ اس کو کوئی نہ دیکھ نہ کوئی اس کو پکڑ نہ لے۔ وہ وہ وہ میں خودی سے بولا اس کا مطلب ہے کہ اس تک پہنچنا جاسکتا ہے اور میں اس تک پہنچوں گا۔

میں نے بتاؤ کہ وہ کب سمندر کی پانی سے باہر نکلے والی ہے میری بات سن کر وہ گہری سوچ میں ڈوب گیا پھر بولا ایک بار بعد وہ باہر نکلے گی اس کی نشانی یہ ہوگی کہ اس رات چاند نہ بن لگا ہوگا۔ یوں سمجھ کر سال میں ایک بار چاند نہ بن لگا ہے جو شاید اس کے لیے بن لگا ہوگا یا پھر کوئی ایسی طاقت ہے کہ کام نہ ہوگی اسی ایک رات میں وہ خود کو محفوظ

جلد پہرے جا رہی ہے جہاں وہ ایک ہفتہ رہی ہے اس لیے یہاں تک ہی رہا ہوا ہے یہاں یہ ایک ہفتہ وہ سو رہی ہے اور کسی پہاڑی غار میں رہتی ہے۔ اب کون سے وہ پہاڑ ہوتے ہیں یہ بات میں نہیں جانتا ہوں اس کی بات سن کر مجھے کچھ کچھ حوصلہ ہونے لگا میں مزید اس کے بارے میں جانتا چلا گیا میں نے بتایا کہ کربل پر کی کے پاس جادوگر کی موت کا راز موجود ہے وہ خود کو اس کو بائیں کتے ہیں لیکن اس کی موت کا راز ضرور جانتی ہے جادوگر نے اسے یہ راز بتا رکھا ہے۔ میں نے کہا۔

اس کا مطلب ہے کہ جادوگر کی موت ہو سکتی ہے۔ ہاں اس کی موت ہو سکتی ہے لیکن یہ کام اتنا آسان نہیں ہے صل پر کسی بھی طرح اس کی موت کا راز نہیں بتائے گا یہ بات سن کر میں نے کہا یہ سب کام میں کربل کا میں کسی نہ کسی طرح اس سے جادوگر کی موت کا راز جان لوں گا تم نے آج مجھے بہت بڑی بات بتائی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہم دونوں کو آزاد کرادیں گے اس نے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔ ہاں میں تو کبھی اور مارنی کو بھی آزاد کرادوں گا اور اس کی موت بھی میں جاؤنگہ بہت شہر ہے وہ خود ہوتے ہوئے بولا۔ وہ بہت ہی عالم انسان ہے وہ کہی جا سکتی ہیں بائیں ہے وہ مطلب بہت انسان ہے اور مطلب بہت انسان کو کسی سے بھی پار نہیں ہوتا ہے اور پھر اس کے پاس اتنی بڑی باتیں ہیں کہ تم کو بھی نہیں سکتے ہو دیکھو کہ یہ انسان اچانک تم کو کھال روپ دیکھ کر لوڈ کر کے شاید بے ہوش ہو جائیں لیکن اس نے میرا ایسا حال کر دیا ہے یہ سب اس نے مجھے علی گڑھ سے لے کر کہا ہوا ہے میں نے بہت کوشش کی کہ میں اس کو مات دے سکوں لیکن میں اس کے سامنے بے بس ہوتا چلا گیا۔ اور اس کی طرف کھینچتا چلا گئے دیکھ کر اس نے ایک قبیلہ گیارہ بولادیا اور پھر اس کے بارے میں میں نے بہت بہت کتبوں رکھا تھا کہ تم کسی بھی علم والے کے قابو میں نہیں آتے ہو لیکن اب یہ کیا پھر میری طاقتوں کو تم کو اپنے اوپر بہت ناز ہے ناں میں تمہارے ناز کو ڈھٹا ہوں کہ اس کا کیا بولادیا گا کہ لوگوں تمہیں روک کر تم سے کہیں گے اور پھر اس کے دیکھ کر میں اس کے سامنے جاتے ہوئے کسی شرم آتی ہے میں چاہتا تھا کہ وہ مجھے اس گڑھ سے نکالے لیکن میں نے یوں سے جیادوگر سے یہاں سے لیا نہ کیا کاش میرے پاس کوئی ایسی طاقت ہوگی کہ میں اس سے اپنی ذلت کا بدلہ لے سکوں۔

اس کی باتیں سن کر اور اس کے کمر جھانے ہوئے چہرے کو دیکھ کر میں نے کہا تم کمر نہ نہ ہوش تم کو صرف تمہارا بیلے والو روپ دیکھ کر تمہارا سامنے اس کو لکھنا کر دینا خود اس کو جڑی چاہے سزا دے۔ بنا۔ یہ بات سن کر وہ گہری سانس لے کر گھبرا ہوا بولا اور ایسا نہ تھا میرے لیے بہت ہی مشکل کام ہے لیکن اگر تم کو صل پر کی کے پاس کی موت کا راز بتاؤ تو شاید وہ سکھ سے کہ تم کو ایسا کر سکتے ہیں اس کا سبب وہ جانتے ہیں کہ میں ایسا کر سکتا ہوں چاہے اس کے لیے مجھے کچھ بھی کرنا پڑا کر دوں گا وہ بولا کاش ایسا ہو جائے اور ساتھ ہی بولامی کہ میں اس کے بعد صرف میں چروہ دیکھا ہے اس کا میں نہیں دیکھا ہے اس ظالم نے اس کو کاش سزا دیں سزا دیں سزا دیں اس کے لیے میں اس کے پورے جسم کو جلا رکھا ہے جو ہم چکر لڑا ہے باہر ہے وہ دیکھتے ہیں بہت ہی خوبصورت ہیں اور وہ جسم کے اندر ڈھانپا ہوا ہے وہ نہایت ہی بدصورت اور ظالم ہے وہ بہت ہی ظالم ہے۔ اس کی بات سن کر مجھے شدید دکھ ہوا میں سمجھ رہا تھا کہ یہ ہوا ہی مخلوق اس نے اندر سے دکھائیں رکھتے ہیں لیکن اب یہ چلا کر اس کے اندر کسی ہمارے مجھے دکھ ہوتے ہیں طاقت رکھنے کے باوجود کسی سے اس ہوتے ہیں میں کچھ بھی نہ بولا تھا کہ وہ بولا اس کی موت کے بعد صرف اس کو اس کا کھوپڑا ہوسم جمل جانے کا بلکہ مجھے میرا وہم اور میری طاقت بھی مل جائے گی لیکن شاید ایسا ہمارے خواب میں ہے ہوا میں نے کہا میں میرے دوست میں اس بات کو اب تو کوئوں کے خواب نہیں رکھوں گا بلکہ تم کو حقیقت میں ایسا بولادہ رادوگا کہ ایک بار کتبہ کا نقشہ ہے کیونکہ تمہارا سبب ایک ماہ بعد چاند نہ بن لگا ہوگا پانی سے باہر آئے گی پھر میں اس کو تلاش کر لوں گا اور اس سے جادوگر کی موت کا راز معلوم کر لوں گا مجھے یقین ہے کہ وہ اس کی موت کا راز ضرور دے گی کیونکہ تمہاری طرح وہ بھی





میری باتی کو مجھ سے ملایا ہے اگر تم نہ ہوتے تو شاید یہ بھی کسی نکل بدل پاتے۔ اس کی بات سن کر میں نے ایک گہری سانس لی اور کہا میں یار ایسا کچھ نہیں کہیں گے تم دونوں نے ایک دوسرے سے ملنا قاضی لگے یہ بات بھی جانتے ہو اور ہمارے بھی جانتی ہے کہ سال میں ایک بار تم سب ناول کو گد پڑھنا کے سامنے حاضر ہو جاتے ہو اور یہاں ہی تم لوگوں کی ملاقات ہوتی ہے سو ہو سکتی اس میں میرا کوئی بھی کمال نہیں ہے۔ ہاتھ دیکھ کر میں نے ہاتھی کی طرف دیکھا وہ بولی نہیں شاہد ایسی باتیں ہیں۔

واقعی تو میں ملایا ہے اس سے قبل بھی ہم دونوں ناگ دیتا کہ یہاں آتے رہے ہیں لیکن ایک دوسرے سے مل نہ سکے تھے یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے کیونکہ تاک دیتا ہوں پر پان کانے کی اجازت دیتے ہیں جن سے کدول میں ایک دوسرے کے لیے اپنا تینتہا ہوا ایک دوسرے سے شادی کرنا چاہتے ہوں تمہارے اور میرے دل میں شادی کی تنگی اور اس لیے ہم کو اوپر پہاڑ پر چلنے کی اجازت ملی تھی اور پھر وہاں ہی مجھے میرا ناگ راج ملا۔ اس کی بات سن کر میں نے ایک آہی بھری میرے دل میں بہت کچھ تھا جو میں بکھی نہ کہہ سکا اب کہنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا صرف اتنا کہنے کے لیے تم لوگ میرے پاس آئے ہو اب صرف تمہارا شکر ہے ادا کرنے کے لیے ہم یہاں آئے ہیں لیکن تم یہاں کیا کر رہے تھے دنیا سے ناگ لپو تو رکھا ہوا ہے میں نے کہا اس ایک چل کر ہاتھ کی کوٹا پور تھا اور یہ چلا تھا کہ وہ یہ سمندر سمندر رقتی ہے۔ کون یہاں رقتی ہے نا کی بات میں دھکیلی لیتے ہوئے کہا۔ وہ وہ دانی نہیں ہے۔ میں نے بات کو چھپاتے ہوئے کہا تھانے کیوں اس کچھ میں نہ ہو کر نہ چاچا تھا تیار اس کی بے وفائی میرے سامنے آئی تھی اور یہ ہو سکتی تھا کہ مجھے اس سے ذرا بھی دھکیلا نہ ہو۔ وہاں ناگ شاہد۔ وہ ایک انداز سے بولی ہو سکتا ہے کہ میں تمہاری مدد کر سکوں۔ میں شاہد بتاؤ اس بار ناگ راج نہ کہا۔ میں نے ایک سردی آہ بھری اور کہا جاؤ کہ کی موت کا راز کیا یہاں موجود ہے یہاں ایک محل پر ہے جو سال میں ایک بار سمندر پانی سے باہر نکلتی ہے اور وہ بہ جانتی ہے کہ وہ راز کیا ہے مجھے وہ راز چاہیے۔ محل پر کی کاٹ سے تم ہی وہ دونوں کا کتب سے گئے اور بولے شاہد وہاں چلے جاؤ لگنے کے کم کو اپنی زندگی سے پیار نہیں ہے تم اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے ہو میں اس کے بارے میں بہت کچھ جانتی ہوں وہ آدم خود سے انسانی جسم کی خوراک سے نہیں دوکتے ہیں وہ ایک ہی قسم کے گوشت کو کھاتا ہے اس کی ہمدردی نہیں ہے ایک بھنے کے لیے اپنی خوراک کے لیے ہمارے دھن سے تیار ہے ہاتھ میں غلط لٹایا ہے وہ ہمدردی نہیں ہو سکتا ہے اور میں اس کے وہ جانتا ہے کہ تم اس کے راستے سے ہٹ جاؤ ہو سکتا ہے کہ اس کو تم سے کوئی بہت برا خطرہ ہو جس کے بارے میں تم جانتے ہو۔ اس کی باتیں سن کر میں حیران مارا گیا اور سوچنے لگا کہ ہو سکتا ہے کہ اس نے سچ ہی کہا ہو کہ وہ میرے ذہن میں ہوں مگر وہاں چاہتے ہوں کیونکہ بغیر ان کے کوئی بھی اس سے سچ کر نہیں گیا تھا اور مجھے بھی وہ۔

میں کا پ سا گیا لیکن پھر جلد ہی میں مستحیل گیا کہ موت سے ڈرنا کیسا موت نے تو ایک دن آتا ہے یہ پھر ڈرنا کیسا مجھے زہن کا رعب لینا ہو گا اس محل پر کی کو دیکھنا ہو گا کہ وہ میرا ہو سکتا ہے کہ وہ میری دلی آواز میں آجائے اور میری مدد کرے کو تیار ہو جائے اور میرے چلنے کی تو فی حافطت کے لیے کر باہوں اس کے باوجود میں نے اگر دیا تو پھر میری قسمت ہے میں نے ان سے کہا کہ کہیں وہ میرے دشمن نہیں ہیں میرے اپنے ہیں مجھے ان سے بہت بھروسہ ہے اور میں جانتا ہوں کہ وہ مجھے بھی غلط بات نہیں کہہ سکتے ہیں میں محل پر کی سے ملوں گا اور اس کو اس بات کا راز لوں گا۔ ہم نہیں سچ کر رہے ہیں لیکن اس کے تمہاری مرضی ہو تو تمہارا شکر ہے ادا کرنے آئے تھے کہ تم نے ہم کو دانی سے دور نہ کیا ہے۔ یہ کب تک ہم دونوں ایک دوسرے کو تلاش کرتے پھر تم اس کی بات سن کر مجھے اس پر شدید غصہ آیا لیکن میں ضبط کر گیا میں جانتا تھا کہ اگر میں کچھ بھی غلط نہ کرتا تو پھر وہ ہو سکتا تھا کہ وہ اپنا زہر میری رگوں میں ڈال دیتے

موت تو ہر طرف دیکھا دیکھا دے رہی تھی پھر بھاگ کر جاتا بھی تو کہاں جاتا۔ وہ دونوں چلے گئے اور میں ایک مرتبہ پھر غار میں آ گیا اور کچھ دیر سوچنے کے بعد سو گیا اور پھر رات ہوتے ہی میں سمجھ گیا کہ دونوں میں رہنے سے مجھے نہ تو ناول سے خوف آتا تھا اور نہ ہی دوسراؤں سے کیونکہ میری زندگی ایسی کچھوں پر بہت تھی کہ میں صرف خوف آتا تھا تو اس سے جو چلے کہ دوران میں خوفزدہ کرتے تھے وہ کیا چیز کی گونجی جو مجھے خوفزدہ کر رہی تھی جو میری راہ میں رکاوٹ بنتی ہوئی تھی جو ہر رات کچھ نہ کچھ دھک دھک پنا کر مجھے چلے سے جانا پاتا تھا۔

میں نے اپنا چاند شروع کر دیا اور پھر جلد ہی مجھے وہ خوف آنے لگا جو اس سے پہلے آتا تھا یوں لگنے لگا کہ جیسے سمندر کا پانی اپنی جگہ سے بلند ہونے لگا ہوا اس کا شور میرے دھیرے سے بڑھنے لگا اور ناخوشا پنا ہو گیا کہ یوں لگا کہ جیسے وہ مجھ کو کھی بہا کر لے جائے گا کہ اس کا کھوسا گیا لیکن اسات میں ہادی میں جانتا تھا کہ ہادی میں بہت بات ہو گی پھر کبھی نہیں اپنے چلے گا میں نہیں چاہتا کہ وہ میرے جسم کی ہڈیاں سلامت رکھ دے کہ وہ کھانا جائیں گی میں نے خود کو کھینچا اور اپنا چاند جاری رکھا اور پھر کھانے لگا کچھ ہوتا ہاں میں ثابت قدم رہا۔ آج رات کا چاند مکمل کر لیا اور پھر ہر رات میں کامیاب ہوتا گیا اور آج میرے چلنے کی آخری رات تھی اور میں جانتا تھا کہ آخری بہت ہی مشکل ہوئی ہے کہ میں یہ ان لوگوں کے لیے مشکل ہوئی ہے جنہوں نے پہلی بار کوئی چاند پھر کیا ہو میں نے یہ رات بھی گزار لی اور سکون کا سانس لیا اب اگلے دن اس نے سمندری پانی سے باہر آتا تھا اور بدل کر ہاتھ کا میں اس کے ہاتھوں میں سے سچ چاؤں گا جو چلے میں نے اپنی حافطت کے لیے بچے جالے گا وہ پھر خدا پر بھی مجھے بہت بھروسہ تھا۔ میں بہت خوش تھا میں پھر ہاتھ کا میں محل پر کی کو بھولوں گا لیکن کچھ بھی تو کیونکہ اس کے بارے میں مجھے بتایا گیا تھا کہ یہ اپنی دشت کے جوگی اس کو ایک بار دیکھ لیتا ہے اور یقیناً تو خوف سے مر جاتا ہے یا پھر یہ ہوش ہو جاتا ہے میں اس کو دیکھنے کے لیے خود میں حافطت و دمت پیدا کرنے لگا اور مجھے رات کا انتہائی شمت سے انتظار تھا اُسے سے زیادہ وہ میں نے سو کر ڈرا تھا اور پھر جب اٹھا تو سب سے پہلے سمندری پانی کی طرف گیا اس کو دیکھنے لگا وہ پہلے کی طرح ٹھہر گیا اور دیکھا دیکھا دیا اس کی دور سے آنے والی تھی مجھے اپنے زور سے پیچھے سے جانی اور جب وہاں آئی تو مجھے بھی ساتھ وہاں سے جاتیں میں بہت انجھائے کر رہا تھا اور میرا بھجوانے میں ہر روز تھی کہ میں بہت انجھائے کہ میں سمندری پانی میری شروع سے میں جانتا تھا کہ میں کو دردی میں میں جانتا تھا کہ میں کو دیکھوں اس کی باروں سے کیوں اور اب میں اپنی اس خواہش کو پورا کر رہا تھا اور میرے ہی شام ہوئی شام ڈھلنے ہی چاند ابھر نے لگا اور پھر دھیرے دھیرے ہر طرف چیتے ہوئے چاند کی روشنی ہر طرف پھیلنے لگی۔

میرا نظریں اس جگہ میں گئیں جہاں مجھے بتایا گیا تھا کہ جہاں سمندری پانی کی فٹ تک اوپر اٹھنا شروع کرے گا کچھ لینا ہوا ہے وہ ہر نکلے میری نظریں سمندری پانی پر گھوم رہی تھیں کہ کس طرف سے پانی اٹھتا ہے اور پھر یکدم میرا دھیان جہاں میں بیٹھا ہوا تھا اس کی دیر طرف پڑی تھی جہاں سے پانی اوپر یوں اٹھنے لگا جیسے بہت بڑا پانی میں طوفان آنے لگا کہ وہ میرے دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی میں کو کوشش کر رہا تھا کہ اپنے خوف کو روکوں لیکن ایسا کرنا میرے لیے ممکن نہ رہا تھا۔ یہ قدرتی خوف تھا جو میری رگوں میں بہا رہا تھا کہ میرا بہت کچھ تھا میں ہاتھ سے پیچھے چپ کیا کہ وہ مجھ دیکھ نہ سکے پچھلے چھینے کے بعد میری نظریں اس طرف ہی لگ گئیں جہاں پانی کی فٹ تک اوپر اٹھتا جا رہا تھا۔ کی دیر تک یہ مسلسل جاری رہا پھر مجھے اس میں سے ایک عکس ابھرنا ہوا دیکھا دیا اس کو دیکھ کر میں حیران سا رہ گیا کیونکہ اس کے بارے میں مجھے جو کچھ بتایا گیا تھا وہ بالکل اس کے برعکس تھی وہ عام انسانی جامت والی تھی اس کا چہرہ ہر انداز روشنی میں چمک رہا تھا وہ پانی کی لہروں پر چلتی ہوئی کتار سے آنے لگی۔ میری نظریں اس کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں دیکھنے

ہیں جو کسی کو مرنے سے بچا سکتی ہیں۔ وہ بولی مجھے شدید نیند آ رہی ہے جب سو کر اٹھوں گی تب مجھ سے بات کرنا۔ میں نے کہا۔

نہیں تو کوئی سب کچھ جانتا ہوگا اور میں تم کو بلائے گا۔ لہذا میں نے اس کو دھکی دیا۔ میری دھکی کو سن کر وہ گہری نظروں سے مجھ دیکھنے لگا اور یوں تمہارے پاس جتنے بھی علم ہوں میں تم مجھے جاننا چاہتا ہوں۔ ہوا تکتی ہے وہ یوں ہی مجھے نیند نہ آئے اور ساتھ ہی اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں اور وہیں رہت رہی کر لی۔ خدا یا میں ایک اور مجر کہہ گیا۔ نیکو کش میں جانتا تھا کہ اب وہ ایک بھٹک سوتی رہے گی۔ میں نے اس کو دھکائی کی پھر کوئی شے نہیں دی۔ اب میری نیند ہو چکی ہے اس کو نہیں معلوم تھا کہ وہ کہاں سے اور کس جگہ رہے۔ اب مجھے راز جاننے کے لیے اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنا تھا۔ اس کو کاٹھا کرنا میں نے کیا اور کس جگہ رہا لایا اور اس کی تحریکیں کر کے کہیں جا دوسرا کو کاٹھا کر کے لایا۔ یہ سب کچھ وہ سال بعد اس کے لیے ہی کیا۔ بھٹک سوتی نہ رہی۔ بھٹتہ جادو چاروں کے پاس رہ کر انسانی شکل کرتی رہی اور یہ جگہ جادو اس کے لیے کے لے کر تھا جادو اس کے لیے لانا تھا اور وہ جانتا تھا اور پھر جادو اس کے وہ کام لیتا تھا جو کوئی اور نہیں کر سکتا تھا۔ اس وجہ سے میں نہیں جانتا تھا کہ جادو اس کو کاٹھا کر کہیں سے جانتا تھا میں اس کی تحریکیں کرنے لگا اور دنوں کو نوات و نرات کو میں اس کو دیکھتا رہا جادو بہت ہی زیادہ پرکشش اور خوبصورت بھی ہو سکتا ہے کہ یہ اس کا اچھا نسل روپ جو میرے چلے کے دوران اس پر ظاہر ہوتا گیا تھا۔ مجھے یہ یوں میری رائی جانے لگا تھا کہ وہ میرے سامنے ایسے ہی ملتی رہے اور میں اس کو دیکھتا چلا رہا ہوں۔ حسن بھی کیا چیز ہوتا ہے جو انسان کو بے حس کر دیتا ہے اس کے ہواں کو سیلا دیتا ہے۔ بہت ہی حسین چہرہوں کو دیکھا تھا اور ہر کوئی اپنی اپنی کہ بہت ہی خوبصورت تھا۔ میں بل پر ہی اس میں سب سے بہتر لگتی تھی۔ اس کے چہرے کے اوتھت ہوش بہت ہی دلیر رہتے تھے اور بے حس چہرہ تھا۔ میری نظریں اس پر پڑتی تھیں۔ وہ سب سے اوردہ رہے۔ سوئی ہوئی کسی جیسے۔ وہ سوئی ہوئی نہ ہو بلکہ بے ہوش ہی ہوئی اس پر میری آوازوں کا کوئی اثر نہ ہوا تھا اور نہ ہی بلانے والے نے جالانے کا کوئی اثر ہو رہا تھا۔

چند دن تک وہ غار میں بے ہوش پڑی رہی پھر ایک روہ میں نے دیکھا کہ اس کا جسم دھوپ سے دھیرے دھیرے حرکت کرنے لگا تھا اس کی سانس چلنے لگی تھی یہ دیکھ کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی کیونکہ وہ ہوش میں آ رہی تھی اور میں یہی چاہتا تھا کہ وہ ہوش میں آجائے لیکن مجھے کیا علم تھا کہ وہ خود ہوش میں نہیں آ رہی ہے اس کی کوئی اور زندگی میں لاپا ہے اس کا علم مجھے تب ہوا جب غار میں نے اس کے مابے کو دیکھا یہ کہ اُس کی بیوی لٹا تھا جو سیاہ و صاف کی نائلیڈ اور ہاتھ اس کے غار میں آئے ہی تھے اس کے جسم سے بدبو کے مرغے پھوٹنے لگے جو میرے منتوں میں پھٹے پھٹے گلے گئے ہواں کھونے کے لیے میرا داغ تیار کیا کہ میں ان کوں میں ڈالے اور اگر میں نے اس کی بیوی چاہا تب میرے ہاتھوں میں اس کی بیوی نہ تھی وہ غار میں بیٹھتا ہوا اس کو اٹھا کر لے گیا تھا میں جان کیا تھا کہ وہ کون تھا وہ جاؤ گھر تھا جو اپنے گمنامے روپ میں آیا تھا اور اس کو اٹھا کر لے گیا تھا میری سب سخت پرانی پھر کیا تھا۔ وہ اسے کہاں لے گیا تھا یہ میں نہیں جانتا تھا میں نے بس ہونے لگا میری ساری امیدوں پر پانی بہتا ہوا نظر آنے لگا وہ اب میرا دل اس پر کیا کرے گا تب منصف کے لیے میں میان آیا تھا اسے حاصل کرنے کے لیے جو دیکھ گیا تھا کہ وہ میرا تھا۔ میں اس کی بیوی کے لیے چلے دیا۔ لیکن میں نے فیصلہ کر لیا کہ وہ جاؤ گھر چلاں میں میں نے اس کو تلاش کر کے رہوں گا اس کی تلاش میں اب میرا مقصد تھا اور میں اپنے اس مقصد کو ہر حال میں پورا کرنا چاہتا تھا۔

اس کے بعد کیا ہوا یہ سب جاننے کے لیے اگلا شمارہ ضرور پڑھیے۔

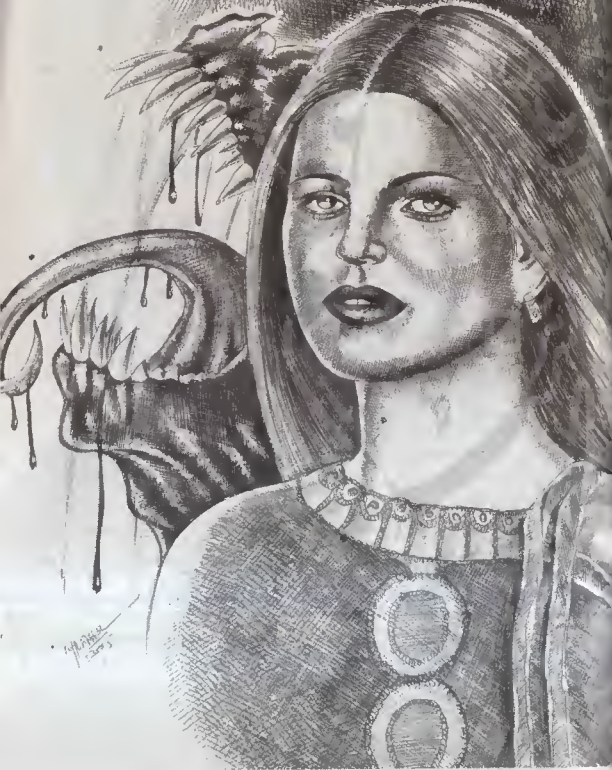


میں وہ دفعہ ہی بری نظر آ رہی تھی اس کے چلنے کا انداز بہت ہی دلچسپ تھا۔ وہ آہستہ آہستہ روکی سے چلتی ہوئی کنارے کی آئی جانے لگی میں بڑے کیچھے جیسا ہوا اسے دیکھتا رہا اور پھر اگر اس نے بھینے نہ دیکھا اور وہ کی اور طرف چلی گئی تو میری اس حالت پر پانی پھر جانے کا کھینچے اس کا سامنا کرنا ہوگا۔ بس یہ سوچ کر میں پتھر کے پیچھے سے پھر اگلے پاؤں لگاؤں اور کیا میں اس نے بھینے دیکھ لیا اور اس کے چلنے کی رفتار جیسے ہوگئی۔ خدا خدا میرے دل کا ایک جھوٹا گلیں وہ مجھے کھانے کے سوا میں تو کھن سے۔ ہاں ایسا ہی ہے مجھے اس کے سامنے نہیں آتا چاہے تھک نہ رہے اسے دیکھنا چاہیے تھا اور پھر اس کا پیچھا کرنا چاہیے تھا لیکن اب جو ہوتا تھا ہو گیا بس پچھتاہٹے کا کیا فائدہ۔ یہ سوچ کر میں اپنی جگہ پر ساکت کھڑا رہا اور حیرت اور تیز ہوئی چلی گئی اور پھر جلد ہی وہ کنارے سے نکلی آگئی اس کا بیٹھ کر میں کیوں کر گھبراہٹ کا پتہ نہ لگاؤں یہ قدرتی قوت تھی کہ میں لیکن اس پر اپنا ہاتھ میں سے چلنے سے جا رہا تھا میری ناک میں کانپنے کی گھن گھبراہٹ میں خود پر کنٹرول کرنے سے مجھے کچھ سکون ملا لیکن اب جیسے میری اخوف کچھ پیچھے تھم کر ہو گیا۔ چلے والا اور بدھ کر اپنے اوپر ہوجھ گیا اور اویسا کرنے سے مجھے کچھ سکون ملا لیکن اب جیسے میری اخوف کچھ پیچھے تھم کر ہو گیا۔ سب سے میں پر سکون ہونے لگا۔ وہ چلتے چلتے میرے سامنے آکر وہ رک گئی اور مجھ کی نظر اس سے مجھے دیکھنے کی اس کے سینے کا انداز خوفزدہ نہ تھا قہر میں چل ہی ہوئی اس سے ہمت کر کے اس نے پوچھا کیا ہاں میں چل ہی ہوں۔ مجھے تمہاری ہی تلاش میں میں سے پھر سے کہا وہ بولی ہاں میں تھا یا گیا تھا کہ کوئی میری تلاش میں نہیں آئی اسے سنندری کنارے پر آیا ہوا ہے اور وہ اس کی زندگی کی آخری رات ہوئی جا ہے۔ میں بانی کے اندر ہی بل کھانے کی میں جا چکی تھی کہ جلد جاؤں گی جو میں رات ہو جا رہی ہوں پھر اگلے کو اپنی خوراک بنائیں لیکن تمہارے پھر مجھے کیا ہونے لگا میں اسے اندر کی تہذیب کو دیکھنے کی میری جسامت خوفزدہ ہو گئی اسے اور ساتھ ہی میرے چہرے پر اور سب کی سخت جھٹ میں بدلے کی میرے سامنے اندر سے خوف اور وحشت ختم ہونے لگی ایسا کہ میرے ساتھ ہو رہا تھا میں بھی جان ہی پائی کہ میں اس کی بات میں نہ کر میرا دل خوشی سے اچھلنے لگا میں کچھ کیا کہ جو چلے میں سے کیا ہے یہ چل کر معمولی نہیں ہے اس کی جگہ سے اس کے ساتھ گیا تھا ہوا ہے۔ رات تھانے والے نے غلط فہم کیا تھا کہ وہ بہت ہی وحشت ناک ہے میں نے کہا کہ اگر تمہارا دل وحشت زدہ بھی ہو بہت بھی میں تم سے ڈرتے والا نہیں تھا۔ ہاں کیوں چلے جھٹنا چاہے وہ وہاں سے مطلب کی طرف آگئی میں نے تم سے کچھ پوچھنا ہے اور جو کچھ میں تم سے پوچھوں گا تم کو کچھ چاہنا ہوگا۔ میری بات میں اس نے ایک کبھی میری ساسلی اور بولی۔ ٹھیک ہے میں جس کی باتوں کی پوچھوں گی چھوٹا چاہتے ہو میں نے کہا مجھے میرے علم نے بتایا کہ تم جادوگر کی خاص بری ہو جس کا کیا ایسا ہے راز کا پتہ نہ ہو تمہارا یہ علاوہ جادوگر نے کی کو نہیں بتایا ہے۔ کون سا راز جو بھی آتا کہ میں نے کھل کر کہہ۔

[illegible]

# تار عنکبوت

--- تحریر: خالد شاہان بلوہار۔ صادق آباد۔ خری قسط۔ ---



ہوئے دیوی کی کراہی تھی اور پھر بابو نے دیوی کو اپنے سر سے لڑھک کر گرتے ہوئے دیکھا تھا بابو کے سر سے وہ جتنی ہوئی اٹھ چکی تھی جس نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس کے دکن کی چمن کا بارے میں مدد کرے گی اب تو زندگی بھی ایک غیر یقینی حد پر آکھڑی ہوئی تھی بلکہ یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ بابو اب جین موت کے دہانے پر کھڑا تھا کئی بھی ایسا نہ نظر نہ آ رہا تھا جو بابو کو یہاں سے بچ سکے صرف دیوی کو یہ دھڑ تھا جو باطل ہو چکا تھا مدد سے بابو کو دل ڈبٹا گیا اور پھر بابو نے اسی حال میں ایک حیرت ناک منظر دیکھا بابو کے سر پر بھرے ہوئے خون کے قطرے پناہ روپ بدل رہے تھے دیوی کے خون کے قطرے پناہ روپ بدل رہے تھے دیوی کے خون کے ہر قطرے سے ایک اور دیوی تخلیق ہو رہی تھی چشم زدن میں بابو کے سر پر دیوی کا بھوم نظر آنے لگا خون کے قطرے سے تخلیق پائے والی دیویاں جھدک جھدک کر بابو کے سر سے غائب ہوتی رہی غالباً وہ دیوتاؤں کے مقابل جاری تھیں شیو کی سیما میں دیوی کی ہلاکت سے جو حکومت پھیل چکا تھا وہ ایک بار پھر بارہ بارہ ہو گیا دھماکا بابو کی ساعت پر پہاڑوں کی طرح برستے لگے اور کوئٹہ کی کڑی ہوئی بنگلان بابو کی بصارت کو اندر سے میں دھکیلنے لگی اس بچکے کو دیکھ کر بابو اس کے علاوہ کچھ نہیں سوچ سکا تھا کہ دیویاں کا انہو کبھر دیوتاؤں پر حملہ آور ہو چکا تھا بابو کے سر پر سنگڑوں پر دیویوں کی تخلیق ہوئی تھی لیکن اب صرف ایک ہی دیوی تھی جس کو بابو نے اپنے سر پر جوڑ پایا اس قیامت کا شور و غل میں بھی اس کے دھشیا نہ قہقہے صاف سنائی دے رہے تھے وہ دیوتاؤں پر ختم رہی تھی اور ان کا شکر اڑا رہی تھی آج فیصلہ ہو کر رہے گا مہادیو۔ دیوی چیخ کر دیوی دیوی شیو کی گھن کر بے بابو کا ہنم لرزہ کر گیا آواز کی لہریں طوفانی ٹھہروں کی طرح بابو کے جسم سے گھرائی گئیں اور اپنے ترخوں کی طاقت کو ایک بار پھر آزمائش دیوی کی مستحکم ڈانڈے والے انداز میں کہا لیکن بابو یہ نہیں دیکھ سکا کہ دیوی کی اس دگوت مبارزت کا شیو پر کیا اثر کیا درمحل ہوا تھا کیا رہی ایک سرخ آندھی تھی اور سب کچھ اس کی لپیٹ میں آکر بابو کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا بابو کو سب کچھ زیر و زبر ہوئی محسوس ہوئی تھی دیوی نے جو دیوی کی قیامت کی پر یہ حالات نہ ہر تقدیر کر رہے تھے کہ دیوی نے یہی تو کہا تھا کہ جب وہ گل کر مٹا لے پر آئے گی تو ایک عالم زیر و زبر ہو جائے گا جو حیرت کی کہ وہ اب تک کیونکہ بجا ہوا تھا اسے بھی اس بچکے کی زد میں آ جانا پڑا تھا گوکہ بابو اس ہولناک جنگ میں کوئی فریق نہیں بن سکتا تھا لیکن یہاں کے ساتھ ساتھ بھی تو پس آ جاتا ہے تو پھر آخروہ کیسے چار بار بلیقینا وہ دیوی ہی تھی جو آج طاقت بن کر ابھری تھی دیوی کا وہ مومنی سا کردار آج عظمت و دجروت کی لافانی مثال بنے والا تھا اس ٹنڈیہ بچکے سے بابو کے اعصاب اس بری طرح متاثر ہوئے تھے کہ اس پر غشی غاری ہوں سے لگی تھی جو خود کو مستحکم لے کی کوشش کی مگر کامیاب نہیں ہو سکا وہ بڑھکدوہ خوراب بابو کو بہت دور سنائی دے رہا تھا یہ فاصلہ بڑھتا گیا کچا کچا پھر سنانا غامضی چھائی چلی گئی اور بابو نے ہوش کی سرود ہزردا دیوں میں ڈبٹا چلا گیا۔۔۔ ایک منٹ ہی بچ رہا اور خوفناک کہانی۔

ان دونوں کے گرد جال کی گرفت مضبوط ہو جانے کے بعد دونوں جوان واپس مڑا اور ناگ بھوئی کی اترائی پر چلا پڑا یہ دونوں میں سخت اور ناہموار زمیں پر پھٹتے ہوئے اس مٹی میں بے جاے جانے لگے اس بار جال کی دہی ان ساتھوں ناگوں کے دہانوں میں پھنسی ہوئی تھی زمیں پھٹتے پھٹتے جب بابو اس ڈھلان پر پہنچا تو اس کا بدن اس



جال بہت لڑھکھا ہوا تھی کی کے ساتھ قصبہ کی جانب چلا گئے رسیاں گرفت میں ہوں سے کے باعث چند روز بعد رک گیا کیوں کے باعث باجوڑ جڑوئی کر وہ جاتا نہیں سکے کے باعث بابا اس سے مراد سزا کے ناخوشگوار اثرات سے محفوظ رہنا تا بہت غصہ پیش کے عالم میں کیش ناگ کو گالیاں دینے جا رہی تھی جس نے غفلت اور بے خبری کے عالم میں وارکر اور اپنی جڑوئی کا مجاہد اور حلالان میں نظر پڑے بابا کو درواں درواں کا پٹ اٹھا کر روح فرسا اور پتھر کی ڈھلان کی مٹی میں گئی اور اس کے انتقام پر تاحد نظر سیاسی اور اندر میرے کاراج تھا اندر پتھر چل رہا تھا کہ وہاں کیا ہے اس شہب کی گہرائی اور وسعت پر حیران اس کو ہلکا گیا کہ اپری حصہ قہارہ بھی لایا تھا کی سوٹ بلند تھا درواں اور دور دروٹک نہیں کسی روشنی نہ نظر نہیں آ رہا تھا خود اور دست کے باجوہ بابا اس کو ہلکا غاری کے ساتھ اور وسعت پر حیران ہوئے بغیر شدہ کہ آسمان کے سامنے اور روشنی کی کرنوں سے محروم تھے وسیع اور گہرے سے زور میں غار کا تصویر تک بابو کے لیے ناگہن تھا لیکن اس وقت بابو خود وہ حالات کا اس پر غور تھا وہ دونوں جال میں پھنسے ہوئے آہستہ آہستہ کھڑی ڈھلان سے پھول کھٹنے کے تیز روشنی کا دائرہ ان کے ساتھ چھوڑ کر حرکت کر رہا تھا۔

اسی ڈھلان پر جا پہنچا سخت شائون اور کیلے کانٹوں والی سیاسی اور ٹیلا ہوتے مائل خورد ہماڑیوں کا جنگل پھیلا ہوا تھا آوارے سے ظاہر ہو رہا تھا کہ ڈھلان کی ترائی میں بھی ایسی ایک جنگل پھیلا ہوا ہوگا اور شاید وہی ان کی منزل تھی وہ اس وقت ناگ بھوی کی کہ ہوں اور میرا انسانی دنیا میں داخل ہو چکے تھے انھیں ایک آدھ کانٹوں کے لیے موت کا سایہ ہمیشہ تک سکت تھا تھا تھا وہ ہر طرف سے ناگن سائیلوں اور تڑھوں کی دیواروں سے ڈالی آواز میں ابھرتی ہوئی سنائی دے رہی تھیں ناگ اپنی زبان بند کر کے درندہ نہیں سمجھتے تھیں مفرد کردوں کا گائی کی ہوتی ہوئی مغلطات پر چراغ بابو کراد پر سے خود پر دو جوان فرمایا تو فرور پڑے لیکن مردانگی تھے چھوڑ کر نہیں گزری تھیں ناگ سے باز رہت تھے ناگوں کو معلوم ہے کہ کب راجہ رہے تھے اپنی حرم کا گھرانہ مقرر کیا ہوا ہے تو دلی کے ساتھ جیسے مفرد کرد گزرتا ہے لیکن مہادوری کے ساتھ مقابلہ کرنا تیرا غرور فطرت کے خلاف ہے تا بہت غصے کے عالم میں چپ کر لی اس وقت غیر ارادی طور پر بابو کی زبان پر بابا کی کہتا ہے ہوتے غمات رواں ہو گئے اور ان کے گرد کسا ہوا جال دھوان بکرا انھیں میں ٹھیک ہو گیا اور روشنی بھی کدھم کا تب ہو چندی کی قید سے رہا ہوتے ہیں بابو بدران ڈھلان سے پیچھڑا کھنڈک ترقی خفالت کے باجوہ بابو نے بڑی چاشنی سے ادھر ادھر مقرر کیا ہوا ہے تو دلی کے ساتھ جیسے مفرد کرد گزرتا ہے بابو کی گرفت میں آگئی اور بابو کا جسم ساک جھٹکے کے ساتھ رک گیا اس وقت اس کے قریب نہ جاس کے قبضے میں آتی بڑی ہمتی معلوم ہوتی ہے گھور دھیر سے اس کو جوان کی گرفت اور سنائی دیتی شاید وہ اپنے دو ساتھیوں سے خاموشی میں ہان گئی کو کھیر لوں اسے میں جال سے نکل کر بائیں جانب لڑھکھا تھا ایک کدھم دھونے کمانی میں پھٹے تھے ہاں نہ راتے تھے بابو بہت بھال ہو چکی گئی اور بابا بدران ان کو لوں سے بکرا جانے کے موڈ میں آچکا تھا کسی کی آواز سے کافی حد تک بابو کو اگاہ رہ چکا تھا کہ وہ اس وقت تک موجود ہے لیکن بابو نے مصلحت اسی میں جانی کہ اس سے مقابلہ کے بجائے کسی طرف ٹھک چلاؤں وہ خود بھی بابو سے خائف ہو چکا تھا اور اب بابو چھوڑ کر ناگ کی گھاٹ میں لگا ہوا تھا ہوا بابو نے نگ رانی کی خاطر مشکلات مول لینے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے خاموشی مناسب بھی راجہ کمار کی اس وقت بابو کے قبضے میں تھی اور بابا اس سے بھی کان لینے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن بابا اس عمل سے ناواقف تھا جس کیے دڑیلے اسے مسکور سے اس کے اصل روپ یا انسانی شکل میں لائے کیسے کیسے اس کی موجودہ حالت بابو کے لیے بے سوچنی۔

باجوہ اسے کافی دیر تک دھن دھن ہا لینگن آس پاس سنا تھا چایا رہا بچلی وادی کے مختلف حصوں سے اب بھی

ہے شہر چھوڑنا کہ شورشانی رہا تھا جب بابو کو باور لایا تو ہو گیا کہ مریدان صاف ہو چکے تو بابو کے آگے بڑھے گا ارادہ کیا اور اسی وقت بابو کو اپنی حاکمات کا احساس ہوا ناگ بھوی بابو کے لیے اچھی اور برسرِ سر میں تھی اس وقت بابو ایک خونفک ڈھلان پر اپنی ہوئی تھامڑی کے سہارے بیچے کرنے سے محفوظ تھا اس تھامڑی سے نکلے ہوئے بابو کے بازو میں ہور سے تھوڑا بابو کو بچھڑا کر کے اس کی طرف جانا چاہیے راجہ کمار کی موجودہ حالت میں مدد کی امید ہو سکتی اور ناگ نے جانے کہاں نکل چکی کیا مایا بابو کو خیال آیا کہ اس کا منکا میرے قبضے میں ہے اور وہ جہاں جس حال میں بھی ہو بابو کے طلب کرتے ہی اس تک پہنچنے کی پابند ہے یہ خیال آتے ہی بابو نے ناگ کی کولاب کیا اور کھانسی لے دہ بابو کے پاس پہنچا وہ چلے گئے اس وقت راستہ صاف سے بابو نے ناگ کو کچھنا نہیں دیا کیونکہ اس کی فکر کراہ میں کھل چلا ہے نے جان پر کیا پڑھا تھا کسی کی آواز میں اس وقت راجہ رہے تھے وہی آواز کے کھڑکراہ میں کھل چلا ہے بابو نے اس کا سوال نظر انداز کرتے ہوئے کہا سب سے پہلے اس ڈھلان سے بچے چھپنا ہے اس سے تمہارا آواز بہت دھوا رہے تم یہ تھامڑی چھوڑ دو خود بخود پھینچ جائے گا اس کے شعور سے بابو کو فخر آ گیا بابو کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ اس پر نظر کر رہی ہو۔

یہ سمجھے میں معلوم ہے لیکن میں پھینچ کر زندہ رہنا چاہتا ہوں بابو نے تلوار اور غصیلے میں بھی سے اعتقاد مشورے کا جواب دیا بابو بھی تھا کیوں ہوتے ہو بابو نے اس کے گرم گرم سانسوں کا کاس اپنی پشانی پر محسوس کیا منکا تھما رہے اس سے چھین ڈھکیا کرتے تھے بابو نے اپنے کھانسی پر دل ہی دل میں شرمندہ ہوئے بغیر نہ کہ ناگ بھوی پھینچے ہی بابو پر اس کی بیانی کیفیت طاری ہوئی تھی کہ وہ کچھ بھول کر کہا تھا کہ تھامڑی چھوڑ رہا ہوں بابو نے خدمت آکر پھینچے میں اس سے کہا اور بابو نے تھامڑی چھوڑ دیا بابو کا جسم تیزی کے ساتھ اس سنگھار اور نامور ڈھلان پر اپنی ہوئی تھامڑیوں پر سے لڑھکھا ہوا اور اچھٹا ہو پھینچے کی طرف جانے لگا بابو کے جسم پر کسی ضرب یا کٹکھ کا کوئی احساس نہیں تھا بابو قتا بابو یوں کے باعث دل کی دھڑکن ٹھوڑی میں کوچ رہی تھی آکر کراہ کر بھٹکے کے ساتھ بابو کا جسم زمین سے جا لگا۔ بابو چند ٹھانکوں کو پھینچے بعد سرد پڑا وہاں کدھم کی کو لاری دھونکی کی طرح چل رہا تھا اور کھنڈکوں کے سامنے شائون سے ناخیز رہے تھے جلد ہی انھوں ہاں کچھ ہو معلوم ہوتی ہے اب ایک بابو کا قریب ہی ناگ کی گہرائی ہوئی آواز سنائی دے رہی تھی کوٹھلے کوئی اور غاروں میں ہر وقت ٹینگڑوں سا پٹ پٹکارتے رہتے ہیں لیکن اب یہاں سنا ہے بابو کو کھلا کر زمین سے اٹھا اور ناگ کی بابو کا کدھم تمام کراہی طرف دوڑ پڑی درختوں اور تھامڑیوں اور پتھروں میں اچھٹے ہوئے ابھی وہ ٹھوڑی دور ہی تھے کہ قتب میں ہوں سے والے پر حضور ہاگوں سے زمین زلزلہ میں اور ہیومن کے ٹل زلزلے پر جادہ اٹھانچے پڑے ہو کانٹوں میں انھیں کوٹھلے میں ناگ پوری قوت سے چھٹی کا رعبہ میں زندہ قی کر دیتا جاتا ہے اس لیے اس نے یہ علاقہ خالی کر دیا تھا بابو نے فراس کی ہدایت کی قبیل کی سرکینڈ بعد ہماگوں کی کوچ میں کوئی تو ناگ رانی یعنی ناگ کی بابو کا ساتھ لے کر آگے کی طرف دونوں کافی دیر تک دوڑتے رہے کہ بعد اس دوران اور سنسان علاقے سے نکل کر ناگ بھوی کے لیے جیسے ہے وہاں داخل ہو گئے جہاں سائیلوں کا شورش رگڑ رہا تھا ناگ بھی کدھم جارہے ہوئے بابو نے دوڑتے دوڑتے ہاتھوں کو آواز میں لگا۔ ہم اندھکھاٹ جا رہے ہیں وہ جلدی سے بولی وہ ایک جیشہ کا کنارہ ہے میرے آنے کی خبر پہلے ہی ناگ راجہ کے سامنے آئی وہاں پنج ہو رہے ہیں ناگ کو بکرا کھڑے ہوں سے پہلے چلے وہاں پہنچتا ہے درندہ دہرے مارے جاس کے اندھکھاٹ بابو نے دل ہی دل میں دہرایا اور اس کے ساتھ دو تار بابو کو تار میں کئی شوشا کرار رستوں پر کافی دیر تک دوڑتے رہے کہ بعد بابو کے کانوں میں پتھروں کے درمیان ہے ہوئے پانی کا شور مچتا اور بابو کدھم کا کنارہ اندھکھاٹ آ پہنچے ہے کھتے درختوں کے جنگل میں رک کر ناگ نے کافی دیر آدھی آواز میں کوئی ناماوس لفظ کہا اور جواب کا انتظار کرنے لگی لیکن

وہاں کوئی مخصوص اشارہ نہ تھی نہ دیا۔

تائی دو بار وہ ہی لفظ کہا اور جب اس بار بھی سکوت رہا تو باوجود ہمارے کہ گھٹے درختوں کے درمیان گھس پڑی کچھ دیر تک بیٹھتے رہے کہ بعد وہ جیسے کہ کنارے درختوں کے ایک دستچ تک پہنچے میں کامیاب ہوئی تھی جہاں اس نے تار کی کے باوجود پتوں پر اسرا درخت کے سہارے بہت سے سانپوں اور ناگوں کے لیے جان کھم دیکھے چوٹ ہوئی تائی منظر انہ لہجے میں یوں ہی ہمارے آنے سے پہلے ہی پیش ہاگ کار چل گیا میرے غمی موسیقی مفت میں بارے گئے اب دوسروں کو کھینک کر اٹھا آسان نہ ہوگا حالات بہت زیادہ تازہ کار ہیں اور میں ہر وقت اپنی جانوں کا خطرہ ہے مہا نیک درخت کی آڑ سے کبھی کی ایک ہر کوئی نہ ہوئی تائی کی جانب آئی اس نے باوجود تو کوئی آتشیں اس کیسٹن تائی جیج راکر یوں دور جا کر جیسے کسی نے اسے ہاتھوں میں اٹھا کر دروازہ چھل دیا ہوئے گا تائی میرا آگاہی اور وہ ہم دونوں تائی نے کسی ذبح کوئے میں مودار ہو کر باکے آڑ سے آگیا آہستہ دو کرخت آواز میں غرایا ناگ لیکن کسی جانب سے پیش نہ آئے انسانی روپ میں مودار ہو کر باکے آڑ سے آگیا آہستہ دو کرخت آواز میں غرایا ناگ بھوی میں سرخشی کی سزا سکتی ہوئی طلحہ زندگی ہے اور تائی نے اپنی غصہ بھوی سے سرخشی کے لیے تو اپنی بیوی کی خاطر ہر رکاوٹ توڑ کر ناگ بھوی کی روایات کے خلاف یہاں آکھسا ہے لیکن اس وقت مجھے سمجھ نہ سکی کہ وہ کرختیں اس وقت تائی کی مدد کرنے کی کوشش کی تو پھر بھی اس وقت فیصلہ کر دیا جانے کا پیش ناگ کے مقابلہ میں لہجے سے دو غلے یوں کی بو آ رہی تھی وہ تائی کو اور باوجود ناگ الگ نہ کرنا چاہتا تھا اور اسے اس مقصد کی خاطر باوجود کوئی طور پر قرب دے رہا تھا مکاری تیرا خبر ہے۔

پیش ناگ باغنے فرت آج میرے ہیں کہا میرا رستہ چھوڑ دے روئے زندہ گئی سے ہاتھ دھوئے پڑیں سے پیش ناگ نے کوئی عمل کرنے کے لیے اپنا اپنا ہاتھ اور اٹھا نا چاہا لیکن تار کی میں اس کے ہاتھ کی پیش محسوس کرتے ہی باونے مقدس کلمات کا درود شروع کر دیا پیش ناگ کہ یہ کہہ کر کے ساتھ نہیں لے چلا اور پھر پیچ آکر باونے کر تائی کے قریب پہنچا اور سنا اس کے حوالے کر دیا پیش ناگ کی حالت غیر ہوئی تائی یوں محسوس ہوتا تھا کہ کوئی بے دیدہ قوت اسے بار بار نہیں پریشان کر رہی ہے اسے کل دو گئی کھنے میں تائی نے اپنی تائی کوایت سے غافل تائی اور وہ پیش کے عالم میں نہیں لے گئے انھیں کی پھر اس نے زخم سے تائی کی ایک چٹکی اٹھا لی اور اسے کھنے سے کس کے پیش ناگ کی طرف اچھال دی اوچی آواز میں کچھ اور بھی پیش ناگ کا کھلنے سے نکلے اور آخری جیج بہت بھیاک تھی اس کا جسم زخمیں پر کر کر آخری بار یہی طرح تریا اور پھر انسانی روپ سے ناگ کے روپ میں آکر سناکت ہو گیا باونے پر عجیب سی خوف آواز سنئی مسئلہ ہو رہی تھی ناگ بھوی میں وہ اپنے پہلے دھن کا تانہ پر کچھ تھے اور اس ابتدائی پر پر باونے ہوں یی چاہے تھے لیکن باونے پر اسرا اور طلسمانی دنیا میں اپنی ہی مخلوق کے درمیان گھر وہ ادا تھا اور باونے والے لمحات کے بارے میں کچھ نہیں سمجھتا۔ اس وقت آس پاس کے درختوں کے کی وزنی ناگ سرسرا تے ہوئے نکلے اور تائی فرط مست سے بے اختیار جیج پڑی غیمت ہے کہ نہ زندہ ہو مجھے تمہارا انتظا تھا دیکھو تمہارے بہت سے ساتھیوں کو مارنے والا پیش ناگ بھی ان ہی کے پہلو میں جا رہا ہے ناگ بھوی میں اب سب کے خلاف بغاوت شروع ہو چکی ہے یہاں زندگی اور موت کی جنگ ہم کر رہی ہے تائی ان تانہں وہ سب ناگ نہ پڑے کر پلوٹ کر انسانی روپ میں آچکے تھے ان کی کھڑا کھڑا تھی ان میں سے ایک نے سرگوشیاں اور احترام آجیر آواز میں کہا منصور ہے تیار ہوں سے پہلے کھنا سازا کر نہیں ہے لیکن ناگ بھوی میں ہر ایک مارے لیے کیسا ہے تائی جلدی سے تائی سنا ہے ناگ راجہ کی بہن راج کمار کی تمہاری قید میں ہے ایک اور نے بھی تجھے نہیں کہا اس کی حویلی میں اس کی مرضی کے بغیر کوئی نہیں آسکتا ہے اس حویلی پر ناگ دیا تو کا سایہ۔ باہر ناگ راج کمار کی ہمارا ساتھ دے تو ہم دونے تلہ بند

ہو سکتے ہیں راج کمار کی تائی غصیلی آواز میں یوں وہ میری حمایت کے سوا سب کچھ کر سکتی ہے باونے غیر ارادی طور پر اپنی جیب خنولی راج کمار کی ایک معذوبہ بھوڑے کے روپ میں اب بھی باونے کے پاس تھی تائی اسے انسانی روپ میں لاؤ

لے کر رہے تائی نے کہا لیکن ان کیادہ میں سے ایک نے اس کی بات کا دل کو شش میں کرا حرج ہے ناگ راجی، وہ بھی ناگ راجہ سے بدھن رہتی ہے ناگ بھوی میں وہ بہت بڑی قوت ثابت ہوئی کھلاوں اسے کہاں سے وہ تائی نے قدرے بدلی سے کہا باونے کو مل تھا کہ تائی بعض جذبہ رقاہت کی بنا پر ناگ راجہ کی دکن تائی ہوئی ہے اسے کسی صورت سے بات کو اڑائیں گئی کہ راج کمار یوں ہی مدد کرے اسے خدشہ ہوا کہ راج کمار اگر باونے کے سامنے ایک بار اپنی اہمیت ثابت کرنے میں کامیاب ہوئی تو پھر باونے کے نزدیک تائی کا راج کمار خیرا ہم ہو کر دے جائے گا بہر حال باونے اپنی جیب سے وہ معذوبہ خنولہ کراں کراں تائی کے حوالے کر دیا تائی نے اسے اپنی جیب پر رکھ کر گورے دیکھا اور پھر کمرے اندر چلے گئے اس کے ہاتھ کی جھنک سے اندازہ ہوا کہ اس نے راج کمار کو نہیں پر پھینک دیا ہے پھر تائی کے منہ سے کچھ غیر ماموسہ الفاظ ادا ہوں گے۔

چند ہی سیکنڈ میں راج کمار کی انسانی آواز ابھری ہوئی لوگم گم جھ سے کیا جاتے ہو اس نے تھخیر آجیر آواز میں کہا تیر میری حویلی میں چاہتا ہے ہیں ناگ راجہ سے میرا ایک بدھن ہے تائی بھی اس سے خوش نہیں ہے ہم اس کی بد سزا سے چھٹکارا چاہتے ہیں ان کیادہ میں سے ایک لاؤ ایک میاں میں دھوکا اور نہیں رو سکتی وہ دھڑلے انداز میں نہیں کر بولی میں ناگ راجہ کو نہیں قوت نہیں لیا تائی کی خاطر نہیں اس کو بھی میری طرح معذور ناگ ہوگا دیکھو میں ہاتھوں اور پیوں سے محروم وحرکتی ہے کسی سے نہیں پر پڑا ہوا ہے میں اپنا انتقام چاہتی ہو یہ ہرگز نہ ہوگا تائی پوری قوت سے جیج تائی کے ناسیوں میں اس شرط پر پہنچاں سا لیکن لاؤ اور وہ کرکوشاں آوازوں میں بائیں کر کے نکلے گا ان کے انداز سے ظاہر ہوا تھا کہ راج کمار کی شرط کے بارے میں ان میں اختلاف رائے پیدا ہو چکا ہے باونے کے لیے وہ بہت ناگزیر مرحلہ تھا تائی بہت سی قوتوں کی مالک تھی لیکن وہ ناگ راجہ کے مقابلے کی تاب نہیں لاسکتی تھی اور ناگ بھوی میں نہیں بھی اس کے لیے ناگ راجہ سے ٹکاوٹ بھی تائی کی حمایت کے لیے ہوئے تھی اور موت باونے کا مقدر تھا راجی تھی وہ تو پھر بھی ناگ راجہ کی ہم نسل تھی شاید اسے زندہ چھوڑ دیا جاتا لیکن باونے کا بھوی میں اپنا بدلہ مٹا نظر آ رہا تھا۔ تائی گھٹتے اور موت میں تاخیر تو کر سکتی تھی لیکن باونے کا راجہ پر اپنی اس کے بس سے ہر گھڑی دوسری طرف ناگ راجہ کی قوت گم تائی کو باونے کی تانہں میں جیج لینا تو ناگ بھوی پھر باونے کی ایک فیصلہ کر ڈالا غصیلی آواز میں اسے لاکار اور پھر تائی سے مخاطب ہو گیا۔ لاؤ مٹا مجھے دوا میں معذور کوٹھڑ سے پر دم کھا کر میں نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی تھی یہ اسے محسوس پر وار کرنے کی عادی ہے باونے کی اچھا ہوگا کہ تم خود ہی اسے انجام کو پہنچاؤ تائی ناگ بھو کے حوالے کرتے ہوئے یوں باونے کی طرف سے کھفت میں بیٹے ہوئے کی قدم پیچھے مٹ گیا تائی کے ہاتھ پر توڑ ڈالو اب اسے دل پر بھر کر تے ہوئے سر پہنے تائی کے ان کیادہ حاسیوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ جن میں خوش ہے تار باونے پہلے ہی محسوس کر چکا تھا باونے تائی کے حلق سے کر بناک آواز نکل رہا ہے باونے اپنے دونوں راتوں میں بچا چلے۔

راج کمار کے منہ نکلے والوں کا یہی انجام ہوتا ہے تائی معذور راج کمار قہقہہ مار کر یوں اس کے ساتھ وہ سب آدمی تار ناگ کر پلوٹ پڑے چند ثانوں تک ہاتھ میں انسانی آوازیں ابھری تاریں اور پھر وہاں بیک بیک سانچوں کی خوفناک پھنکاریں کھینچ کھینچ چند ثانوں تک تائی کی حمایت کرنے والے سب مل کر تائی کو پھر تائی کو شش میں۔ گ

ہوئے تھے اندھیرے کے باعث بابا اوس مقابلے کا مظہر تو نہ کر سکے لیکن آوازوں سے یہ اندھڑو ہوا تھا کہ ناگ کی سب کے لیے خاصا مشکل شکار ہے پھر اچانک ناگ بھوی کے اس حصے کی اندھیری فضا میں دل کو لڑا دینے والی بے ساختہ گونگ گونج بکلی اور دل شیدا اور فزونی جھیل کی اس آواز سے بابا کو کیوں لگا دیا ناگ راجہ آ رہے تھے پڑی ہوئی کار کماڑی گھبراہٹ ہوئی آواز میں وہی سب لوگ میری حویلی کی طرف بھاگور نہ یہ کیانی کیسٹ جاسے کی آہنی دریں میں وہاں موجود سارے ناگ دو بارہ انسانی روپ اختیار کرچکے تھے انہوں نے راج کماڑی اور میں کو اپنے ہاتھوں پر اٹھا یا اور تیزی سے ایک طرف دوڑ پڑے بابو بھی ان کے پیچھے بھاگ پڑا اوس بابا کے گونج لگتا تھا تیز ہوتی جارہی تھی اور بابا گرتا کرتا ان کے پیچھے دوڑا جا رہا تھا فضا تیزی میں ملبا ہوئے تو کوسا کوسا چترے سے بنی ہوئی ایک مضبوط اور بلند باغیچہ کی طرف بھاگنے کے سامنے بابا اندھڑو پورا درج کماڑی تیز آواز میں بولی اور وہ سب دست زبہن میوز کے گونج کی طرح رکتے پڑے اسی دوران اور دو بارہ کونج کیلے سے پڑے بابو بھی بولی اس حویلی میں داخل ہوا فضا میں گونجی ہوئی آواز کی لخت معدوم تھی ہم اب ناگ راجہ سے محفوظ ہی تھے کیوں کہ میں راج کماڑی کی آواز بھی نہ سنی۔

اس کی آواز کی بارداشت سے بایوکواندازہ ہوا کہ وہ اپنی بہت بلند اور کشادہ سے راج کمار کی روشنی کا بروئے  
اوچھائی آواز میں اسے مخاطب کیا اندھیرے سے بایوکواب دھشت ہو رہی راج کمار کی یہ مجھ سے بے وفائی کہ چکا ہے  
تو مجھ سے بھی ہرگز بے وفاء کرے گا یہ انسان ہے اور ہر انسان خوش خصل ہوتا ہے اسکی بہتری طاقت کا سہارا جانتا ہے  
وہ بہت جلد ترے ساتھ بھی وہی سلوک کرے گا جو اس نے میرے ساتھ کیا ہے اسکی شکست خوردہ اور بے آواز  
بایوکواب بھی پریشان ہوں نے ضرورت نہیں ہے راج کمار کی اس دھندلائی ہوئی اور دہم روشنی میں سب سے پہلے  
بایوکواب تلخ انسان کو پڑیوں پر بھیج دیا جو اس وسیع کمرے کی سخت سے لگ کر روشنی کا بے کاسم آبی وقت رخ  
سلالت تھا کہ انجنہ کی آواز کے بعد وہ معذور کے پاس سے گئی اس کی ناگنی کا وقت بایوکواب تلخ اور بھی نظر  
سے دیکھ رہی تھی اس کے چہرے پر ہفتے کے ساتھ یہ دلی مدد کی علامت بھی نمایاں تھی بایوکواب راج کمار کی ایک نرم  
مسند پر لٹائی جانے کے بعد بوی کی تم نے میری جان بچائی اور پھر میرے اشارے پر اسے معذور کرنے پر رضامند ہو گئے  
اس کی خوش قسمتی سے اس وقت تاگ ابھر کے آنے کا بیکام نہ تھا وہ تو یہ اس وقت اپنی بیروں پر بند ٹھری ہوتی  
میں اپنی شرمناک جانی ہو اور اب اس کا انجام تمہاری مرضی پر چھوڑ دیں ہوں جو ہوا جو کواب بھیخہ زندہ فو کہہ کر آدھان گئی  
تیرا عجیب و غریب وقت بوی کی ناگنی بولے پوچھ لے آواز میں کہا معذور ہیں کہ وہ بایوکواب پوری ہوں سے  
تو آواز میں نہیں بولتا ہے کہ کمرے پر چلے جائے کہ وہ قسم کھاتا کہ راج کمار کی آواز میں بوی کی ناگنی خوشی  
میں آکر نہ ڈھکوا کرے گا کہ بھوی میں غایت سے ہے کہ وہ اس کی طرف کی ناگ بھوی میں بیٹھ کر ناچ  
ہا ہے اور تیری کواہے قدموں میں پال کر کے اور شادی کرنے کے لیے وہ اس کی آنکھوں کے سامنے اس کے بچے کو تیر  
کے اچھے ہونے کے ٹھکانوں میں ڈالنے کی تیاریاں کر چکا ہے کسی انسان کے ناگ بھوی میں کس آنے کا وقت ایسا  
ہو لاک ہے کہ تاگ بھوی والوں پر بڑی تاج کی کہانیاں بیکل رہی ہیں صدیوں سے اس صوفی پر پائی قدم نہیں  
پڑے تھے پر تاگ راج کے سامنے میں انہوں کی ہوتی ہے وہ اپنی عایشیوں میں بھر کر ہماری جنم بھوی کی حفاظت نہ  
کر سکا اور اب میں اس کو ختم کرنا ہوگا ان کماہر انسان نماگوں میں سے ایک عمر رسیدہ ناگ نے نشوونما لیے میں کہا  
راج کمار کی اس کی گڈنے کے ناگنی انکی اپنی اہمیت تھو جانے کے بعد یہ بیک بھلائی ہوئی نظر آئے تھی مگر غائب  
ہو گئے تھے اس کی اب اس کے دلے لحات میں سے زراہر تھو کمار کی پر اخصا کرگوں کا لکین اب کہ راج پر  
قاویاں کی کما صورت ہوئی ایک اور انسان نماگ کہ سوال کیا۔

عہدہ راج کمار کی پر خیال آواز میں یوں کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ پوجا گھاتی میں کیا سب ہی لوگوں نے راج کمار کے اس خیالی کی تائید میں اپنے حوصلوں کو کنٹھ دی پھر راج کمار کے ہونے سے خوفناک لیکن مخصوص پیکار میں بند ہوں گے لیکن ان آوازوں کے آہنگ کے ساتھ ساتھ اس جوش میں ہوئی روشنی کی مانند اور بھی اس میں تیز چاند چاند پیدا ہو جائی گی راج کمار کی ہر سہانہ ک کے ساتھ ساتھ دیر تک کمر کر رہی اور پھر بابو نے اس موقع حال میں ایک عجیب غریب اور حیرت ناگ منظر دیکھا اس کمرے کے انفضا و روشن فضا سے کچھ خاص ہوئے ترتیب پارے تھے ابتدا میں وہ بیوے نے دھندلے ہوئے تھے پھر کوئی نئی روشنی نے مختصر ہو کر چمکنے ہوئے زندہ سانپوں کی صورت اختیار کر لیا۔ علوم پورا تھا جسے اس کمرے کے انفضا و روشن فضا سے جتنے ہوئے زندہ سانپوں ملے ہو کر کھلا رہے ہوں آج بہتہ دہ منظر بالکل واضح ہو گیا۔ اچھے اچھے ڈراما نویس اور ڈراموں والے وہ پوجا کی مسلسل رو میں دیاں وہ ایک تنگ سی گھاتی جہاں بے شمار اپنے جیہٹوں کو بلند کر کے حرکت کر رہے تھے اور دیاں ایک بہت توانا ناگ نظر آ رہا تھا جس کے چہرے کے اوپر یہ منظر نظر آ رہی تھی۔

[illegible]

تاریخیات

خوفناک ڈائجسٹ

64

65

خون

خوفیاک، ڈائجسٹ













گھر کی چڑھا اور وہ کوئی آواز نکالے بغیر باہر اپنی رسیوں پھینکی کئی فٹ لمبی زبانیں فضا میں لہرا ہاتھ اس کا چہرہ  
 شاید انداز میں زمین سے کافی اوپر اٹھا ہوا تھا اور اس کی بڑی بڑی دائرہ آکھیں بغیر حرکت کئے باؤ کی جانب  
 ٹھہرا جس میں اس نے ایک خاص قدر کی چار پانچ فٹ کے فاصلے پر اس کا سر نکال رکھا تھا اور اس کی طرح وہ ایک  
 رہا گیا معلوم ہو رہا تھا جیسے کہ بلند بالا اور دھت کا جلتا ہوا زندہ ہو کر زمین پر گر گیا رہا ہوا اس کا کافی دھڑا آگ سے  
 باہر آچکا تھا قہقہہ حصار بھی تک الاٹس اور پوش قہادہ بہت آہستہ آہستہ رینگتا ہوا آئے ہو رہا تھا پھر ایک اس نے  
 اپنے جسم کو لہرا کر پناہ رخ باؤ کی جانب کر لیا اور باؤ کے بدن میں بوقت لاکھوں چوڑیلوں کے رینگنے لگیں باؤ نے بیچ باری  
 چاہی لیکن باؤ نے آڑ میں ہی ایک کمرہ کی آگ دیتا باؤ کی جانب آ رہا تھا باؤ اب آگ پوری میں مجبور و خود مختار  
 ناگ داج نے باؤ پر قابض ہو کر ناگ دیتا کی بھینٹ چڑھانے کا فیصلہ کر لیا تھا اور اب وہ پراسرار اور مہیب کبھی حقوق  
 آئشی ڈھیر سے نمودار ہو کر باؤ کی زندگی کا فیصلہ کرنے پر آمبی سخت اضطراب اور دھت کے عالم میں غیر  
 ارادی طور پر باؤ کے بعد کو جھنٹس ہوئی اور پراسرانی ہوئی سرگوشیاں دوا کر باہانے کے جانے ہوئے مقدس کلمات کا  
 ورد کرنے لگا۔

جوں ہی باؤ کی زبان سے وہ کلمات ادا ہوئے ناگ دیتا کا جسم سخت غصے کے عالم میں زمین پر لہرا یا اور اتنی  
 زور سے پھنکار مارا کہ پورا گھاٹی میں غبار کا طوفان مچ گیا تھا یہی مقدس الاؤ سے بے شمار ہوئے بڑے ادا کرے  
 اگر کواہر اصرار کرنے لگے ناگ دیتا کے اس دھڑلے پر پلو گھبرا گیا باؤ کی زبان پر لکھتے طاری ہوں گے لیکن باؤ نے  
 ان کلمات کا رد و تک نہ کیا باؤ کی خوش فہمی کی کہ سمجھتے کہ ان جان و نوحات میں باؤ کو دھت کلمات یا دوسرے اور اب  
 باؤ کو یقین تھا کہ ناگ بھی کی شیطانی اور دیوانی قوتیں باؤ کی آسانی سے ڈک نہ چھپا سکیں گی اور ناگ دیتا کی  
 چیش قدر کی برکت بھی اوروہ انکب ہی جگہ کر پہلو بدل بدل کر غصہ ناگ انداز میں دھت سے جا رہا تھا۔ اس کی  
 رہی سے باؤ کو خاموشی نصیب ہو چلی ناگ پورا گھاٹی میں آگ لگائی میں تک دیتا کی پھنکاروں کے باعث گرم گرم ہوا کی  
 آندھی چل رہی تھی اچانک باؤ کو کسی کے دوڑتے ہوئے قدموں کا شور سنایا وہ ایسا سے ٹل کے باؤ سو رہا تھا نا کوئی  
 انداز کر پانا کوئی شخص نہیں سمجھتا کہ میں باؤ سے پلٹ پڑا ہوں ایک ہاتھ والا دیکھ رہی سے مقدس دونوں کے  
 باؤ خود راجت کر چاہی لیکن غلط اور کچھ دوری کے سامنے باؤ نے ایک نہ نکل گیا اس نے پوری کئی کئی کے ساتھ باؤ  
 کی کپڑوں کو اپنی گرفت میں لیا اور ٹٹول کر خاص رکوں کو قہقہوں سے لٹلے لگ چندی سینکڑ میں باؤ نے اپنی رہی رہی  
 توانائی زوں میں کوئی شخصوں کی اور غلطی اور پناہ کے بارے ناگ ہو گیا باؤ پر عجیب کی کیفیت طاری  
 تھی باؤ اپنے جسم سے کسی کی کو جھنٹس دینے پر قادر نہیں تھا کئی کہ باؤ کی زبان تک بھٹنے لگی ہاں باؤ نے خاص  
 پوری طرح کام کر رہے تھے ناگ دیتا کی غصہ ناگ پھنکار میں موقوف ہو چکی تھی آندھی اور درد کا طوفان جتنی تیزی  
 کے ساتھ خود را ہوا تھا اس طرح جب چکا تھا اور اب باؤ کا دیتا کو اپنی جانب آتا ہوا دیکھ رہا تھا ناگ دیتا کے جسم کا  
 بائی ابھی تک الاٹس اور پوش قہادہ اور وہ اس باؤ قدر سے تیزی رفتاری کے ساتھ باؤ کی جانب آ رہا تھا پھر آنا زلحات  
 سرکتے جا رہے اور آہستہ آہستہ وہ پراسرار کبھی ناگ باؤ سے چند گز کے فاصلے پر آ کر کرک گیا اس کے بدن سے کبھی  
 کھار بٹکے پھٹکے شعلے سے لپک رہے تھے جیسے شعلے ہوئی آگ اس ناگ کی تربیت ہو وہ خود آتھامیز انداز میں اپنا  
 جسم بلند کرے ایک ہی جگہ کار باؤ کی اور موت کے باؤ سے پوری کوشش کر لائی کہ زبان کی جھنٹس  
 میں دل میں دل میں باہانے کے جانے ہوئے مقدس کلمات کا ورد کر کے ہوا اپنے الفاظ اپنی موتی اور مریضی  
 تربیت میں باؤ کے ذہن سے بالکل صاف ہو چکے تھے ناگ دیتا نے آہستہ آہستہ اپنے جھنٹس دی اور مٹی کی  
 پھنکاروں کے داغ کی اپنی راجی موتی موتی بے چین زبانوں کو فضا میں لہرا یا اور پھر اس کا لہا چڑھا شکل رہا جھنٹس باؤ کی

طرف جھٹکے گا باؤ کی ٹھن کی رفتار ایک ایک تیز ہو گئی تھوں کے سامنے روشنی اور تاریک کے گنجان دانے تیزی  
 کیسا تھ جانے لگے۔

دل کی دھمک کھڑی میں گونجنے کی اور ناگ بھیوی کی تم ناگ فضا کے باوجود باؤ کا پورا جسم موت کے پسینوں  
 میں راہروں سے لگا ہوا تھے ناگ دیتا کی بے چین زبانوں کا دھت ناگ اس کے اپنے جسم پر اور ہر چہرے پر مخصوص  
 کیا نظر زندہ آگ سے ہاتھوں کے باوجود وہ بالکل سرد تھا اس کی بان کا رخ لڑکس برقی مواواں سے  
 زیادہ سرد تھا باؤ کے سانس میں سے پھینچے ہوئے تھے زندگی اور موت کی بے چینی اب اصل کے انتظار میں وصل پہنچی  
 باؤ عالم تصور میں لیے سفید پردوں والے فرشتے پر بائیں پھیلائے اسے شہر نظر آئے ان کی دعوت میز نگاہیں  
 بڑے شوق کے ساتھ اپنی طرف مڑ رہی تھیں ناگ دیتا کی زبان بار بار باؤ کے پورے جسم میں پھیل رہی تھیں  
 ایک اس کا چہرہ ایک تیز جھٹکے کے ساتھ بلند ہوتا چلا گیا باؤ کی منٹ تک بے چینی اور انتظار کی کیفیت میں ڈوب رہا۔ پھر  
 فضا ناگ دیتا کی غصہ ناگ پھنکار سے گونجنے لگی اس کے ساتھ باؤ نے محسوس کیا کہ اب وہ اپنے جسم کو حرکت دے  
 سکتا ہے۔

باؤ نے اپنے بائیں پہلو کو بدلی اور اس وقت سر کی ایک تیز لہر نے باؤ کے دل میں اٹھرائی کہ باؤ کو کوئی  
 ہوئی بائیں ناگ اور یا باں ہاتھ سے دھانسل گیا کھڑے ہوئے حالات نے نظر اپنی تیزی سے باؤ کے حق میں رخ  
 بدلنا تھا کہ باؤ کی خوشی پر قابو نہ کر کے اور پل کر زمین سے اٹھ گیا ناگ دیتا اس وقت اپنا چہرہ ناگ بھیوی کی سیاہی  
 مانے پر دم توڑ میں سے لگے ہوئے اس طرف رنگ رہا تھا جہاں کہاں کی تھیں کے بنیادی اور غیر انسانی کر اور جہ  
 رہتے تھے ناگ دیتا کا ذکر کو اب کی سو فٹ دھتک الاؤ سے باہر آچکا تھا لیکن اس کا دوسرا حصہ ابھی تک الاٹس میں ہی  
 رو پڑ گیا تھا معلوم ہو رہا تھا جیسے جیسے ہوتے کئی لاکھ ایک زندہ لکیر ناگ دیتا کے روپ میں الاؤ سے باہر پہنچے  
 چلا آ رہی ہواں تھیں کے قریب پہنچ کر ناگ دیتا نے اپنے ایک قدم سے چلی پھنکار مار دی اور وہ تھوں ہوا کے زور پر اڑ کر  
 دوڑ جا کرے اور زمین میں کئی زبایاں کھا کر ناگوں کے روپ میں آگے نکلے اپنے چاندی جیسے پھٹکے ہوئے جسم کے  
 ساتھ لہرا کر ایک طرف ہوئی ناگ دیتا اب اپنے اصل روپ میں چکا تھا اس کا پورا جسم چمک داسا ہی لے ہوئے تھا  
 اور اس کے چہرے پر ایک غمناک سفید نشان اور دوسری نے نمایاں نظر آ رہا تھا شاید اس کے اقتدار کی علامت تھا ناگ دیتا  
 کی بہن راج کمار کی بھی ایک خوبصورت ناگ کا روپ دھار چکی تھی ناگ دیتا اپنی جگہ پر چھین بلند کرے دوسری جیسی  
 آوازوں میں پھنکار رہا تھا ناگ دیتا اور راج کمار کے دوسرے کے مقابلے میں ہونے سے اور ناگ کی ناگ سے الگ  
 ہو کر چلا گھاٹی میں تا حد نظر کھڑے ہوئے تھا ناگوں کے سات اور غمناک جیوہم میں ہو چکی تھی ناگ دیتا اور  
 راج کمار کے تھوڑے سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ دونوں اصل کل کر ایک دوسرے کے مقابلے میں آچکے ہیں اور اپنے  
 چہرہ لہرا کر ایک دوسرے پر وار کرنے کا موقع تلاش کر رہے تھے ناگ دیتا جس انداز میں ان دونوں سے  
 دور ہوا تھا اس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ مقابلہ ایسا کے ایسا پر ہو رہا تھا ایک بار راج کمار کو تعاقب پاتے ہی ناگ دیتا اس  
 پر رجعت پر لیکن راج کمار کو فوری تعجب میں اور ان دونوں کے جسم میں طرح ایک دوسرے سے لپٹ گئے وہ غصہ  
 ناگ پھنکار میں راہر کر ایک دھمکے کو زبردستی کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے تھے ان کے درمیان فیصلہ کن معرکہ چھڑ چکا  
 تھا ناگ بھیوی میں اقتدار اور دھت سے ہوں گے ناگ اور اس کے نتیجے پر باؤ کے مستقبل کا بھی انحصار تھا باؤ کی  
 دل میں راج کمار کی کیا جایا کا تعاقب کئی کئی بار باؤ نے محسوس کیا کہ اس کے صرف اسے آزادی میں رہنے  
 بلکہ اسے اس کی بونی بھی کیے دھانسل لگتی تھی جس سے نرا فاق میں باؤ کی عمر سے زور بدر پھنکار رہا تھا اور اپنی  
 اتنا کوفرا موشن کر کے زمین پر بیٹھنے والے تھے لکڑوں کی مرض کو اپنے اور مسلط کر لیا تھا اب نظر اس پر اسرار اور غیر

انسانی ظلم سے نجات صرف اسی صورت میں ممکن تھی کہ راج کماری ناگ بھومی کی عسکری قراپاٹے اور اپنے عہدہ پر قائم رہے۔

تاگ راج اور رام بھماری کا خوفناک معرکہ اسے عروج پر تھا۔ کہ ایک عظیم مقدس اور آواسے جلتی ہوئی کنڑیوں کا ایک چھوٹا سا جیڑا لوگ ہر نفسا میں ملحق ہو گیا اور پھر تیزی سے ساتھ ساتھ باؤ کی جانب آگے لگے باؤ اس نے گامبانی آنت پر سر اسید ہو گیا اور ایک طرف ہماگ کے خرگوشوں کی آواز ہوئی آگے سے پچانے چاہ سکن اس نے ان آگ کے خوف راہی باؤ کو آگیا اور باؤ کے سینے کی بندری پر تیزی سے ساتھ گھومتے گئے ایک نفسا میں گھومتے ہوئے آواز چھوٹے سے آواز ٹٹکتے والے ششوں کی آواز تیش تیش کی رو سے اختیار خود کو اس کی زد میں جانے پر مجبور ہو گیا۔ آواز اسے دھڑک دھڑک باؤ کیوں محسوس ہوا کہ وہ آواز باؤ کیوں اپنے نرے سینے میں کہ ایک خاص میں متعلیٰ رہی ہے یہ اس کی ذکاوت میں تھا کہ اس کی جگہ پر آگے سے سفر کا ممکن تھا باؤ نے خوف کو خراخرا دالا کہ دم و دم کہر چھوڑا اور باؤ کے قدم پوجا کھانی کی ایک سمت کی طرف بڑھنے لگے۔

[illegible]

آگے بڑھتے بڑھتے درختوں کے گچس سیاہ پتھروں میں گرا ہوئی ایک چنگی سی عمارت نظر آئی اس کی سہانے سے ظاہر ہو رہا تھا کہ دراج کلاوی کی حویلی میں ہے بلکہ کہیں نہ کہیں تھپتھپ کر دیتا ہے سننے سے متحرک الاؤ کی مودے سے اسے اس پتھر کی حویلی میں یہی کہتا ہے جہاں وہ پڑا ہے کہ گونا گونا چاہا وہ الاؤ کی گھنٹوں کے روشن تقارار بھی کہنا اس کے غطلوں کی حدت نامہ یوحی کی اور اس کی راکھ میں پڑی بھی اس کی بدی وضع عمارت کے گچس گچس کے الاؤ کا رنگ بدستور علاؤ ابھوری کے طور پر ہلکے ہلکے درخت عمارت کے داخلی راستے کی طرف

بڑے گئے اس غار کا داخلی راستہ ایک تنگ سے دہانے سے ملتا تھا وہاں کوئی ایسی چیز نہیں رہی تھی جس کے ذریعے اس راستے کو مسدود کیا جاسکے اور آخر کار بابو کا اندیشہ درست ہوا اور جون سی بابو کے قدم اس غار سے داخلی راستے سے پرہیز والا اور ایک ایک اس طرح غائب ہو گئے تھے اس کا جویریہ زرد ہاتھ پر ہوا زور مار بیچھڑکھڑکاتا چلا گیا لیکن نادیدہ ہوتے ہی دے گی سے بابو کا اندر دھکیل دیا بابو بالکل کھڑا ہوا کہیں قدم اس گھرانا گیا جبوی کا کاروائی ہولناک انداز میں اس غار سے نکلے گا یہ جویریہ کی خوفناک قہقہے کی فضا میں تھا قہقہے برداشت نہ کر سکتا لیکن رہتی ہوئی بابو اس سے بچتا جب وہ اپنے آشنا کو تھا کھسا سائوں کے ہر ممکن بن جانے پر بیخوش کی تھی کی سکتا تھا کہ بڑے سے حرکت پر زار ہونے کے بابو انصوں کی طرح ٹھوٹا ہوا آہستہ آہستہ ایک طرف بڑھنے لگا لیکن چند ہی بعد میں ایک بے قدم بابو پھر اپنی راہ سے مائل ہوئی اس وقت دھشت سے بابو کا کھاسو کھڑا پھیل چلا جانے سے جو چاکر آواز دے کر کسی ناک جوڑی کا سر آگ لگاؤ لیکن آواز تو گلے میں ہی دم توڑتی پھر یہ خیالی ہی امتحان معلوم ہوا کیونکہ اس وقت پورے بابو جویریہ میں پوجا جاتی تھی علاوہ کہیں کوئی دبی روح موجود نہیں تھا اگر موجود تھی ہوتا تو کسی کو کیا پڑی تھی کہ ناک دینے سے مستحب اور قدیمی کی ناک دھوکا دے گی بابو کو یہی بات اندر خوف کے عالم میں ہی دیوار کے کنارے سے ٹک کر فرش پر پڑ گئی۔

ابھی باکو دوکان بیٹھے ہوئے چند ہی منٹ گزرنے تھے کہ اس غارت سے کسی کو ٹوٹنے سے کسی کے اکرے  
اکڑے سانس کی آواز ابھری ایک بابو کے پاس کی نظر جھڑ ہوئی اور باوے اختیار کر لیا چونکہ یہاں اس  
جگہ سی غارت میں بابو کی آواز ابھری اس کے اعصاب جھٹکا اٹھے اور اس کے ساتھ کین قریب ہی کوئی لٹی بھی ہوئی  
جس میں روئے نفاکا ہونے سے کسی آدم زاد کی ذہنی اور جسمانی ہول ہو جی رہی تھی وہ نے یہ دیکھ کر باوے سے  
اچانک پیلاؤ کیا اور بچپن میں کبھی بابو کا لڑکا ہوا تھا کہ بابو نے ہوروئے اور کچھ اس کی طرف سے کھدے بابو سے تاب  
ہو کر اس کی جگہ سے اٹھا اور کھوڑا دھیرے سے آواز کی جانب لپک کر گھٹن کوئی وزنی چیز باوے میں ڈال دی اس کی آواز ابھی سے تاب  
اٹھ کر پیشانی کے گوش پر کرا بابو کی پیشانی میں درد کی شدید تپ سی ابھی اور پھر باوے نے زخم سے تازہ خون کی گرم گرم  
وحاشا اپنے چہرے پر پڑی ہوئی کسی کی ادھر وہ کچھ بلک کر یہ طرح روئے جا رہا تھا اس کو معلوم ہو رہا تھا یہ بابو کا  
اکڑا ہوا سی غارت میں تنہا ہے اگر کوئی بھی اس کے ہمراہ ہوئی تو یقیناً اس کو خاموش کرانے والا بھلانے کی کوشش  
کرتی لیکن وہ اس کو بچنے کی خوف زدہ چیزوں کے جواب میں ہر طرف سکوت ہی سکوت تھا اس وقت بابو پر شفقت پوری  
کا بدیا کی حالت سے کھڑا تھا کہ بابو اور اچھی پیشانی میں ابھی کوئی شدید میوں کو بھول گیا اور پھر کئی لیکن احتیاط

ان تاریک جہول پھیلوں میں اس وقت خوفناک ویرانی کا راج تھا اور باؤ کے تخت بکری کی وحشت زدہ چیخیں مہل  
آجی سہاں باندھ کر یہی گھس اندھیرے میں ٹوٹا ہوا آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا لیکن چند ہی قدم کے بعد راستہ سمدو  
ہو گیا باؤ نے کسی ہانا نازنے کی پاپست بدل بدل کر روئے ہوئے چیک بچپتا چاہا لیکن بڑا ہانا کامر ہاں اور ان  
بچہ روئے روئے تھک گیا مگر وہ قلعے وقتے سے اس کی آواز ہی ابھری تھیں اس وقت باؤ پر بھی طعن تھا ہوا تھا اور  
باؤ کا جو زور دور کر باؤ قابو لے کر اپنا ہاتھ اور شاہکار گھرائی کی تو جانک باؤ کے داہنے ہاتھ نے دیوار کے اوپر سے  
یہ غلام جس کی اوڑ باؤ پر چڑھ گیا اپنی تکلیف بھول کر باؤ نے دونوں ہاتھوں سے اس دیوار کا جائزہ لیا تو باؤ کا اندازہ  
ہو کر ہاتھوں کی ہلکری کی کم ہونے لگا کٹھارے کے باؤں میں سے باؤں دوسری جانب چڑھ کر مسلک تھا ہوا نے  
اسے ہاتھ جھکا کر اپنی کمر ہونے لگا کٹھارے کے باؤں میں سے باؤں دوسری جانب چڑھ کر مسلک تھا ہوا نے  
گوئی اندازہ نہیں تھا کمرش ہاں میں اس خلا سے تپتی ہوئی کمر ہاں کی باؤں کا اندازہ نہ کر کے بارے سے باؤ کو  
دھڑکا تھا



تین اس وقت جب بابدیوار سے کوکر خطر مہول لینے کا ارادہ کر چکا تھا باوجود کہ ذہن میں ایک ترکیب نے غم کیا اور باونے اپنے پیروں سے بوسیدہ جوتا کر پوری قوت اور احتیاط سے پیچھے گر آیا۔ دیوار سے چند فٹ پیچھے کھینچے چھپا کی آواز ہوئی جس سے ظاہر تھا اس جگہ خشک زمین کے جانے پانی کا احتمال غالب موجود ہے باونے نے فریادیوار پر سے پیچھے چھٹا لگا دی اور باونے خشک پانی کے غالب میں مارا۔ باونے نے سخت فحش را چا ہوا تھا بابدیوار کی آواز اور کڑکڑ نہوں سے کے باعث پیدا ہو گیا تھا بجزیری کے ساتھ اس پر دیوار ہر جڑ میں تیرا ہوا کنارے سے جا لگا اس کی نہکی طرح کٹ آؤں گے تاہوا اور کھردرے فرش پر نکل آتے ہیں کے تیز سانسوں اور چپقل کی آواز میں اب قدر سے قریب سے ابھری ہوئی محسوس ہوئی عمارت کی عجیب و غریب ساخت اور جو بڑی موجودی ہے بابت کو خاصا چونکا کر دیا تھا۔

اس لیے اس بار باونے میں ہر اکڑوں پیشہ کردہوں باقوں سے زمین ٹوٹا ہوا آگے بڑھنے لگا باونے بھی دو چندہ گزری آگے دوہا کھانے کے لیے تمام آوازیں موقوف ہو گئیں باونے کی دیرک اپنی جگہ پر دوکان آوازوں کا خطر رہا لیکن وہ عمارت ایک بار پھر ہولناک سکوت میں ڈوب چکی کیا یہاں کوئی ہے باونے صبر آواز مانتھا کہ بعد اوج کی آواز میں کپڑا ہوا کی اس آواز کا خاطر خواہ اثر ہوا اور بچ آواز کی کونج سے ڈر کر دوبارہ رونے لگا۔ اس شیر خوار کی آوازوں کے سہارے اب باونے میں سے آگے بڑھنے لگا اور جلد از جلد ہی اس کے قریب جا پہنچا جو باونے کی آواز کی آہنی کونج سے دہشت زدہ تھا پھر کے ایک اونچے چوڑے سے نزدیک پہنچ کر باونے کی آوازوں سے سیدھا ہوا اور اس پر ٹوٹنے لگا پھر کے اس چوڑے سے پر نرم نرم اور لمبی گھاس کا پناں بنا ہوا تھا اس گھاس سے بچنے لگتے باونے کا ہاتھ ایک بچے کے جسم پر ٹکرا گیا اور باونے نے اعتبار اس پناں پر کر بڑا ہوا کے ہاتھ کا جسم محسوس کر کے ہی اس بچے سے ایک عجیب جلدی اور بری طرح ہاتھ پیر مارنے لگا باونے اس کے نرم نرم اور دھتے جسم کو دیکھا نہ انداز میں اپنے دونوں ہاتھوں میں سمیٹ کر اپنے سینے سے لگا لیا باونے کے دھتے اس بچے سے کھنکھان لیں اور پون خاموش ہو گیا جیسے اس نے اپنی خاموشی کا پورا یقین ہو گیا وہ باونے پر جوش انداز میں اسے اپنے سینے کے ساتھ پیچ لیا اور اس پر بوسوں کی بھر مار کر دی اس وقت باونے کا کون جوش میں آچکا تھا اور باونے کی جھنکی حس کہہ نہ سکی کہ تاگ بھولی کی ایک تیز تار اور عجیب و غریب عمارت کا یہ شیر خوار قیدی میرا ہی ہے میرے پیچھے میرے معصوم بچے باغ پر خا جہات سے بھرا کی ہوئی آواز میں ہے رابطہ فحش ہے اپنا اپنی پر دامتجرت کی کٹکٹ کی کٹکٹیں کرتا باونے کی ڈانسی کے معصوم بڑی ہوئی کٹکٹیں پیر بالکل بھی نہ درو با تھا باونے کی آغوش میں آتے ہی وہ نہ صرف پرکون ہو چکا تھا بلکہ معصومانہ انداز میں نقاداری پر ہاتھ تھامتا۔ تھوڑی دیر میں باونے کے پیر کے ہونے جہات استعمال پڑتے باونے نے پختہ جگر کے کراہی پناں میں بیٹھ گیا اور اپنی باونے کی بھتی کے بارے میں سوچنے لگا جو اس وقت تاجانے کے بھوی کے کس گناہ میں اپنا نوشہ قدر پر پور اکر رہی تھی۔

نرم پناں میرا آتے ہی تھکان کا احسا ہوا اور باونے پناں پر دراز ہو کر اپنے پیچھے کواپے سینے پر لیٹا اور وہ ہاتھ پیر مار کر کھینچنے لگا بونے کی یاد اور اس کے ساتھ گزارے ہوئے سینے بائیں کی یادوں میں گھو ہوا تھا کہ ایک جاگ کوئی سردی چیز باونے کے شانے سے گرائی اور باونے کی طرح چپٹا ہوا پناں سے پیچھے آ گیا کوف اور پوٹلا ہمت کے باعث وہ باونے کے ہاتھ زمین پر گرا اور وہ دوسرے باعث لپک کر درو با ہوا بونے لپٹ کر اسے اٹھا لیا۔ رہتے ہی لیٹا کراس آئینی چوڑے سے کٹی قدم دور سر گیا اس سر سے باونے کا فحش اور ہولناک ڈانسا اس پر بیٹھ چل گیا کور سے باونے کا ہاتھ اور اس طرح باونے کے تابوں سے اس کا ناخنیں لے رہا تھا پیر پر ایک ہاتھ پیر پر ایک ہاتھ تیرا آواز ابھری جیسے باونے سوئے سوئے اپنے پیچھے کوڈ کیا ہوا وہ سوٹائی آواز سننے ہی باونے مضطرب ہو گیا ہے باونے حسین اور وہ فحشادری

لبی کی جانی پہنچائی آواز میں قنات کے بعد اوس آواز میں وہی پہاڑی جھروں جیسی تازی اور فحش گھٹنوں کا ترنم چا ہوا تھا جس کے تصور میں باونے فریق کی طویل دھن میں گھس گیا باونے کی اس پر اسرار اور آہنی عمارت میں باونے قریب ہی موجود تھا تاجانے نے حالات کی سطر طریق کی بائیں اتفاق کا انتہائی روح فرسا نارنگیوت تھا اس پر اپنی رعیت حیات اور اپنے کے ساتھ بچا ہوا تھا باونے کی سربراہی تھا کہ حاضری سے ملاپ کے بجائے دفتر میں باونے کے لپٹائی ہوی اور اپنے کے ساتھ بچا ہوا کے جا ہارے بنے کوپنے سے لپٹاے تیزی سے پناں کی طرف لپکا اور جھلک کر پناں کے وسط میں جس حرکت پر بڑے ہوئے ایک سوٹائی جسم کے قریب پہنچ گیا کینے کو تھا طے سے لینا کر باونے اور بے ہوش لپٹی سے ہم آغوش ہو گیا اس کا نرک جسم برف کی طرح سرد ہوا تھا کراہنے کے باونے کا کون سے اس کی آواز نہی ہوئی تو شاید باونے بے جان ہی تھکا لیکن اب وہاں کے سینے میں زندگی کی دھڑکن محسوس کرنے لگا تھا۔ دھن سے چلی ہوئی اور پناں تناسیم یک یک بیک بیکار ہو گئی اور باونے نے اپنی کاپی ہاتھوں میں پیچ لیا اس کو پناہ کرنے لگا لپٹی وہ نصیب لڑکی تھی چراچہ لپٹن انداز اور تو کچھ سن کی سزا جھٹکتے کے لیے ناک بھوسی کی ڈراؤنی سر میں پر اسرار تو قوں کی قیدی بنی ہوئی تھی اور اس وقت جہاں باونے پر محبت کی آشفٹ سری زور دیتی تھی کی مظلومیت نے غصے اور بے بسی کے ٹپے جلتے احساسات کو بھی جھم دے دیا تھا۔

لپٹی لپٹی دیکھو میں آ گیا ہوں باونے اس کے رخساروں کو چھو جتا ہے ہوئے کہا اور اس کو بھری سے ہوش میں لانا چاہا۔ باونے کا قی کرکٹوں کے انداز سے جھکی کرانگی اور اس کا سر ایک طرف ڈھلکا گیا جب لپٹی کو ہوش میں لانے کے لیے باونے کو ش باور ثابت نہ دلی تو باونے اس کو یہاں پر لٹا دی مال کی مانوس ہو پاتے ہی وہ بیک بیک کرمان کے سینے سے لپٹ گیا اور منہ سے بچھن انداز میں لگنے لگے کہ ایک کرکٹ کرکٹ ہوتی ڈراؤنی دیر میں لپٹی کا کھنکھانے کا آواز اس کے اچھے اچھے فٹ چل کر کرکٹوں کے ہونے پھر اس کے منہ سے چندا کر کے اٹھ کر سے اور مکمل الفاظ نکلتے اور باونے پر چھک پڑا لپٹی میں آ گیا ہوں لپٹی ہوش میں آؤ باونے اس کے رخساروں پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔ باونے لپٹی آہستہ سے کراہی انگلیں کھولتی تھیں باونے باونے باونے جوش خروش برکھ ہوتا جا رہا تھا کہ بھوی میرا مقدر ہے میں جان چکی ہوں میں لپٹی میں ہوں وہ الفاظ کو کچھ نہ ہوئی کٹ آؤں گے میرے پیچھے میں لپٹی باونے دردمی آواز میں پکارا مگ بھوی میں ہواور میں تمہارے قریب موجود ہوں خدا کے لیے ہوش میں آؤ لپٹی کا جسم اس پر آہستہ آہستہ حرکت میں آ گیا اس کا سر باونے کے زانوں پر یوں حرکت کر رہا تھا جیسے وہ اندھے سے ہاتھ چھو رہے تھے لپٹی کو ش کر رہی وہ بے یو آواز لپٹی اچھن آہیر تھے لپٹی کہتے کہتے کہ لپٹی کی یوں لپٹی کا ہاتھ وہ اپنے ذہن سے زور دے رہی تھی ہاتھ پیر پھوٹا کہ اس کے پیٹ غودہ حواس کو بیکار کرنے کے لیے باونے فوری حالت کے تحت کہ پناں پر پیر کر رہا تھا باونے کا کراہنے اور لپٹی کے جسم سے حرکت کی۔ یہاں میرے پاس کون سے جاگ لپٹی کی کٹکڑی ہوئی آواز ابھری تمہارا شوہر میں لپٹی ہوں وہ کڑ اور آواز میں کسی اب تو شاید میرے مجازی خدا کی بھوی چراچہ میں کامیاب ہو گیا ہے تاگ راجد میں تیرے قریب میں نہ آسکوں گی باونے اختیار اس پر جھک پڑا اور ساتھ ہی روٹی کھلی کی باونے کا کراہنے سے پیچھے ہٹ گیا عمارت کے اس وسیع کمرے میں راجد کداری سوٹائی روپ میں قاتمانہ مسکرات کے ساتھ موجودی میں کے پیلو پیلو میں پر ایک پیک چالنا تگن ریکارڈ تھی۔

باونے کی نظر میں پھانچا گیا کہ وہ تگنی ہے ان دونوں سے پھل کر باونے کی لپٹی پر پڑی وہ پناں میں لپٹی پچھی ہوئی لگا ہوں ہے باونے چاہت ہوئے جا رہی سیاہ طقوں میں ابھری ہوئی۔ بی بی زور غالی آخوں میں تیرے سرانے لڑاؤں تھے جیسے اسے اپنی مصارت پر یقین نہ رہا ہوا اس کا سارا لباس تار تار وہ ہاتھ پیر سے سرخ و سفید رنگت قنات کی زردی میں بدل چکی تھی رسی زرخش ہر طرح کی اچھی بھی تھیں مسلسل اندھون فٹوں اور بے آزاری کے سبب اس کی رسی

آنگھوں کے گرد سادہ ملتے پڑے ہوتے ہاں میرے باپو باپو سے لگا چاں ہوتی تو لمبی کے ہوں ٹوں سے کاچنی ہوئی  
 مسرت آمیز آواز لگی اور اس کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی باپو سمجھ کر اس کے قریب پہنچا پتہ چلا کہ خوشی کی تاب نہ  
 لا کر دوبارہ بے ہوش ہو گئی تھی اس کا بچہ اسی اس کے ساتھ لیٹا ہوا تھا مبارک ہو باپو کی راج کمار مسرت بھری  
 آواز سن کر بھری تھی تاکہ راجہ میرے ہاتھوں مارا جا سکے تاکہ وہ اپنے باپو کی نگاہ سے ہٹ کر اپنے گھر  
 اس کے منہ سے سب معمول بار یک بار یک زندہ ہاتھوں کی پوچھا ہوتی تھی جو اس کے خاموش ہونے سے اس کی تیر پیڑ باپو  
 کے لیے جانفزا تھی حالات باپو کی تو قناعت سے نہیں زیادہ تھی کیسا تھا باپو کے حق میں ہوتے چلے گئے مبارک ہو راج  
 کمار کی اب تہوار سے قول کی باری ہے میں آواز نہ دے کر لیے ترس گیا ہوں اور اب اپنی بیوی اور بچے سمیت اپنی راج  
 لوٹنا چاہتا ہوں باپو نے مسرت سے کاچنی ہوئی آواز میں کہا ہوا ہاں باپو میرے سوچ کر ضرور حیران تھا کہ کی جان کر راجہ کی  
 مدد کیون نہیں آئی تاکہ باپو والے راجہ میرے عہد کے کچے ہوئے باپو کو بھی زندہ کا لیا جائے پھر میری راجہ کے منہ صیوں سے چلی  
 آ کر باپو کی بھوی کی روایات کو تو دیکھی زندہ کا لیا گیا ہے لیکن تہوار کی وجہ سے میری راجہ کا ایک کاٹھا بیٹھ کے لیے  
 دے دیا تاکہ باپو کی بھوی کی روایات کو تو دیکھی زندہ کا لیا گیا ہے لیکن تہوار کی وجہ سے میری راجہ کا ایک کاٹھا بیٹھ کے لیے  
 ہٹ گیا تاکہ راجہ کی بھوی کی روایات کو تو دیکھی زندہ کا لیا گیا ہے لیکن تہوار کی وجہ سے میری راجہ کا ایک کاٹھا بیٹھ کے لیے  
 منہ سے اڑنے والے ہزاروں بار یک بار یک سانپ دوڑ کر پھیل گئے تاکہ راجہ کی بھوی کی روایات کو تو دیکھی زندہ کا لیا گیا ہے  
 قدوم پر رگڑتی ہوئی سفید تان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لی اسے کیا ہوا ہے اختیار باپو کی زبان سے نکلا تاکہ باپو  
 حسن بھی اور اس نے خود کو دلا پر کر کر کر طرح باپو کی مدد کی تھی اور باپو تاکہ یہ کی رو پر لگا پاس کے اعتراف میں باپو کا  
 رد اور دل اس احسان مند قلاب بالکل بے ضرر ہے۔

باپو کی راج کمار بے رحمانہ لہجے میں بولی تاکہ دیوتا اس کا منہ تہوار سے قبضے سے چھین لیا ہے پانی کی ساری  
 کھیتیں پر بارش کی جا چکی اور آگ دلیتا ہے اس سے سوپ بدلے کی کھیتی بھی چھین لی ہے اب یہ بھی چھین چکی تاکہ دیوتا اس  
 روپ نہ دھار سکے اس کی آوارہ رحمتی کے نتیجے میں تہوار کی بیوی اور بچہ تہوار کی بھوی تک پہنچے ہو اور اس کی سب سزا  
 کہ یہ سب سب کر زنت کی زندگی گزار دوں گے پھر وہ قد سہرے کی اور پاؤں لگا چھل کر قتل میں آ گیا تاکہ اپنی دنیا  
 میں لوٹنے کے بعد کسی کو یقین نہ دلا سکے کہ تاکہ بھوی کا کوئی بھی وجود ہے اور نہ اس کے سامنے کراؤ لگو سکے یہ نام  
 تہوار دیوتا میں ضرور پھیل جائے گا لیکن اس نام سے صرف مائیں اپنے بچوں کو ڈھکی ڈھکی کر لیں تاکہ بچے کے عالم کا  
 میں اپنے بچوں کو نہیں پر بارش آہستہ آہستہ باپو کی جانب آئی ہے لیکن زبان باپو کے پاؤں چاٹنے کی باپو نے  
 اپنے دل کی گہرائیوں میں اس کی مظالم یاد کیں گے لیے ہوتی کے بند پر ابرہہ ہوساں کیا اور وہ ایک انسان کی ایک طرف  
 محبت میں مبتلا ہو کر راتوں رات گاہ ہو چکی تاکہ باپو اب روٹا ہوا اپنی زبان میں جانا چاہتا تھا راج کمار باپو نے پھر وہی برے تو قن  
 کے بعد بھی آواز میں کہا آسانی سے نہ چاٹوں گا باپو کی وہ مفتی خیر لہجے میں بولی مگر تہوار سے عہد کر چکی ہو باپو نے  
 بھلائے ہوئے تاکہ عہد کا طعنہ نہ دے دیکہ بیک تہوار کا وہں بولی تاکہ بھوی کی یہ روایات ہے کہ تاکہ پوجا کے تہوار  
 پر تاکہ دیوتا کو یقین نہ دے دے تاکہ بھوی والے تہوار پر شامی لسل کی سب سے یقین ناک کی بحیثیت دیتے  
 آئے ہیں پر اس بار میں نے تاکہ راجہ کی بھوی کی راجہ میرے قریب میں چلے گیا تھا اور وہ تیری بحیثیت دینے پر تیار ہو گیا تھا پر پوجا کے  
 وقت تو معذور تھا اور تو عیوب دار بحیثیت قبول نہیں کرتے اس لیے تم زندہ چنے کی روایات دے دے تاکہ تیری کوئی ہوئی  
 تاکہ اور تہوار تہوار کا راجہ میرے قریب میں چلے گیا تھا اور وہ تیری بحیثیت دینے پر تیار ہو گیا تھا پر پوجا کے  
 ہاتھوں راجہ میرے قریب میں چلے گیا تھا اور وہ تیری بحیثیت دینے پر تیار ہو گیا تھا پر پوجا کے  
 عالم میں اس کی طرف دیکھا جائے اپنی بیوی باری سے پائے نہ زیادہ محبت ہے پھر وہ دیکھ کر عہد ان کمار کی سزا  
 آواز ابھری۔

میں دونوں میں سے کسی کو نہیں چھوڑ سکا باپو نے کہا تھجے جانے سے پہلے اننگھٹا کے قہر سے پانی میں ان دونوں  
 میں سے ایک کا خون بہا کر اس کی جان کی بحیثیت نہ ہوتی نہ تھجے جانے کا رشتہ نہیں دے گی  
 وہ ایک لفظ لفظ پر زور دے کر کہتی تو خور زہری بھر تاکہ بھوی کے کالے پہاڑوں سے سرگراتا چھڑے گا اور یہاں کے باپو  
 ایک روز تیری ہے جان بدن کو نگل جانے کی تاکہ بھوی کے آدم خور خور دے ایک ہی سانس میں بیوی بیوی تیر جیڑ کر گس  
 جاتے ہیں ان سے تو نہ فریاد نہ تیری بیوی تیر ان کا یہ شرط نہ لڑی اور بے رحمانہ لہجے میں راج کمار کے الفاظ سے  
 پتہ چل گیا تھا کہ وہ چھوڑ کر ہی ہے درست ہے باپو کو فوری طور پر اہم فیصلہ کرنا تھا باپو نے سرگھما کر چال کی طرف دیکھا  
 باپو کی بیوی نے بھوی کی نرم باطنی آغوش میں سوئی ہوئی تھی اور اس اہم فیصلے کا بار باپو کے کندھے پر آ پڑا تھا باپو کا بچہ  
 تک جھلا جھلا کر وہ دھبے کیے کی خوش کر رہا تھا۔

باپو کی روپ نگاہ سے بچے کو ٹیکتا رہا یعنی بہت قوت وقار اور محبت کا دیکھ کر جس کے عزم کے سامنے تاکہ بھوی کا  
 حکم اس کی بیوی نے ہر گز ہر گز نہ کیا پھر بھی بیوی نے باپو سے محبت کا حق ادا کر دیا تھا اس نے ہر کم کھیل کر بھی باپو کی مات کی  
 حفاظت کی تھی حالانکہ تاکہ بھوی کے ہراس اور ہیبت تاکہ مائل سے گھبرا کر وہ حالات سے بھگوتا رہتی تو کوئی بھی اس  
 کو سزا دینا نہیں سکتا تھا دوسری طرف باپو کی تیار خور خور تھا اس نے تاکہ بھوی کی سرزمین پر اپنی کی کھڑے ختم  
 لیا تھا اور اپنی بیوی سے خون ہمارے پروان چڑھاتی رہی تھی اس وقت وہ بیچہ اپنی ماں کی بیماری لاغری اور بد چل پر تھکاتے  
 بغیر بے دردی سے اپنا خود کر بچے کی خوش کر رہا تھا اور یہاں سے باپو کے ذہن میں ایک ہولناک فکر و غم سا حالات  
 کے پھٹل میں جس کمر انسان کو زور تائیل کے سہارے بعض اوقات اٹھتا تھا تاکہ فیصلے کر بیٹھتا ہے اس کی طرح اس  
 وقت باپو کے بچے کے روپ میں خیر ظاہر آیا اور باپو نے لگا کر تاکہ بھوی کی سرزمین پر ختم لینے والا بھلا سکا کا فیض  
 ہو سکتا ہے محبت پر پردار شفقت حاوی نہ ہو کی تھی بھوی اور باپو اس کی لاعلمی میں اپنے فیصلے کو عملی جامہ پہنا سکتا تھا  
 باپو تیری کھیت تاکہ بچہ زور دلا رہی کے سینے سے چپے ہوئے بچے کو کھج کر راج کمار کی طرف لوٹ آیا اس بار باپو کی گود  
 میں آئے ہی وہ بچہ اس طرح کپکپ چڑھتا ہے اس نے فریاد ابل کے بعد جوں کی بڑ بڑاہٹ سن لی وہیں سے ہوا اسی وقت  
 صاف گئے تاکہ ہاتھوں باپو نے تھی کے ہوش میں آ جانے کے خوف سے بچے کا منہ بند کر کے وہ رات کمار سے کہا  
 آکھیں موندو اور سدا واز میں بولی آکھیں بند کر تے ہیں باپو تاکہ ہوساں کے دل پر تہوار ہوساں ہو اور پھر بھی رات  
 کمار کی کی آواز پر آکھیں کھولیں تو خود کو پاؤں سے نکلتا ہے جھرنے پر ہو تاکہ باپو دہشت یا سانس گھٹنے کے سبب بچہ  
 بچے کو پکا تھا اننگھٹا میں پھیل گئی ہوئی ہوساں کی تھی راج کمار نے ایک تہوار دھار کی باپو کی جانب بچہ زور دلا راج  
 دینا کا تصور کر کے بچے کو زہر کرنے کی ہدایت کی اس وقت تاکہ بھوی کی ہراس راز اور شیطانی قوتیں ہاں کی گھڑی پر پوری  
 طرح حاوی تھیں اور باپو ان کے اثرات کے تحت اپنے اس قابل غرٹ غل کی منتقلی تاویل تلاش کر چکا تھا اس کی دعا مت  
 یا جزم کے کی احساس کے بغیر بچے کو اننگھٹا کے قلعے پانی میں انکار زہن کو گرد پاس کے منہ سے ایک آواز گئی نہ نکل سکی  
 ہاں اس کا جسم تیری سے اچھلا اور پھر اننگھٹا کا تھیر اپنی اس کے بے جان جسم کو کہا تاکہ گیا کچھ میرے خاموشی کے  
 آکھیں موندو تاکہ بچہ کی ہدایت کی اور بچے کو خود گودا کے دھڑکے ہوئی وہاں آکھیں پھر راج کمار نے ایک بار پھر باپو کا  
 بچہ جس مقام پر باپو اس وقت موجود تھا وہ باپو کا پچھتاہا تھا یہاں وہ نہنی کی شادی ہوئی تھی اور باپو کو وہ نہنی کا  
 ڈھلائی نظر آ رہی تھی جن پر چڑھتے ہوئے تاکہ بھوی سے بار بار جانے والا زہر میں رشتہ عورت جو تا تیری بیوی اس  
 رتھ میں موجود ہے اس میں بیٹھے ہیں تو اننگھٹا کی خند جو اس کی حالت میں ہے سواری تھجے تیری منزل میں پہنچا کر

گی نگار نگار باوجود رانگی کا اشارہ کرتے ہوئے بولی میں تجھ سے ایک چیز مانگتا چاہتا ہوں رانج نگار کی باؤ نے قدر سے تذبذب کے بعد اس سے کہا۔

ناگ بھوی کی سائیں اور چتروں کے سوا کچھ نہیں ہوتا ہوگا وہ دھڑبہ سلجھ میں بولی ان میں سے یہ کچھ مانگن گا باؤ نے آہستہ سے کہا گاہے وہ بولی میں ناگ کی کوئی دینا میں سے چاہتا چاہتا ہوں لے جاؤ فقیر لگا کر بولی یہ اب وہ خوبصورت لڑکیوں کا روپ دکھا کر تیرا دل نہ بھلائے گی اس کے منہ سے یہ الفاظ ادا ہوتے ہی ناگ بھو سے ایک ہو کر تیری سے اندر جاگ ہی باؤ نے آخری بار گاہے بھو کی پر اسرار اور دروازے میں نظر ڈالی اور دھڑکی طرف مل گیا جو بی باؤ نے دھڑکی پہلی سیر میں قدم رکھا وہاں پہلی بولی دھندل رہی تھی وہاں ایک بھو کی بولی اور ناگ بھو کی انصافے شائرا کوں سائیں اور دروازوں کی قیامت خیز چھکڑوں سے گزر گئی یوں ناگ بھو باؤ تھا جسے ناگ بھو کے سارے ہاسی ہم آہنگ ہو کر باؤ کو ادا دے گا کہہ کر خود ناگ بھو کی چھکڑوں اور گھٹیل سٹیوں سے باؤ کے کانوں کے پردے میں ہوں سے آگے اور باؤ بوجھت اور اس کے دھڑکیوں سے داخل ہو گیا وہاں ایک تیرے جیسے سے بڑے بڑے حصار ہوا ہوا کر رہا تھا گاہے کے بعد باؤ کو علم نہیں کہ وہ کس وجہ سے اور کس طرح ناگ بھو سے باہر آ گیا بولی آکھ کھ کی تودر سے باؤ کا چوڑا دل ر ہا تھا اور باؤ کی بند کمرے میں آرام دہ بستہ ہو چکا تھا۔

باؤ نے سر ہٹھا پا کر دیکھی بھی باؤ کے پیلوں میں بڑی سواری تھی باؤ نے ذہن میں زور دیا تو دل خوشی سے چھل نہا وہ کہہ باؤ کا دانا پینچنا تھا باؤ کی اچھیل کر ستر سے نیچے آگیا نیچے آئے ہی باؤ نے اپنے قدموں میں سر ہٹھا ہوس کی چٹک کر دیکھا تو ناگ کی اپنے پچھلے ہوئے جسم کا باؤ کے قدموں سے مس کر رہی تھی باؤ نے اس کے بے کھری کھولی باہر کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور نہ آنے کی خود کو اپنے ساحل میں داپس پا کر باؤ پر دیکھی اس طاری ہونے کی باؤ کی خواب گاہ میں ہر طرف مٹی کی خاصیت بہت تھی بولی کچھ سے مدد سے وہاں کسی سے قدم نہ پڑے ہوں باؤ کو یقین نہیں آتا تھا کہ وہ ناگ بھو سے نہجات یا کر دانی اپنے رگہ داپس آچکا ہے باؤ نے اپنی کوٹھوڑ کر دیا کر نہیں ٹھہر دے آکھیں بندے پوری قوت سے چٹکی۔ میرا باؤ بہت قریب سے یہاں آئے گا میری بوری میں کئی بھینٹ نہیں چڑھتی باؤ نے اس کا شانہ بلا کر اسے پکارا اس نے آکھیں کھول کر پہلے باؤ کو بھروسے سے دیکھا اور اپنے اختیار دینی باؤ نے اپنے لپٹ میں کہاں ہیں میرا پیرا پیرا کچھان ہے وہ باؤ سے لپٹ کر روتے ہوئے نکلیں اور سکوں کے درمیان بولی ان سے ہونے جاؤ بی باؤ نے بھرات داس اس کے ساتھ بھرا بی بولی آواز میں کہا وہ کب بھو کی سیم سے بچیں اور آگیا ہے کی سن کر بھو کی حالت غیر ہوں سے باؤ پر اواز سے سہارا دے کر باہر کھڑی نقیبا میں آگھوں میں آکر وہ وہ دونوں کا دیرنگ ڈال دیا وہاں سے رے باؤ کو بھو کی اواز سے کر کے میں آؤ اور کئی آرام سے لینے کو کہا باؤ بھی آؤ آرام کی غرض سے لپٹ گیا کئی آؤ سمجھا رہی رہی اور پھر بھو کی اواز سے باؤ کی یادوں میں کھو گیا کی طرح ایک لالچ ایک ٹھٹکی کی پراس کی زندگی کس دور ہے میں آکر کھڑی ہو گئی تھی ابھی اس کا دین ڈنگ ابھی باقی تھا کالی چرن چرن بھی کھڑی دوڑنا ہو سکتا ہے باؤ کی یادوں میں کھوئے ہوئے باؤ کو اس کی سنے خود کو سٹی صحران کمرے سے باؤ باؤ حیران تھا کہ وہ تو سو باؤ تھا یہاں کبھی آگیا کہ ناگ بھو کا سامنے ایک پیلہ وہ بی بڑک سٹی دکھائی دی جو سمجھ میں تھیں کہ نماز کے وقت باؤ سے ملے تھے۔ باؤ جاکر ان کے سامنے بیٹھ گیا وہ دیرنگ ٹھوڑے وقت کے بعد باؤ کو دیکھ کر مسکرائے گئے پھر وہ بوئے چٹائی جانتے ہوئے سمجھے غلط راہ کا انتخاب نہ کرنا بیے باؤ کی میں شرمندہ ہوں چٹائی پلوں پر۔

باؤ تہمارا معافی پرتی تہمارے قدم کا میاں کی طرف آتے جا رہے ہیں میں ایک رہ گیا ہے ہاں باؤ کی چرن کا ناگ بھو اب بھی خوف ہے کہ وہ بھی کوئی وادکر سکتا ہے باؤ کی مائی کالی چرن کو کہاں دیکھوں مجھے اسے ختم کر کے اپنی زندگی اب سکون سے گزارنا چاہتا ہوں نہیں دھڑکنے کی ضرورت نہیں ہے کی باؤ وہ خوف سے آٹے گا اور نہ ہی نہیں کالی

چرن کے گنگہ سے خون سے اپنے ہاتھ رنگنے کی ضرورت ہے وہ خود ہی انہوں کے ہاتھوں مارا جائے گا بس جو بھی قدم اٹھانا بیٹے سوچا کچھ کرنا اور باؤ انہیں میں کراہتا ہوا دوسرے پنڈت کو تہمارا کھڑا کر دے کالی چرن سے مقابلے میں وہ تہمارا ساتھ دے گا کیا اس کی ایک طاقت مائی تہمارے کمرے پر مقرر تھا کہ کالی چرن سے مقابلے میں وہ تہمارا ساتھ دے گا مشورہ پر ٹیکل کرنا باؤ جتنے ہو باؤ کے کہنے سے باؤ کا کھڑا ہوا اور باؤ نے جوئے باؤ کو ناگ کی خیال آگاہی کے بارے میں باؤ کی بات کر دی ابھی باؤ کو کچھ کہنے کے لیے نہ کھولا تھا کہ باؤ کی کالی چرن سے نہیں پریشان ہوں سے کی ضرورت نہیں ہے باؤ ناگ رانی کو تہمارا دے کر گئے کہ جرم میں جو اس کے انہوں سے سزا دی تھی وہ اللہ کی رحمت سے سب ختم ہو گئی ہے اس کی ساری طاقت اور رنکاتے واپس لے گیا ہے ناگ رانی کو کم سے سے پیادہ رانی راہ پر چلنے کی سزا ہے فقیر بہت ختم ہو گئی ہے اور وہ اب اپنے پیلے اداں حالت میں بھی ہو گئی ہے باؤ پھر باؤ کی ناگ بھو کے ادا کے داپس سے چل پڑا چلتے ہوئے اسے اجاگ کھو کر کی اور جب سنبھلا تو اپنے آپ کو اپنے بستر پر ہی پایا اور ساتھ ہی اس کی کھڑی انسانیت روپ میں ابھری تھی جاسی جاسی اس کے چہرے پر مسرت کے آثار تھے باؤ کا کھڑے دیکھ کر وہ بولی باؤ کی یہ یہ تجھوں میں پھر سے خراب ہو گئی ہو نہ کچھ آگیا ہے میرے ہاں۔

ہاں ناگ بھو جہاں سے میں سب جاتا ہوں یہ سب اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور باؤ کی کالی چرن سے عاذاں کا اثر ہے باؤ بستر سے اٹھتے ہوئے بولا۔ اور پتہ ہے باؤ کی جہم تیندیں ٹالنے تھے تو تہمارا بے پرواہی میں کالی چرن آگیا تھا وہ کھڑا رہا چاہتا ابھی وہ سوچ رہا تھا کہ ناگ کی بی بی تم پریشان نہ ہو میں نہیں دیتا کی وہاں بھی میں ساری رحمت نشاں ہے یوں تو کاش کرنے کے لیے پوچھا کر دی اب میں نہیں نہیں دیتا کہ پھر دوں گی وہ کالی چرن سے نہیں بجائے گا بی بی یا نہیں ہو رہی تھیں کہ ناگ پانک واپانک رنگ کا صواں کو تار اور جب وہ چھوڑا تو اس سے ایک کہا تھی سینہ ڈھیل لڑکی کو تار دینی باؤ پر جاتے سے اس سے چھٹا بادہ باؤ کو حیران کر دیکھ کر وہ بولی حیران ہوں سے کی ضرورت نہیں ہے باؤ میں اسی پنڈت کی ایک طاقت ہوں جو تہمارا مدد کی خاطر کالی چرن کے ہاتھ مارا گیا تھا اس نے مرے وقت اپنے خون کی نہایت دے کر عہد کیا تھا کہ میں تہمارا مدد کروں اور کالی چرن سے اس کا بدلہ لوں تو کالی تلاش کے بعد آج تم مجھ سے مجھے دیو کی کہتے ہیں اور تہمارا سلطان کے لیے ایک اور بات کہیں تادوں وہ کیا چرن سے اپنی سب سے بڑی طاقت مائی کو تہمارے مقابلے میں لا لیا ہے اور میں تہمارا ساتھ دوں گی کیونکہ اس میں ابھی فائدہ ہے اور کامی وہ دیا گیا کہ وہاں کی پویش ہوتے ہوئے بولا وہ کہیں وقت آنے پر خود ہی چل جائے گا اور میں چھٹی سی بولی کے روپ میں تہمارے سر پر رنکوں کی تہمارے ساتھ ساتھ ہے کہہ کر دیو کی ناگ بھو کی اور چند ٹھوٹوں دیا کہ پویش میں ملتی سرنگ اور سرسرا ہوا پویش میں ملتی اور جب باؤ نے باؤ کے سامنے اپنے سر کی طرف دیکھا تو دیو کی ہالوں کے درمیان دوڑا باؤ کی حیران ہوتا ہوا پھر ناگ کی بولی بولی ناگ کی دیو کی آگئی ہے پر مجھے بھی کی گھر ہے کس کہنی کو کہاں چھوڑ کر ششمان گھاٹ ڈال دیا کہ باؤ کی بی بی کو سدا ہے کہ چھوڑا دے سدا ہے جو مرے حضور صاحب کی بی بی ہے اور سدا ہے کہ شوہر کی شکل تم ہے جو میرے بی بی سے جو اے جو جو اچھ کر کہیں ان سے ساتھ لے گئے تھے اور سدا ہے کہ میں نے جنہیں مان چاہی جان کہتے تھے جو اے کا جانے کے بعد جنہیں کی کہا تھا کہ ہمارا گھر کئی پر اپنا ہیں کر آ جا اور سدا ہے کہ تم سے گراںش کی بھی اور تم نے وعدہ کی تھا تھا میں کی بات پر باؤ کو کھرے سب واقعات یاد آئے اور پھر اسی وقت باؤ نے کئی کو اٹھایا تیار کی اور سدا ہے کہ کھڑی کھڑی چل دینے۔

سدا ہے جو اں کی باؤ اور سب گھر والے باؤ پر لڑکی کو کھڑے کر بہت خوش ہوئے جیسے پورے جنگل میں بہاری آگ کی جتنی بہت ملانگہ عبادت شوہر باؤ سدا ہے کی مان سے بچے دل سے باؤ کا بیڑا بیڑا انماں لیا تھا پھر باؤ نے شام ہوتے ہی سب سے اجازت لی کہ اس کا ایک آخری کام سر انجام دینا ہے وہ دے کر آتا ہوں اور سب میرے حق میں دعا کرنا کہ اللہ مجھے



کامیاب کرے سب نے دعا کی اور باور ہواں صلہ حاصل کرے میں آگیا ناگنی کے اشارے دیتے پر باور جب کرے میں داخل ہوا تو ناگنی کچھ بڑھنے میں مصروف تھی دس منٹ تک ایسی کچھ بڑھ کر پڑی پھر چلا گیا اس نے اپنے ہاتھوں کو باور کی سمت جھکا تو ایک دو ٹوکی کا بہت دور گھبرا ہوا تھا باور کی جانب ہر دو بار باور اس کے اندر گیا باور کو اپنے سے اندر بنایاں لڑتی ہوئی محسوس ہوئی اور چند لمحوں بعد دوسری وہ دعائیں مانگ رہا اور ناگنی سامنے کھڑی ہوئی پھر سرکاری کھٹی۔ جیسے جیسے پھر نازاں ہوا سے چلو نہیں نہیں جانا ہے وہ بولی تو باور کو یوں جھپٹے وہ خواب سے جوق گیا ہوں جاکر کھل کر اور اور ناگنی کے لیے تیار ہوا جاکر تو کیا میں پیش دیتا ہے مگر اس کو یقیناً ناگنی ایک بات سمجھ نہیں آتی وہ یہ کہ اگر تم کشیش دیتا کی دہائی ہو اور تمہیں کشیش دیتا ہے تو تم نے ناگنی کی باتوں سے تو تم نے ناگن کو ناگن کر کے کہیں استعمال نہیں کیا باور یا طاقتوں کے کچھ اسے اپنے اصول ہوتے ہیں میں ناگن بھری کشیش دیتا کی طاقتوں کا استعمال نہیں کر سکتی ہاں یہاں پر کالی جن کے خلاف استعمال کر سکتی ہو اور کشیش دیتا ہے میری جتنی سوچا کر کی ہے اب کالی جن تمہارا بیٹھ نہیں لگا سکتا۔

باور کچھ دیر تک تو ناگنی کی طرف دیکھتا اور پھر سر ہلا کر دوازے کی طرف بڑھ گیا جب باور ہمداری طے کر رہا تھا تو باور کے کانوں میں دیوی کی سرگوشی سنائی دی کبھی کبھی ہم پر بھی ایسی نظر ڈالیں باور کی دیوی کے کھینے سے خوشی محسوس ہوتی تھی باور نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور وہاں سے اس کی دوسری طرف سے کھڑی ہوئی وہ باور کے لیے یہی سمجھے تھے کہ باور یا دافا سے ہے خبر ہو گیا تھا تو دیوی او دیوی باور کو اپنے وجود کے انہماک کی بھی خبر نہیں رہی تھی اب دیوی نے چند تھیں کی طاقت دیوی کی طرف دیکھا تو اپنے تھے وجود میں باور کے سر میں ہم دراز میں باور دیوی کو دیکھتے ہوئے بولا یہ تو نہیں معلوم میں ہوگا کہ مجھے اب کیا جانا ہے میں کیا نہیں جانتی کالی جن سے میرے گمراہ کیا کیا انجام ہوگا کہ تمہارے خیال میں اس کو ہلکا ہے میں تو محسوس نہیں کر رہا ہوں دیوی کہ ناگنی مجھے قربانی کا بکرہ مانا جاتی ہے اگر تمہیں یہ فخر ہے تو فخر منج رکھو دیوی کے ہوتے ہوئے نہیں کوئی بھی اب قربانی کا بکرہ نہیں بنا سکتا باور کو وقت دوسرے کرے میں داخل ہو چکا تھا باور نے دیوی کی بات کا کوئی جواب نہ دیا تھا پھر حال اب یہی شکل خانے کا رخ کیا تھا اور کچھ دیر کے بعد اس کے اوپر جب کرے سے نکلا تو ناگنی جیسے باور کی ہی منتظر تھی چلا باور میں کچھ دیر کے بعد شیشاں خانے طرف آئی اور بالآخر پر ہونڈ کر ڈال دیا وہاں کے باور کی نظر شیشاں نہیں کر سکتا تھا باور کے قدموں نے ناگنی کے اٹھنے سے ہوتے قدموں کا ساتھ دیا باور کے دل کی دھڑکنوں کی رفتار میں اب خفیف سی تیزی آچکی تھی اور یہ ایک فطری امر تھا کچھ دیر باور کی کھٹی کے باور کو ایک عجیب و غریب جنگ میں حصہ لینا تھا اور اپنے آخری دن کالی جن کا فخر کہ تھا اور اس جنگ میں باور ناگنی باور کے مقابل ہوئی باور کا بظاہر کالی جن کے مقابلے میں اپنا انہماج بڑھایا تھا مگر ناگنی باور کی باتیں ناگنی کی موجودگی سے ڈھانسی بندھی ہوئی تھی ناگنی کا یہ خیال باور کی نظر میں مشتبہ تھا کہ اس نے اپنی کھٹیاں اپنی پر اسرار طاقتیں اور کشیش دیتا کی طاقتیں کے لیے وجود میں کھلی گئی تھیں باور نے خود کو دھوا میں کے حصار میں پایا تھا تو باور کچھ دیر کے لیے ایسا محسوس ہوا تھا کہ وہ اندرونی طور پر کچھ دو ٹوکی کچھ طاقتور ہوتا جا رہا ہے لیکن باور باور کی طاقتوں کو ناگنی کے ہاتھ میں نہیں رکھتا اور اس لیے باور نے دیوی پر یہ بات واضح کر دی تھی کہ شاید ناگنی اسے قربانی کا بکرہ مانا ہو اپنے سے کچھ بڑھنے سے کچھ بڑھنے کا فی کالی کو کوس سے ٹھہر گیا ہوئی کالی جن سے یہ جو ادھر چاچی جان سے تو باور کی کامیابی پر دینا دینی بھی ناگنی کو سوائے باور کے اور کوئی نہیں دیکھ یا تھا پھر حال کچھ بڑھنے سے کھل کر وہ باور کو ایک ایسے راستے پر لے آئی جو ویران اور تاریک تھا کبھی تو وہ مڑ کر ایسی ٹھیک زیادہ کشادہ نہیں کی باور کے قدم ایک عجیب و غریب میدان کا زرداری طرف بڑھ رہے تھے اور باور کے دل کی دھڑکنوں میں تیزی مزید آگئی تھی باور نے جنم قصور میں دیوی کو دیکھا جو سمے سے بھیجی ہوئی تھی اچانک ناگنی چلتے پھرتے رک گئی اور بولی۔

یہاں سے آگے تم ایسی کھلی جاؤ گے اس راستے کا اختتام پرانے شیشاں گھاٹ پر ہی ہوتا ہے وہی کہ گوشے میں کالی جن تمہارا انتظار کر رہا ہوگا جاؤ اور جا کر اسے اپنے آخری دن کو بھی مناؤ پیش دیتا کی کشی تمہارے ساتھ ہے اور تم ناگنی میں کچھ جس میں تمہارا انتظار کروں گی اور تمہارا سنے آنے سے پہلے پہلے میں ناگن بھری جا کر جا بھکاری سے بھی حساب کرنا ہے اور تم ناگنی کا ناگن بھری کی رانی کے وہ میں دیکھو گے اور تم شاید باور کے تذبذب کو محسوس کر کے بولی گمراہ اور انہماک سے بھی دور ہوں گے کے باوجود میں تم سے خبر نہیں رہوں گی چھاپا ہونے ایک ٹھنڈی سانس کی اور بہتر جن تھا اس راستے پر چل کر پڑا میں کے اختتام پر باور کی جی زندگی کے اختتام سے چھاپا تھا ہونے مگر نہیں دیکھا کہ ناگنی وہیں کھڑی رہی تھی وہاں کی کھٹکی کی طرف داپہن چلی گئی دیوی بدستور باور کے سر پر موجود ہی اس کے چہرے سے خود کو ہر گز اظہار توہر داپہن تھا کہ وہ پریشان یا خائف نہیں معلوم ہوئی تھی باور چاہتا تھا اور اس کے بڑھتا رہا باور کے اور درگزر نہ کیا میں نے کھڑے سے سسکیاں لے رہے تھے ہوا کی سنناٹ میں باور کو کچھ ایسی سی صورت ہو گئی تھی وہ دل میں سے کہنے لگا کہ دیکھو اس آخری جنگ کا انجام ہوگا۔

باور چلتے چلتے آخر شیشاں گھاٹ پہنچ گیا یہاں جیت ناگن کا موشی کا راج تھا مردوں کی ہجری اپنی فضا میں ایسی دھشت چرائے ہوئے تھے کہ باور کو دیکھنے کفر سے ہونے لگے بہت سی نالہ و گدہا لگائی جس میں چاروں مل رہا تھا روشنی اس واحد کرن کے دواور کے گرد راجی تاریکی تھی ایک جگہ باور کے قدم رک گئے باور کو اپنے قریب ہی نہیں کچھ آہٹ محسوس ہوتی تھی باور نے اس طرف دیکھا تو اسے اپنا سانس رکنا ہو محسوس ہوا سرخ رنگتوں کی طرح دھتی ہوئی دواور کھین میں باور کو گھور رہی تھیں باور نے انہیں حرکت کرتے ہوئے دیکھا وہ باور کی طرف بڑھ رہی تھیں ہر دھڑکنا میں باور کی اس ہی طرح شور مچانے لگا پھر دواور میں باور۔ باور کا دیکھنا میں دیوی کی آواز سنائی دی۔ یہ آدھکس کی دواور کی طاقت تھی نہیں کالی جن کی ہیں اس وقت ایک آواز نے دیوی کی اطلاع پر مہر تعقدیق کر دی تم آئے ہو باور باور کے داغ میں کالی جن کی آواز کی لہر میں محسوس کی ناگنی بہت جالاک ہے اس نے تم کو آگے کر کے خود کو محفوظ کر لیا ہے اس طرح نہ میری طاقت کا اندازہ لگانا چاہتی ہے اس کے بعد یہ میرے مقابلے پر آئے گی میں نے تو چاہا تھا کہ اس سے گمراہ ہو میں تجھے سے اپنا حساب بچا کر اسے گرد مالدی کالی جن کا اظہار ہو گیا۔ لیکن تیرا راب وہ میرے منگی سے تیری وجہ سے تو اسے اس کی ضرورت ہونے کی بھی اچھا ہی ہوا کہ اس نے تمہیں فراموش کر دیا کہ کچھ مجھے تمہارے لیے آج بھی میرے دل میں انکار ہے دیکھ رہے ہیں یہ نالہ و گدہا میں جانتے ہیں خاص کر اس کے ناگنی کو کوشش کر دیکھو باور نے کر کے لیا پڑا کالی جن انکار سے فائدہ لے کر ناگنی پر کڑا ہوا تھا تو باور کی آنکھیں اسے ایک ج۔ لے کی مانند کچھ دیر تھیں اندھیرے کے باعث باور کو اس کے نقوش نہیں دکھائی دے رہے تھے اسے اندھیرے میں کالی جن نے باور کو فوراً پہچان لیا تھا اس کی دہکتی ہوئی آنکھیں اندھیرے میں بھی دیکھنے سے قادر ہیں میں نہیں اس خط کرے میں دے دیکھیں لگاؤں کا پہلے نہیں بہت ذلیل دے چکا ہوں جس کی وجہ سے میرا دوست ناگن رہا اس دے میں نہیں ہاں کالی جن نے کہا تاکہ ناگنی کو بھی میری شش کی اعزاز دے جو اسے اچانک کالی جن کی انکارہ آنکھوں سے چنگاڑیاں پھوس اور اور گمراہی تیزی سے باور کو کھینک گئیں۔ کہ باور کو کھار ایک دلدرد میں پیچھے بننے کی مہلت بھی نہ حاصل کر سکا چنگاڑیاں باور کے جسم سے ٹکرائیں اس وقت کالی جن نے کہنے کے لیے باور کے ذہن میں یہ خیال امر تھا تھا کہ وہ حصار میں چنگاڑیاں باور کے جسم کو جالتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ دے کر ناگنی کی جن کی تو قیامت خاک میں نہیں چنگاڑیاں باور سے ٹکرا کر ادھر ادھر پھرنی اور جسے باور کو کھنک خف سامھی احساس نہ ہوا باور بھی کھڑا تھا دے ہی کھڑا رہا لیکن اندرونی طور پر یہ تبدیلی ضرور ہوئی کہ باور کے رگ دے میں خوشی کی ہر دوڑ تھی کہ ناگنی نے اسے دھکا کھینک دیا تھا اس نے داپہن اس کے وجود میں کوئی ایسی شش متصل کی تھی کہ کالی جن کا اعتبار نہ داریک پچکانی حرکت میں کر رہا تھا اس کا کامی پر کالی جن کے بند سے اس کی غمراہی لگی جیسے



طرف بھیجی تو اس میں چھ پتے پیدا ہوئے باورنی نے ان بچوں کو گود میں لے کر اتنی زور سے دایا کہ وہ ایک بن گئے البتہ چھ رانگہ ہو گئے اس کا نام کارنیکار کیا گیا کارنیکار محنت و مصمت کا اتنا لیا کہ اس کے بارے عورتوں یا بیرونیوں کا سایہ بھی ناگوار کرتا ہے وہ مکار بن میں رہتا ہے اگر کبھی کوئی باورنی اس کی طرف جاکھائی ہے تو وہ پیش میں کر اسے جنابت میں منتقل کر دیتا ہے کوئی نہ کر دھرت بن جانے اور کوئی انگریز کی تل میں بیٹھ جے کہ سارے ہندوستان میں کارنیکار کی پوجا کے جو خاص مقامات ہیں وہاں عورتوں کا داخلہ منع ہے ان سب باتوں کے پیش نظر یہ تصور بھی محال تھا کہ کارنیکار ساگی کی مدد کے لیے آسکے۔ لیکن اس وقت باورنی حیرت کی انتہا نہ کی جب کارنیکار آسان سے زین پر اتر آیا اب مرگھ پر چھائی ہوئی تاجی کارنیکار کا گود لکڑی کا تھا کارنیکار اور پیش کے درمیان جب وہ ایک عجیب و غریب محسوس ٹیپ کی روشنی نظر نہی کی باورنی کارنیکار کو دیکھا جیسے ساتھ اس نے شیشاں لکھائی کی زین پر قدم رکھنے ہی بھوکے ماری شروع کر دی وہ بچوں کی ایسی محبت سے ہواؤں کے جھکڑوں میں رہے ہوں سر دھرت بن ہوا جیسے کفر کو سر دھرت بن ہوا بنا دیا گیا باورنی اس شخص کو قہر کرنا چاہتے تھے۔

ان ہواؤں کا کارنیکار کی طرف تھا بلکہ مجھے بتی تھی ہوتی ساگی کا کہ یہ تمام کارنیکار اور وہ کبھی بھی جاؤ نہیں یہاں سے چلے جاؤ ساگی مجھے بہت عزیز ہے یہ کارنیکار کا اعتراف تھا اس کا کیا کا اعتراف جس کے بارے میں یقین کیا جاتا تھا کہ اسے عورتوں کا سایہ بھی ناگوار کرتا ہے یہ سچ کور ہے ہو کارنیکار کی حیرت حق بجانب تھی ہاں میں یہ کہہ رہا ہوں تم جو عورتوں سے نفرت کرتے ہو ہاں لیکن ساگی کی بات سمجھو اور اسے اس مجھے محبت کے بدلے سے آشنا کر دیا ہے بہت خوب نیش نے کہا پرتاؤں میں جب یہ نکشوف ہوا تو وہ کھلی بیضا بہت خوش ہوں گے میں جانتا ہوں شیخ مجھے ہمارا جگہ کے غائب کا نشانہ بنا پڑا لیکن میں ساگی کی خاطر سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں غمیک ہے میں کا سر بلٹکے گا میں یہاں سے تمہاری خواہش کے مطابق چلا جاتا ہوں لیکن شرط ہے کہ ساگی بھی پہلی جاتے ہیں اس میں کوئی جگہ کہے بغیر نہیں جاؤ گا ساگی نے باورنی سے اشارہ کیا وہ بہت بھری ہوئی تھی اس کی آنکھوں کی چمک لوٹ آئی تھی اور پھر ہے چھائی ہوئی مرد کی کاغذ پر ہو گیا تھا یہ تاکن سے کہہ رہا ہے ہلاک کر دو نیش نے کوئی کیا نہیں نیش کارنیکار نے اظہار خیال کیا لیکن وہ یہاں سے جو ساگی کی زبان سے نکل جانے کارنیکار ایسا جملات نکال کر آؤ کہ وہ پرتاؤں کی دیو یا شیخ کو مل جائے کوئی انہیں نہیں دے گی تم یہاں سے چلے جاؤ یہاں تک کہ نیش فضا کارنیکار کے منے سے قہر کر آئی۔ میں اس انسان کو ساگی کے حرم پر نہیں چھوڑ سکتا تو مجھ سے ٹکر لے گا کہ مجبور کیا کیا تو ظاہر ہے کہ ایسا ہی ہوگا تم بھول کر کہ جب تک کہ دیو ہوں تو مجھے یہ نہ بھول کارنیکار کی ماں کا لالہ ہوں ڈھچھے سے زہد مجھ سے نہیں کا کہ کارنیکار کا قصہ طوفان کا ہے کرمانیہ نے لگا بہتر گا کہ کارنیکار ساگی کے ساتھ یہاں سے چلا جاؤ گا میں نے سنا ہے کہ وہاں ایک لڑکا ہے اور ایک لڑکی ہے کینش تجھے کہے روے گا۔ باورنی کے دل کی اب یہ حالت تھی جیسے جھانک لگا رہا ہو سیم پیسے میں ڈوب چکا تھا جو واقعات چش آئے تو سننے ان کے تصور سے ہی باورنی کی لگی جارہی تھی دنیا کی ایک حیرت انگیز ترین جنگ کا آغاز ہوں سے والا تھا وہ طاقتور دیو ایک دوسرے سے ٹکرانے والے تھے ایک عورت دیوتاؤں میں ہی فضا کا بیج ہو چکی تھی۔ دیوی باورنی کے سر پر بھی بڑی توجہ اور دلچسپی ہے یہ سب کچھ بخشتی رہی اس کا پھر مرست سے ٹکرانہ ہوا جا رہا تھا خود اس کے قول کا آج جو کچھ ہو رہا ہے جو وہ جانتی تھی۔

ساگی نے بڑی خطرناک نظروں سے باورنی کو دیکھا اور چن کر ایک آس باندھے ہوئے اس کی طرف دیکھتا رہا وہ باورنی کی طرف قدم بڑھا چکی تھی اب وہ ایک کر کے کی باورنی کے منے سے قہر کر اس کے حسن و جمال کی حشر سامانی تو اب دم توڑ چکی تھی باورنی اس کے سر سے آزاد ہو چکا تھا اسے باورنی ہلاکت کے لیے کوئی اور ہی حربہ استعمال کرنا پڑتا لیکن اس سے پہلے کہ وہ چھڑک کر دھرت کی پیش کی سوئے بڑی تیزی سے لہرائی اوارز نے انے کی ایک کوئی پیدہ باورنی جیسے کو لہرائی باورنی

سوئی کی زور تھی اور خوف سے اس کا رنگ بدل چکا تھا وہ سوئے اس کے جسم پر پڑنے کا یہ مطلب تھا کہ اس مغرب سے اس کا جسم میلون دور جا کر آئے اور گھر سے گھر سے ہوجائے لیکن اس سے پہلے کہ کوڑے کی طرح لہرائی ہوئی سوئے اس کے سر پر پڑی فضا میں ایک ترچا سا ہوا اور دھرت نے کی باورنی آزاد کارنیکار کے بائیں ہاتھ کی کینش سے ہوئی تھی اس کے ساتھ ہی آسان سے زہر بار چھیاں نیش کی سوئے پر برس پڑی وہ سختی کی ہی پر چھیاں سورج کی تیز کرلوں سے مشابہ تھیں کہ ہولناک آواز سے ساری فضا راغشی وہ شاید کینش کی پیچ پیچ سوئے سے خون کے سفارے لپک لپک پڑے اور ساگی تک پہنچنے سے پہلے ہی سوئے کا زور دھرت کی کینش نے توڑ کر اسے اپنی طرف لکڑی کا کارنیکار کینش کی فیض غضب سے بھری ہوئی سرخ سے باورنی کو اسے انہوں کے پر سے پھینکے ہوئے عروس ہوئے اور اس کے ساتھ ہی زلزلہ آ گیا باورنی کے جڑوں کے نیچے میں اس طرح ڈول رہی تھی کہ باورنی کو زلزلہ دھرت کا۔ پہلے کی کوشش کے باوجود نیش سنبھل کر دھرت کی ہاں لائی چرن کا ہوا تھا کینش کے دلے دانت سوئے کے نیچے سے ظاہر ہوئے اور بڑی سرعت سے لیے ہوئے چلے گئے تھے زدن میں وہ کارنیکار کے جس میں بوسمت ہو گئے اور میں کارنیکار کے اظہار کرب نے ساعت کو ہلا کر دھرت کی ہاں اس میں طرح لڑاں تھی زین کی کینش سے باورنی ایک طرف لڑھک چلا گیا تھا دینا کی سب سے عجیب و غریب جنگ تھو آواز سے زور کر چکی تھی۔ دونوں ایک دوسرے کو لڑی کر چکے تھے۔

باورنی اور محسوس ہوں گے تھا کہ جیسے کوئی بھیا تک خواب دیکھ رہا ہو اگر باورنی حقیقت مان لیتا تو باورنی بشارت خود ہی اس کی نظروں میں مشتبہ ہوجاتی کینش اور کارنیکار نے ایک دوسرے پر شدید طعنے شروع کر دیے شیو کی اولاد آپس میں برس پڑ چکی تھی ایک ایک طرف سے طعنے برتنے تو کھد دوسری طرف سے بجلیاں کڑھتیں ہر طرف ایک ہشر بہاؤ کیا کان بڑی آواز سنائی دندے سے ہی پتہ پڑو میں بلبلایا ہلا کر مرگھ سے بھاگ رہی تھیں دیوتاؤں کی جنگ کوئی معمولی جنگ تو نہیں ہو سکتی پر ایک ایسی فوری طاقت کی آزمائش میں لگا ہوا تھا اس کے نیچے میں رہتے زہر زور ہوئی جارہی تھی جس کا فضا کا ایک طوفان کا کینش ہمیں چلا تھا اب باورنی کو لڑی دھرت کی کینش نے کارنیکار سے کینش کی کینش کی چرن ساری سرخ آوازوں پر پیش ہوئے وہ کینش کو کھنکھنے کے بعد کارنیکار سے آواز سن رہا ہے تھا کارنیکار اور کینش کا اظہار کرب کسی بھیا تک طوفان کی طرح پھٹ پڑا تھا مرگھ کی زین میں جگہ جگہ دراڑیں اڑ رہی تھیں پڑ گئے تھے زلزلہ بار بار آ رہا تھا اور باورنی بار بار اسے ادھر لڑھکنا پھر باورنی اس وقت باورنی حالت تھی کہ فضا کا دھول میں بری طرح اٹ چکا تھا اور کوئی باورنی کو لڑی دھرت کا بھوتہ ہی سمجھتا اس بھیا تک خواب کا سلسلہ کب تک دراز ہوتا رہا باورنی سے کینش کو سکتا تھا ہاں بس اتنا جانتا تھا کہ اس ہنگامے کو فروری کے والی سستی خیمہ ہمارا جگہ کی شیو کے علاوہ کو اس جنگ کو رک بھی نہیں سکتا تھا۔ کسی میں اتنی طاقت ہے کہ دیوتاؤں کے کنگڑوں میں حال ہو سکے نیش اور کارنیکار کے کنگڑوں کی ایک قیامت پر پائی تھی کہ شیو کی بیٹھ سے چونک کر دراز چلا آئی تھا اس کی سواہی اس شان سے مرگھ کی زین پر اتاری کہ وہ تل چر سوار تھا اس کے چاروں جانب میں سے ایک میں زہر اور دوسرے میں تر شول تھا ٹھیلے دونوں جانتے نہیں تھے کچے میں زہر اور خوف کا ساب لہرا رہا کہ پھر کینس کی سواہی کو بھونک کر مالا بھیجی پھر کینس جی اور اس کی تینوں آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں یہی اس کی سواہی فضا میں نظر آئی تھی نیش اور کارنیکار کھرا کر ساکت ہو گئے تھے یہی جگہ تھی کہ جب شیو کی سواہی زین پر اتاری تو فضا کا دھول کا طوفان چھٹ چکا تھا اور اب ہر چہ نظر آ رہی تھی باورنی سب سے پہلے کارنیکار اور نیش کی سواہی کو دیکھا دونوں ہی زہنوں سے چہر نظر آ رہے تھے زین کا فانی دور دیکھ ان کے خون سے سرخ ہو چکی تھی باورنی نے خود کو کسی اس خون میں تھرا ہوا یا باورنی حالت کا چرن کی لگی تھی ہاں البتہ ساگی کا حال ان دونوں سے مختلف تھا وہ کینش کی ویسی ہی تھی ابھی نظر آ رہی تھی شیو کو کہ اس کے چہرے پر بھیجی کہ کا تاڑ بہت گہرا ہو گیا تھا کارنیکار شیو کے اندر میں بھی کی تیز کر چکی تھی۔





بابو کو جب ہوش آیا تو وہ چلچلتا تک حالات کا جائزہ لیتا رہا اور جیسے اسے سب کچھ یاد آ گیا وہ دیتا ناس کی بیوی کی ہولناک جنگ جو آج تک اس نے کیا کسی نے بھی نہیں دیکھی تھی وہ حیران پریشان تھا کہ یہ سب کیا تھا آخر تھا کہ سونے کی تختہ نہیں آ رہی کی اور اب وہ سب ہی سطر اس کی آنکھوں سے غائب تھا کراس نے کالی چرن کا مہر ت ناک کی اپنی آنکھوں سے دیکھ کر چکا تھا کہ یوں دیتا ناس اور یوی کی اس جنگ کی اسے کچھ نہیں آئی تھی اسے ذہن پر اتارنا خود نہ وہ ڈاڑھ کر بابو کو چنگ مڑا اور ہڑ ہڑا کر گھبراہٹا بیٹا میں بابو اور بابو کے سر ہانے وہ جی باجی ہوئے تھے جنہوں نے خواب میں آکر بابو کو کہا تھا کالی چرن کو مار کراس کے کندے خون سے اپنے ہاتھ رنٹنے کی تھیں سب سے کالی چرن کو اس کے اپنے جی ماریں کے اور اب وہ سب جی باجی اس کے سامنے بیٹھے وہ اپنے اپنے سر پر ہاتھ دڑا تو وہ کالی چرن کی اتاری اچھٹے جاؤ گے پر بابائی یہ دیوی یہ دیوتاؤ کی یہ جنگ یہ سب کیا تھا میں کچھ نہیں آتا بابائی بتاؤ یہ سب کیا تھا۔

بابو بیٹے سب ایک شیطانی تھا کہ مطلب بابا بھی میں کچھ نہیں دیکھ رہا ہوں۔ بابا بیٹے اللہ تعالیٰ کی بیش محاف  
نے دی ہیں وہ پوتاؤں ان میں سے کسی کا بھی کوئی دھوکہ نہیں ہے۔ بس یہ تو اللہ کے بندوں کو گمراہ کرنے کے لیے بنائے  
گئے ہیں اور اس چیز کا نفاذ شیطانی ذریعہ ہے اٹھا یا اور ان دیوی دوتاؤں کی صورت اختیار کرنا تو انسانوں کو اور گمراہ  
کے اور ان کے لیے چٹائی کے راستے بند کر دینے چاہیں۔ اور ان انسانوں کی مدد میں دھتلا چلا جائے مگر وہ  
جانتے وہ رب جو بڑا مغرور ہے جسے جو سب جہانوں کا مالک ہے سارے جہانوں کے خزانے اس کے ہاتھ  
میں اور وہ دم کرنے والا ہے ہر حال یہ سب کچھ نہیں ہے اور دیوی جی تو تمہارا ساتھ دے رہی ہے وہ بھی انہی میں سے  
نہ کے کچھ اپنے معاملات میں کچھ ایسا نہیں ہوئی تھیں کہ ان کو دیوی کے ساتھ عبادہ کرنا پڑا کہ دیوی اس کے  
پیس کی بھی نہیں آئے اور نہ وہ دیوی کے معاملات میں ہر طاقت رکھتی ہے اور دیوی کے لیے تمہاری تمہاری ہر شے میں  
وہ ہے وہ چاہے کچھ بھی کہی کہ کچھ بھی نہ کہی کہ وہ دیوی کے لیے ہوا ہے کہ بعد کا وہ ہوا ہے ہر شے میں  
وہ جیسا اور خاص کر تمہارا دشمن کی ہر چن خود اپنی ہی کے ہاتھوں مارا گیا ہے تمہاری داستان اب یہاں پر ہی آخر  
تھے کہ بابو بس ابھی دیوی کے ساتھ خوشی میں زندگی گزارا اور وہ کام کر جو حق ہوں اور تمہارا دل بھی گوارا کرے  
اسے لیے ایک اور بات یہ کہ کئی اب تاگ بھو کی رانی ہے اس نے راج کمار کی بدلہ لے لیا ہے۔ اور اب  
ان کی رانی ہے اور اس جیتا راجا تو اسے رب راج کی کرنے میں دقت لگاؤ کہ وہ اپنے بندے سے راجی ہو جائے  
میں جیتا راج۔ اب بابا نہیں ہو چکی ہیں ابھی تم آرام کو یا پھر بات ہوئی اس سے پہلے کہ بابو بابا بھی سے کوئی بات  
وہ جو ہیرا کی پرہیزگار پرہیزگار ہے چلے گئے اور یا آرام کی غرض سے سو گیا ہے نہیں اب کیا وقت ہو یا جب وہ اٹھا تو اس  
آپ کو نرم ستر پر لیٹے ہوئے بابا۔ اور اس کی جان سے پیاری یعنی نفی اس کا سر پر باہمی اور ساتھ ہی سعدی چاچا  
اور اور اس کے ساتھ موجود ہے یا کو بکوش میں آتا کہ کب سب کے چچو۔ یا کو بکوش کی لہر و دھڑکی اور اس کی آنکھوں میں  
کے آؤ گے کہ اب اختیار یعنی کے منے نکلا یا اللہ تبارک ہے ہم سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا اور شیطانی ذرات

قارئین کرام میں آپ کی رائے کا منتظر ہوں گا یہ کہانی اعلیٰ قسمی مگر اس کو جلد بازی میں ختم کر کے لیے کہ ایک بچی میرے ہاتھ آئے جس کا بیچ جاگتا جوت لاہور میں لاسلام آباد میں نہیں آتے ہیں اس کو گھومنا سوتا جائے اور پاکستان کا نام میں نے سزا اور رکھا ہے بس اسی کو لکھنے میں لگا ہوں کہ وہ لکھ سکوں بانی سب قارئین کرام سے چاہوں گا کہ میرے حق میں مدد کر سں۔

تجارت کا تھا باوجود کم کر ایک طرف سمٹ گیا اور اس وقت دیو چر باؤ کے سر پر آگئی اس کے بارہا یہی طرف منتقل ہو گئے۔  
 تینوں باؤنی اب بس قماش دیکھتے ہو اس نے کہا شیو غصے سے دیوانہ وار جا رہا تھا انہوں نے اپنا ترشل دیو کی طرف  
 پڑا کیونکہ وہ برقی سرعت سے یا شاید اس کے بھی کسی نہ تھا تیزی سے باؤ کے سر کی طرف آیا تھا اور اس نے خوف دم سے باؤ کی  
 طرف دیکھا تو ترشل دیو کی جسم میں یوست ہو چکا تھا باؤ نے دیو کی کراہٹ کی اور اسے گرتے ہوئے بھی دیکھا وہ شیو کے  
 قدم عقب کا نشان پر چلی گئی اس نے اپنی طاقت کے بارے میں غلط اندازہ لگا یا تھا وہ شیو کے کیسے کر سکتی تھی اس نے باؤ  
 کے سر پر ہی خود توڑ دیا باؤ نے اس کی لاش کو اپنے سر سے الٹھک کر گرتے ہوئے دیکھا بعد سے باؤ نے جان بوجھ کر  
 دیو کی سر چلی گئی کیونکہ وہ خود تھا شیو نے ہوا چاہے نہ تھا تا کہ یقین کی تحقیق کیا کہ انہوں کی لاشیں کن طرف تھیں  
 کرتا تھا جس کی وجہ سے باؤ کی بے ساختہ جہاد کا اعلان باؤ کی ساعت کے کیا تھا باؤ نے شیو کے ترشل کو دیو کے جسم میں  
 یوست ہوئے دیکھا تھا۔

ہائے دیوی کی کراہی تھی اور پھر باولے دیوی کو اپنے سر سے لٹک کر گرتے ہوئے دیکھا تھا باولے سے کہہ رہی تھی کہ اسے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس کے جس کالی چرن کا کارنہ میں بدل کرے گی اب تو نہ تو بھی ایک غیر یقین بن چکا ہے اور کڑی ہوئی کالی بلکہ یہ کہا جائے تو غلط نہ ہو کہ بابا اب بھی موت کے ہانے پر کڑا تھا تو اب بھی اسانہ نظر نہ آ رہا تھا جو باولے یہاں سے بجائے صرف دیوی کو دیکھ رہا تھا جو اہل ہو چکا تھا حد سے باولے کا بدل ڈوہنگا کیا اور پھر باولے نے اسی حال میں ایک حیرت ناک منظر دیکھا باولے کے سر پر ٹکڑے ہوئے خون کے قطرے اناہو پڑا بدل رہے تھے دیوی کے خون کے قطرے چاٹ رہا تھا بدل رہے تھے خون کے قطرے سے ایک اور دیوی بھی ہوتی تھی جس کے زون میں باولے کے سر پر دیوی کا غور نظر تھا کہ خون کے قطرے خون کے قطعی پانے سے بدل دیوی اور ایک چھک چھک کر کے جسم سے غائب ہوئی تھی اور وہاں سے کہ متناقل چاروں میں شیو کی جھان میں دیوی کی بدلت سے جو حکومت چھل چکا تھا وہ ایک بار پھر بارہ بار وہ باولے کو دھاکا کے باؤ کی ساعت پر بھاڑوں کی طرح برسنے لگی اور کوئی نہ کرتی تھی، بجایان بارہ کی بصارت کو اندھیرے میں دھلنے کی اس ہنگامے کو دیکھ کر باولے کے علاوہ کچھ نہیں سوچ سکتا تھا کہ دیوی ان کی آواز کو کھڑو یا تو اس پر حملہ آور ہو چکا تھا یا کہ سر پر ٹکڑوں اور دیویوں کی ٹپکنے ہوئی تھی مگر اس طرف ایک ہی دیوی کی جسم کو بونے پر یہ سوچو دیو یا اس خیرات کا خون دل میں بھی اس کے حشیانہ قہقہے صاف سنائی دے رہے تھے وہ دیوی ان کی ہنس بھنی کی اور ان کی استخرا اور اڑی تھی ان کی فیصلہ ہو کر گے گا ہمارے دیوی بھی حج کر بولی دیوی شیو کی بھی کھن میں گے باولے کا سر لڑ کر دھیر گیا اور آواز کی لہرں لوفانی چھپڑوں کی طرح باولے کے جسم سے ٹکرائی تھیں اور اپنے تھوڑی خروش کی طاقت کو بار بار آزار دہی دیوی کی کھانسی کاڑنے سے لڑنے لگا اور اندھانہ بھی ہانکےں باولے کو دیکھ کر دیوی کی اس بدعت سازانہ کھانسی کا شہو ہو گیا اور دیوی کی آواز سے لڑنے لگا اسے سرخ آنکھیں بھی اٹھائی تھیں اس کی ہانسی کی پیمت اس کے باولے کا نظر دل سے اوٹل ہو گیا تھا بارہ کوسب بچھڑے دیوی ہوتی تھیں وہ بھی دیوی لے جو دیوی کا تھا اس پر حلالا۔ تہم تھوڑی کر رہے تھے کہ دیوی نے نہیں تو کہا تھا کہ جب وہ محل کے مقابلے پر آئے گی تو ایک عالم ربوزہ جو بچا ہے گا تو جو حیرت کی کہ وہ ایک کتے کی طرح بچا ہوا تھا اسے بھی اس ہنگامے کی زد میں آ جانا چاہیے تھا کہ وہ باولے کو ہانک گئی تھی کہ فرقی نہیں ہیں میں سکتا تھا کہ ان کی ہنسی سے ساتھ ساتھ جس بھی تو کھیں جاتا ہے پھر آڑو سے کیے ہمارے۔ یقینہ وہ دیوی تھی جو دیوی طاقت بن کر ابھر رہی تھی دیوی کا وہ معمولی سا کردار ان عظمت و جبروت کی لافانی مثال بننے والا تھا اس شدید ہنگامے سے باولے کے اعصاب اس ہر کی طرح متاثر ہوئے تھے کہ اس پر غری طاری ہوں گے کبھی باولے نے خود کو کھنسا کی کی سرکش کی گد کا سیاب نہیں دیکھا وہ گد کا وہ شراب اور کوبہوت دور سنانی دے گا ہاتھ یا قلعہ بدلتا چلا گیا پھر ہاتھ یا خاموشی چلائی گی ان کو باولے سے شیو کی ہنگامہ کوئی نہ دیکھا۔



خوف کا احساس

[illegible]

گیا۔ تارمین اگر آپ کو یہ کہانی اچھی لگے تو ضرور تعریف کیجئے گا اور اگر بری لگے تو تنقید کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

تحریر: حیاتِ پابند

یہ کہانی ایک ایسے دور کے ہے جو بہت زیادہ بدستور  
شرارتی تھا۔ قدارا اپنے والدین کا کہا بالکل نہیں مانتا تھا۔ اس تمام  
کلمے والوں کا جینا دور دیگر تھا۔ اس کی دل اس کی ہی مانتی تھی۔  
یہ کہا جاؤ حیدر باہر سے مہتری لا دو یہ کہ حیدر ہر سامنا  
کئے اور اپنے لئے کہہ کر بالکل اس اس نے سوچا تو لکھا نہیں  
بناں جو تھوڑی دیر تک ہی بنا گیا تھا۔ یہ کہیں کہیں موقوفہ ہو گئے  
کلمے جانتے۔ اس وقت دور پہر کا وقت تھا اور سورج چوٹی آد  
کھانا چاہے۔ اس کی سرما ہاتھ دھری کی اور وہ بے بغیر ہوت  
میں آدہ کردی کہ تے سوئے بھر ہوا تھا۔ پہلے پہلے ہوت ہوت  
نکلنے کی ان کے جن میں ایک ایک تھا جس کے بارے میں  
شہر تھا۔ یہاں کہیں بھڑوں کا سایہ ہے لیکن حیدر ان کی  
پرواہ نہیں کرتا تھا۔ حیدر پہلے ہی کوئی سے پاس سے گزرتے  
لگا۔ ایک چھوٹا کرکٹوں کے ٹھہرے ہوئے پاس سے چینگا دیا  
اور آگے بڑھ کر کرکٹوں کے پاس سے جھانک کر گھسیڑی حیدر نے  
پلٹ کر اپنے ساتھ توڑ کر کھڑے ہوئے۔ وہ غائب اور اس کے  
پلٹنے کو نہ دیکھ کر کرکٹوں میں اس کے اوپر چار چھوٹے  
چھوٹے بچے جو کھڑے ہوئے اور حائل اس کے پاس سے ہوئی کہ  
گول مارنے کی شکل میں ٹھہرے۔ وہ انہوں نے سفید  
رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے ان کے کان آسانی اس سے  
بڑے سے اور کھیل میں بھیج دیا۔ غریب میں ایک انک بن میں  
سے ایک بچے نے اپنی نظر اس کی طرف کو پھیر کر دیکھا تو حیدر کی  
خوف سے ایک بڑھوئی اور وہی کھیل کے پاس کو دیکھا تو حیدر کی  
ہوش ہو گیا۔ وہ ہوش آیا تو وہ اپنے گھر یا باپ کی پر دہا  
اور ساتھ دہلی چا پان کی پر اس کی اور بدوٹوں پر نشان بیٹھے  
اس کو دیکھ رہے تھے۔ آج حیدر کو دودن تھا تو وہ حق آقا صاحب  
اس کے دل میں نے اس نے اپنے کہا ہوا تھا تو اس نے  
اسے ساتھ نہ لے والے اور اپنے شروع سے ترک بن گیا اور  
اس نے شروع سے ہمیشہ کے لئے تو کر لی۔



# دیوانی ناگن

-- تحریر: کامران علی واہ گارڈن واہ کینٹ --



کتاب میں جو منتر لکھا ہوا ہے اسے صرف کوئی انسان ہی پڑھ سکتا ہے اگر کوئی اور مخلوق اس منتر کو پڑھے گی تو وہ جل کر اڑھن جائے گی اچانک جلدی سے اس کتاب کو اٹھاؤ دوسرے کو پڑھ کر بدرجوں کو غلام بنا لو پھر ہم اس سادھو کی طرف چلتے ہیں جس نے میرے انمول کو قید کر رکھا ہے میں نے وہ کتاب اٹھائی اور اسے کھولا اس میں چند عجیب سمورنوں والی بدرجوں نکل کر میرے سامنے جمع ہو گئیں ان سب نے غلاموں کی طرح اپنے سر جھکا دیے ہوئے تھے میں نے انہیں حکم دیا کہ وہ مجھے اور نایاب کو اس سادھو کے پاس لے جائیں جس نے انمول کو قید کیا ہوا تھا وہ نہیں لے آئیں اور ایک سحر اشی لے جا کر اتر دیا اچانک ایک بوڑھا سادھو آگے آ کر میرے سامنے نمودار ہوا اسے دیکھتے ہی انمول چلائی یہی ہے وہ سادھو بدرجوں سے ہو کر اسے رادوں میں لے اس کی بات سن کر بدرجوں کو حکم دیا کہ اس سادھو کا خاتمہ کرو اس سادھو نے کچھ بڑھ کر چھوٹ کر ماری تو وہاں بہت سے جن بھوت نمودار ہوئے پھر بدرجوں اور بھوتوں کے درمیان ایک خوفناک جنگ ہوئی جس میں بدرجوں جیت گئیں اور بھوت جان کی بازی ہار بیٹھے اچانک ایک ناگ درخت سے ہوا ماری طرف آیا ہمارے قریب آ کر اس نے انسانی شکل اختیار کر لی اسے دیکھتے ہی نایاب چلائی انمول میرے انمول دیکھو میں نے انہیں آواز دکر لیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس کی طرف دوڑی بدرجوں اب سادھو کی جانب بڑھ رہی ہیں پوچھنے لے ان سے بچاؤ کے لیے آگ چاروں طرف بجھتی شروع کر دی جس سے کچھ بدرجوں جل کر خاک ہو گئیں ایک آگ کا گولہ انمول کی طرف آیا اور اس نے انمول کو اپنی لپیٹ میں لے لیا انمول جلنے لگا آہستہ آہستہ آگ نے اس کو مکمل اپنی لپیٹ میں لے لیا نایاب اس کے قریب پہنچ چکی تھی نایاب نے اسے گلے سے لگ لیا اور چلاتے ہوئے پوئی انمول میں نہیں اسکیلیر سے نہیں دوں گی میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی تمہارے ساتھ مردوں کی آگ نے انمول کے ساتھ ساتھ نایاب کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا اور وہ بھی جلنے لگی یکدم ہی میرے آگ نے ان دونوں پر کیوں کر چلا کر رکھ کر دیا بدرجوں نے سادھو کو پکڑ لیا تھا انہوں نے اسے بہت اذیت پہنائی تھی انھوں نے ان کو زمین پر پھینک دیا اس سے اس کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں اور وہ مر گیا۔ ایک سنہی خیر اور خوفناک کہانی۔

دسمبر کی ایک سرد شام تھی میں اپنے بیٹے کے میز پر بیٹھا تھا اور دروازہ تک پہنچے ہوئے برف سے ڈھکے ہوئے پہاڑوں کو دیکھ رہا تھا مجھے ہر طرف برف ہی برف دکھائی دے رہی تھی برف کے علاوہ ان پہاڑوں پر کسی ذی روح کا نام نشان نہیں تھا اچانک میری نظر اپنے بیٹے کی طرف پڑتی ہوئی ایک بہت بڑے سانپ پر پڑی وہ سانپ مسلسل میرے بیٹے کے گت کی طرف بڑھ رہا تھا اسے دیکھ کر خوف سے میرے رونے لگے

مالی یقیناً وہ اس سانپ کو مار دیں گے کیونکہ وہ بہت بہادر  
افسان ہیں احسان بابا۔ احسان بابا میں نے احسان بابا  
کو آواز دی کچھ ہی لمحوں میں سبز حیلوں سے بھاگے  
ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی پھر اچانک احسان بابا  
سبز حیلوں سے نمودار ہوئے۔

کیا بات ہے آریاں تو کافی کجڑاے ہوئے نظر آ رہے ہو کیا بدو ہے میں نے سانپ سے لگا کر ہٹا کر انسان بابا کی طرف دیکھا وہ کہا احسان بابا ایک جیت ہی ہو اسباب ہمارے ہمیں داخل ہوئے والا ہے اگر وہ گھر میں داخل ہو گیا تو مجھے اور آپ کو مار دے گا ہمیں اس انداز نے سے پہلے ختم کیا ہو گا آپ بہت ہی باہادور انسان ہیں اور آپ کا بھی جی بہت اچھا ہے اچھا ہے لیکن فرماں ہے کہ گن کے آدھ اور سانپ کو مار دیں میں آتا کہ کچھ ہو گیا تو احسان بابا نے کہاں ہے سانپ وہ کیٹ کے قریب ہے میں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں چنٹے کے پچھلے دو سانپ تھیں یہ کیا وہاں تو سانپ کا نام دشتان بھی ہو جو دشتان تھا میں نے میرا لگی سے اس جگہ کے دو درگزر دیکھا کہ شاید وہ اچھا ہو اور لوگوں کو نہ ہونے دے

سانے کہاں عائب ہو گیا میں ہوئے لگتے سمجھتی تھی  
 آج بھی احسان بابا جی سے میرے چہرے کو دیکھ  
 ہے اتنے اور بھی اس جلد کو دیکھ رہے ہیں جہاں میں نے  
 تپا جیوگا سانے ہے آج رات بنا میرا خیال ہے ہمیں کوئی  
 غلطی ہوگی ہے دیکھو ہاتھ کو سانے نہیں ہے  
 احسان بابا نے کہا تو ہاتھ لیں بابا ایسا کیسے  
 ہو سکتا ہے میں نے خود اپنی آنکھوں سے اس سانپ کو  
 دیکھا تھا اور دیکھا تھا ہمارے گھر کی طرف آ رہا تھا میں  
 کافی دیر اس کو دیکھتا رہا آپ کے آنے پر میں نے اس  
 سے نظر پھینکی اور وہاں رہے میں نے اس جلد کو کھاتو  
 وہ وہاں نہیں تھا۔ مجھے سمجھ نہیں آجی ہے کہ یہ کیا پکڑے  
 ہیں اسے اور یہ تصور کر لیں اس وقت بھی بات کو کچھ  
 ثابت نہ کر سکا میں جب ہو گیا بابا اور وہ ہوئے کہ  
 بعد بولے چلو چھوڑو اس بات کو آؤ میں جائے

بنائی ہے چل کر چائے پیتے ہیں میں بابا کے ساتھ چھ چلا گیا تاہم دونوں نے نہ کر چائے کی اور کپ شپ میں مصروف ہو گئے! ایک لمحہ میرے صوبہاں کی ٹیون گئی ہے کوٹ کی جیب سے صوبہاں نکلا میری فیکٹری سے کال تھی میں نے کال اینڈنگ کی دوسری طرف سے معجز کی آواز سنائی دی اسلام ٹیکسٹ میں نے جواب دیا دعا عظیم اسلام میں نے جواب دیا تو دہرایا۔

آریاز صاحب کمال ہے آپ کا میں نے کہا  
بال ٹھیک ہوا ہے جن اور خیریت تو سہ اس وقت  
آپ نے کال کیوں کی مگر بولا میں بھی ٹھیک ہوں کل  
ایک بہت اچھڑت مینک ہے اس میں آپ کا ہونا بہت  
ضروری ہے اس مینک میں کانڈے سے بہت بڑی ذیل  
ہونے کی توقع ہے اس ذیل سے ٹیکری کو بہت فائدہ ہوگا  
ہیزر آپ کل شہر آجائیں اور اس مینک کو اکینڈہ کر لیں  
وہیے بہت ہی دوستوں سے آپ نے ٹیکری کا کچر کپڑا لگایا  
ٹیکری کا بھی چکر لگائیے گا وہ چپ ہوگا اور میں نے کہا  
اے میں کل صبح ہی آجائوں گا اتنا کہہ کر میں نے کال



جاکھتھہ بھری گلی اٹھ گلی میں جلدی سے بڑھ کر  
 ہو کر تاشہ کر کے اپنی کار پر بھر کر طرف روانہ ہو گیا  
 گھنٹوں کے مسئلہ سن کر بعد میں پتہ پہنچا جسے  
 گاڑی کی پٹی کی گلی طرف جانے والی سڑک سے والہ والا  
 گلی کی طرف بڑھنے لگا کچھ دیر بعد میں گلی کی  
 میں پہنچا کیا سب سے پہلے میں اپنے آفس کی گاڑی دونوں  
 بعد میں اپنے آفس میں آیا تھا اس لیے کچھ عجیب سا لگ  
 رہا تھا کچھ دیر ریٹ کرنے کے بعد میں نے گلی کی  
 چکر لگایا جسے میں میننگ کا نام ہو گیا تھا میں نے میننگ  
 انڈی کی میننگ کامیاب روٹی کا پیئڈز کے ساتھ کھڑوں  
 کی ذیل سے ہو گئے شام کے وقت میں نے وہاں سے کھر کا  
 سفر خرچ کیا اور کچھ عرصہ بعد میری کار شہر کی آبادی سے  
 بہت دور چلی جا چکی تھی رات کا اندھا آہستہ آہستہ پھیلتا  
 جا رہا تھا میں نے لاکر رفتار بڑھا دی اور تیزی سے کھر کی

خوفناک ڈائجسٹ

طرف بڑھنے لگا یہ نہیں کیوں آج مجھے خوف محسوس ہو رہا تھا میرا دل گھبرا رہا تھا۔

ایسا لگ رہا تھا کہ اس کا کچھ بہت برے ہونے والا ہے۔  
 ہر طرح کے خیالات میرے دماغ کو بھرا رہے تھے  
 میں وی سی دل میں غصہ تھا۔ یہ دیکھ کر مجھے اس کے  
 بہت عجیب سے کچھ کچھ جاننے کی توقع تھی مگر اسے گزرتا  
 چلا گیا میری کان پر برفانی پہاڑوں میں داخل ہو گئی جن  
 پر میرا تھا ایک ایک میری کار کے سامنے بہت تیزی سے  
 کوئی عورت آگئی جس نے دروازہ پر ایک لگی کانٹا  
 زیادہ چپنہ جس میں اسے لپٹے لپٹے تھے جی میں خدا کا  
 شکر ادا کیا کہ عورت جس نے کوئی فریاد ساتھ میں نہ  
 کیا کیونکہ اگر وہ اسے الٹ پیٹ دیتا تو میری سموت  
 واقع ہو جاتی اچانک میرے دماغ میں آیا کہ رات کے  
 اس وقت عورت یہاں کیسے آئی یہاں تو دن کے وقت کتنی  
 کوئی کس آتا ہے یہ پہاڑ تو رات میں یہاں صرف ایک  
 میرا ہی کھڑے جس میں احسان بابا اور میرا گاڑو  
 سچے ہیں میرے کھلے علاقے میں اس وقت سردور  
 کئی لوگوں کا ہاتھ تو پھر یہ عورت کہاں سے آسکتی ہے  
 کچھ دیر میں سوچوں میں کہ میری نظر میں مسلسل اس  
 عورت کی جانب میں دو ایک بار پھر حرکت میں آئی اور  
 آہستہ آہستہ چلتی ہوئی میری جانب پہنچنے لگی کار کی  
 لاشیں کی روشنی میں چہرے پر دیکھ دیکھ بہت  
 دلکش تو کسی جوں جوں وہ آئے بھڑکی میری ایک  
 ہاتھ کا کس کی خوبصورتی میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔

چند رکھوں میں وہ کار کے قریب پہنچ چکی تھی اس نے  
کار کا اٹکا دروازہ کھولا اور میرے ساتھ والی سیٹ پر کر  
بیٹھیں میں نے اس کے چہرے کو دُور سے دیکھا تو مجھے ایسے  
لگا رو انسان نہیں ہے کوئی بڑی دہشت بہہ ہی مضموم  
اور بہت ہی حسین گماں میں نے کہا آپ کون ہیں اور اور  
کے اس وقت اس نے کہا میں کربھی ہیں میری بات  
سن کر وہ زبانی اُپر آیا مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے  
میں اس کی ہولناکیوں سے ناامید ہو کر جرات نہ ہوا اور کہا  
میرا نام ہے جانی ہیں اور میں آپ کی کسی مدد نہ کر سکتا ہوں

دوہ بولی۔ ایک ایک کہانی ہے تم گاڑی چلاؤ میں گھر جا کر  
 تمہیں سب کچھ بتانی ہوں میں نے گاڑی کو کیڑے میں ڈالا  
 اور آگے بڑھا دی۔ کچھ ہی دیر بعد ہم گھر پہنچ چکے تھے  
 احسان بابا باہر سے ساتھ ایک انجی لڑکی کو دیکھ کر حیران رہ  
 گئے میں نے اس لڑکی کو ڈارنگ روم میں بٹھایا اور خود بھی  
 اس کے پاس بیٹھ گیا۔

[illegible]

نہیں میں سچ کہہ رہی ہوں میں واقعی ناگن ہوں  
اگر تمہیں یقین نہیں ہے تو میں تمہیں ناگن والا روپ اپنا  
کر دیکھاتی ہوں پھر تمہیں یقین آجائے گا ہاں ٹھیک ہے

تم اپنا ناگن والا روپ دکھاؤ میں نے کہا تو اس نے آنکھیں بند کر لیں وہ میرے کچھ پر ہنسنے کی اجازت اس کی حالت تبدیل ہونے لگی وہ ناگن بننے کی چند ہی لمحوں بعد وہ مکمل ناگن میں تبدیل ہو گئی تھی۔

اپنے قریب ایک ناگن کو دیکھ کر میری سانس رکنے لگی خوف میرے پورے جسم میں سرایت کر گیا مجھے یوں لگنے لگا جیسے وہ جسے ڈس لے گی اس نے اپنی آنکھیں مکمل لیں جس میں وہ بار بار منہ کھول کر زبان کو باہر نکالتی تو میں جس سے اپنی آنکھیں بند کر لیتا تھا کافی دیر وہ اسی روپ میں رہی پھر اس نے اپنا ہاتھ پر دلتا شروع کر دیا اور ایک بار پھر انسانی شکل اختیار کر لی اب تو یقین آ گیا ہے اس باغی بھی نہیں آیا ناگن نے کہا تو میں اپنے خوف پر بغض قابو پاتے ہوئے ہوا بل بال بال اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم ناگن ہو لیکن تم نے ابھی تک مجھے نہیں بتایا کہ تمہارا مسئلہ کیا ہے اور میں تمہاری کیسے مدد کر سکتا ہوں ناگن نے ایک سی سانس خارج کی اور بولی میں اپنے کزن ناگ کو پوچھیں گے پندرہ کی بھی وہی مجھے بہت پندرہ تھا ہم دونوں نے پچھن ایک ایک ایک ایک دوسرے کے ساتھ کڑا تھا ہم دونوں ایک دوسرے کے دیوانے تھے ہم دونوں اسکتے کہتے کوئے اور دھن کی سیر کرتے تھے ہمارا گھر ایک جنگل میں تھا تو گرتا چلا گیا اور ہم دونوں جوان ہوتے چلے گئے ایک جب جوان یعنی سو سال کے ہو جاتے ہیں تو وہ کوئی بھی روپ اختیار کر لیتے ہیں میں بھی اس وقت کا شدت سے انتظار تھا جب ہم نے جوان ہو کر کسی اور روپ کو اپنا یا تھا میں نے اور میرے ناگ نے پہلے ہی فیملر کر لیا تھا کہ جب ہم جوان ہو جائیں گے تو ہم انسانی روپ اپنا میں گے اور پھر انسانی دنیا میں جا کر انسانوں کے ساتھ رہیں گے باقی انسانوں کی طرح۔

ہماری انتظار کی گھڑیاں ایک دن ختم ہو گئیں ہم دونوں سو سال کے ہو گئے اور ہم دونوں نے انسانی روپ اپنا لیا میرے ناگ نے اپنے آپ کو ایک خوبصورت لڑکا بنالیا اور میں نے اپنے آپ کو ایک حسین لڑکی بنالیا ہم

دونوں انسانی دنیا میں آ گئے اور اسلام قبول کر لیا پھر ہم نے اسلامی تعلیمات کے مطابق نکاح کیا اور انسانی دنیا ہی میں رہے۔ لیکن انسان بہت اچھے تھے وہ ہم سے بہت پیار کرتے تھے ہم دونوں بہت خوش تھے ان لوگوں کو میں نے اپنا نام ناٹاپ اور ناگ نے اپنا نام ایلو کوں تھا ہم دونوں کا بی عرصہ اس آبادی میں رہے ہم نے لوگوں پر ہم ظاہر نہیں ہونے دیا کہ ہم انسان نہیں ہیں ناگ ایک دن ایک ماسوحو اس علاقے میں آن لگا وہ بہت ہی طاقتور تھا اور مددگار بھی تھا اس نے اپنے جادو کے ذریعے یہ جان لیا کہ ہم انسان نہیں ہیں ناگ ہیں اس نے جو کچے سے اچھے اور ناگ کو قید کر لیا اور میں اپنے ساتھ ایک ویران علاقے میں لے گیا اس ویرانے میں اپنے ماسوحو کا طلسم پیکلا وہ طاقتور دہلی پر بندھ گیا اس کی اجازت کے بغیر نہیں پڑیں اس کے پاس تھا اس نے مجھے اور ایلو کوں کو وہاں قید کر لیا ہم نے وہاں سے نکلنے کی بہت کوشش کی لیکن کامیاب نہیں ہو سکے۔ ایک دن ماسوحو نے مجھے کہا کہ اگر میں اسے ہر روز ایک انسانی لاش لا دوں تو مجھے وہ میرے ناگ ایلو کوں کو آزاد کر دے گا میں نے اس سے پوچھا کہ وہ انسانی لاش کا کیا کرے گا۔

اس نے کہا کہ وہ ایک بہت ہی عظمیٰ حاصل کرنے کے لیے آسمانیں لاشوں پر اس کیسے دونوں چلے کرے گا اگر تیس دنوں بعد جب اس کا چلے ہو جائے گا تو مجھے اور ایلو کوں کو آزاد کر دے گا میں نے اس کی بات مان لی اور اسے ہر روز ایک انسانی لاش لا کر دینے لگی۔ اس تیس دنوں بعد جب اس کا چلے ہو گیا تو میں نے اس سے کہا کہ وہ مجھے اور ناگ کو آزاد کر دے اس نے مجھے تو آزاد کر دیا لیکن ایلو کوں کو آزاد نہ کیا وہ آج بھی اس شیطانی ماسوحو کی قید میں ہے میں اسے آزاد کرانے کی کئی بار کوشش کی لیکن ایک بار بھی کامیاب نہیں ہو سکی ہوں اگر تم میری مدد کرو تو ایلو کوں آزاد کر لیا جاوے گا پھر وہ مجھے بھی بتائی میری جرات سے اسے دیکھ کر چار اچھا کر دے ایک بہت عجیب و غریب کہانی تھی اس کہانی پر یقین کرنے والے

بھٹن کو پگل تصور کیا جا سکتا تھا میں خود بھی کئی فیصلے نہیں کر پا رہا تھا کہ وہ کچھ کھری ہے یا پھر جھوٹ بولی رہی ہے وہ کچھ کھری تھی کیونکہ حقیقت میں ایک ناگن ہی تھی اور وہ ناگن بن کر مجھے دکھا بھی چکی تھی میں نے سوچا اور اس سے کہا۔

میں ایلو کوں کو ماسوحو سے آزاد کرنے میں تمہاری مدد کیسے کر سکتا ہوں تم نے بتایا کہ وہ ماسوحو بہت طاقتور ہے اس کے پاس جادو کی جتنی جگہ میں تو ایک بہت معمولی ماسوحو ہوں میرے پاس کوئی طاقت نہیں ہے اتنا کہہ کر میں چھو گیا تو وہ بولی اگر تم میرے ساتھ دھڑ کر دو کہ تم میرے ایلو کوں کو آزاد کرادو گے تو میں نہیں ایک امیرانہ تاؤں لگی جس سے تم بہت طاقتور بن جاؤ گے اس ماسوحو کی طاقتیں تمہاری طاقتوں کے آگے بے بس ہو جائیں گی میں بولا میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تم میرے ایلو کوں کو قید بدرو میں اس کی تمام جوش کوشش کروں گا مجھے تمہاری طریقہ تاجدوس سے میں جادو کی طاقتیں حاصل کر سکتا ہوں ناٹاپ کچھ دیر سوچنے کے بعد بولی یہاں سے بہت دور لگا ہے پہاڑ ہیں ان پہاڑوں میں ایک ایسی غار ہے جس میں دوسو بدرو میں قید ہیں اس غار کے باہر ایک نیلے رنگ کی کتاب پڑی ہوئی ہے وہ جادو کی کتاب ہے اس میں ایسی ایسی جادو کی جوشخص میں ہے جو گناہ میں قید بدرو میں اس کی تمام جوش جانیں گے وہ بدرو میں بہت طاقتور ہیں اگر تم ان بدرو میں کو اپنا غلام بنا لو تو تم دینا کا ہر کام ان سے کر سکتے ہو میرے ایلو کوں کو اس ماسوحو کی آزاد کرانے کے لیے کتاب تک پہنچنا بہ مشکل ہے اس تک پہنچنے کے لیے اتنا کہہ کر وہ چھوٹی تو میں بولا۔

میں نے کہا کہ وہ چھوٹی تو میں بولا۔

گی تم تیار رہنا کل صبح ہی ہم ان کا لے پہاڑوں کی طرف سفر شروع کر دیں گے اب تم بھی جا کر سوچنا وہ ناگن ناٹاپ ناگن نے کہا اور چلنے کی میں نے ایک لمبی سانس لی اور سوچنے لگا کہ میں کس چاروں میں چھو گیا ہوں اگر مجھے کچھ ہو گیا تو پھر کیا ہو گا پھر خیال آیا کہ میرے سر نے سے کوئی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اس دنیا میں تو دیسے ہو میرا دنیا کی جتنی ہے۔ ہاں اب پچھن ہی میں مجھے بھی کراس اس دنیا سے نہیں ہے۔ اس کی وفات کے بعد مجھے احسان پایا ہے ناٹاپ احسان پایا میرے پایا کے بڑے وقار دار طرز میں انھوں نے پی کیا کی وفات کے بعد میری پردہ کی اور مجھے پیسے کی پاپا کی پیسے ہونے دی میری طرح وہ بھی اس دنیا میں اکیلے تھے وہ پچھن ہی سے تھوپی پسند تھا میرا دل چاہتا تھا کہ اسی کی جگہ چلا جاؤں جہاں میرے علاوہ کوئی نہ ہو جب میں جوان ہو گیا تو میں نے اپنے اس خواب کو حقیقت میں روپ میں ڈھالا آبادی سے بہت دور ان ویران پہاڑوں پر میں نے عالی شان نیلے نیلے اور یہاں شہنشاہ ہو گیا احسان بابا کی میرے ساتھ اس گھر میں شہنشاہ ہو گئے اور ہم دونوں ایک سکون بھری زندگی بسر کرنے لگے۔

میرے دماغ پر ابھی کے ابھرتے تھے اور واقعات رک گئے اور میں ہوش کی دنیا میں داخل آ گیا اور اپنی بیٹا آکھنا کدو میں کھانے کی پھیل پر تمہارا انتظار کر رہا ہوں احسان بابا کی دانزدانی میں نے ان کے ساتھ کھانا کھایا اور اپنے روم میں جا کر سو گیا۔

میں نے میری آنکھ کھلی تو سورج چڑھ گیا تھا موسم حسب معمول خستہ و قہار چل رہی تھی میں نے منہ دھا تو مجھے اور ناگ شہنشاہ کے کھانے میں ناٹاپ کی آنکھ میں نے جلدی سے شہنشاہ کیا اور ناٹاپ کے ساتھ ان کا لے پہاڑوں کی جانب سفر شروع کر دیا جہاں کے ایک غار میں دوسو بدرو میں قید تھیں آج ناٹاپ کو میں نے غور سے دیکھا تھا وہ بہت حسین کی سورج کی روشنی جب اس جگہ تک تھا اس کی لمبی آنکھیں دوسو بدرو میں اور شاؤں پر



بکھرے ہوئے بال قیامت دھارہ تھے یہیں کیوں  
وہ میرے دل میں اترتی جا رہی تھی یہ جانتے ہوئے بھی  
کہ وہ انسان نہیں ہے بلکہ ایک مائن ہے اور وہ کسی اور کو  
سنبھلی ہوئی کرتی ہے یہیں کیوں بھگتا ہے یہ پتا ہونے  
لگا تھا ہم دونوں مسلسل ان کا لے پھاڑوں کی طرف چلتے  
جا رہے تھے ہار میں تنگ جا تھا اور دایا بے کہتا تھا  
کہ دیکھ دیکھ آرام کرتے ہیں لیکن وہ انکار کر رہی اور کبھی نہیں  
کہہ سکتی ہوں وہ دم دم چلتے ہوئے آرام کرتے رہیں گے  
تو ہمیں کالے پھاڑوں تک پہنچنے میں بہت لمبے  
جاکر گئے۔

اگر بیان کر نہیں جانتے ہو کہ میں اپنے انمول سے  
ملنے کے لیے کتنی بے چین ہوں انمول سے جدا کیا ایک  
ایک لمحہ میرے لیے کیا ایک صدی کے برابر ہے اگر وہ  
باد و صحرے مجھ سے دور باتوں میں تو پھر آپ کمر جاؤں  
نگی پلٹ کر آریاں تیر چلو گا کہ ہم جلد از جلد ان کا لے  
پھاؤں تاک پہنچ جائیں اور پھر مردوں کو غلام بنا کر ان  
کی مدد سے تیر میرے انمول کو اس ماحول کی قید سے رہائی  
دلا دے تب ہمارا دور پڑیوں بہت ہو گا اور اس کا دکھ اس  
ساتھ ہی بہت ہو گا چھوٹ کر گئے تھے اس کے دل  
میں انمول کے لیے بے پناہ محبت دیکھ کر میرا دل کٹ  
جاتا تھا میں اسے بتاتا چاہتا تھا کہ میں اس سے پیار  
کرتا ہوں اور ہمیشہ اس کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتا ہوں لیکن  
میں اس سے یہ سب کہ نہیں چاہتا تھا تو نہ تیرا جانا تھا  
ہم مسلسل آگے آگے بڑھتے جا رہے تھے ہم ان برف  
بھرے پہاڑوں کو بہت پیچھے چھوڑ چکے تھے جن پر میرا گھر  
تھا اب ہم ایک دیران جنگلی میں سے گزر رہے تھے جہاں  
ہر طرف اسی ہی اسی اسی جیسے بہت عجیب بات تھی کہ اس  
جنگلی میں قند کوئی نہ جاتا تھا اور نہ ہی کوئی پتہ تھا ہر طرف  
مرائی اور خاموشی نے ڈر سے ڈال رکھے تھے۔

اچانک ہمارے سامنے ایک بھیاں تک شکل والی چڑیل ظاہر ہوئی اس کا سر گھٹا تھا تھے پر ایک آنکھ صاف تھانک اور کانوں کا اس کے چہرے پر نام و نشان نہیں تھا اس کا چہرہ کالا اور جھریوں بھرا تھا اس کو دیکھ کر میرے جسم میں

پکڑی گادی ہوئی تھی اس نے اچانک منکھلا جس سے  
گم کا گلا کھل اُڑا اور میری طرف بڑھنے لگا۔ میں موت کو  
سنے قریب دیکھ کر مجھے آنکھوں کے سامنے تارے ناپنے  
سنے دکھائی دئے اور میں ہوش و ساقی کے دنہا سے بیگانہ  
تار چلا گیا۔ ۲۔ ہوش آیا تو میں اسی دیران جنگل میں تھا  
باب میرے پاس بیٹھی ہوئی تھی اور دیر چار بجے انہوں  
میں مجھے دیکھ کر اسی جی میں نہیں اُڑی تھی کہ میں زندہ  
ہوں۔ اس آگ سے ہل کر میرے جھانپ چاہیے تھا مگر  
میں زندہ کیسے بن گیا تھی اس میں سوچوں میں تھا کہ کیا باب  
میں آواز سنائی دی تھی کہ آریاں نہیں ہوش آگیا ہے  
وہ سے باجی کھٹکوں سے نہیں ہوش ملانے کی کوشش  
کر رہی ہوں لیکن حرفے خوف کو اپنے اوپر اتنا زیادہ مار  
کر لیا تھا کہ ہوش میں آنے کا کام ہی نہیں کر رہا ہے  
تھے بلوہا جلدی سے کھانا کھا کر پھر ہم دو دربارہ سے اپنا سفر  
مزموع کر گئے میں نے اسی طرف دیکھا اور کہا میں  
کیسے ہوئے وہ آگ کا گولہ کہاں کیا مجھے تو اب تک  
سک سے ہل کر رکھ رہا تھا۔ میں جانا چاہیے تھا مگر میں بن

اے بچے جب تک میں تمہارے ساتھ ہوں  
تمہیں دینا کوئی غافلت نقصان نہیں پہنچائیگی میں نے  
تمہیں اس آگ سے بچایا تھا اور اس جہنم کو بھی قسم  
کر رہا ہے جس نے تمہاری طرف آگ بھیجی تھی تمہیں  
یہودہ کی کوئی بڑی کھال بھرم میں اپنی منزل کی جانب  
اور اسے شرمندہ کریں گے کہ اپنے بچے کو بھڑکی  
جئے جس سے میں نے اپنی بیوک منائی اور اپنی منزل  
کی طرف چل پڑے سورج غروب ہونے کے قریب تھا  
میں بہت تیزی سے آے بارود ہے تھے ہم چاہتے تھے کہ  
سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے میں خود آگ بھگن  
سے باہر نکل جائیں کچھ ہی دیر بعد سورج غروب ہو گیا ہم  
میں ایک تک اس جنگل سے باہر نکل پائے تھے کہ اندر سے  
آگ چلتا چلتا آگ سے ہم نے رات اس جنگل  
میں گزارنے کو ارادہ کیا کہ ہم نے نکل پائیں آگھی کر کے آگ  
جلائی اور اس کے گرد بیٹھ گئے میں نے سوچا کہ کیوں نہ

خونناک ڈائجسٹ

تایاب سے اپنے دل کی بات کہہ دوں پھر میں نے ایسا ہی کیا اس سے کہہ دیا کہ میں تم سے چار کرنے لگا ہوں میرا جی چاہتا ہے کہ تم ہمیشہ میرے پاس پیچھے رہو اور میں تمہیں نکلتا رہوں اسی طرح میری ساری زندگی گزر جائے میری بات سن کر تایاب مسکرا دی اور بولی۔

آر یا تم جانے جو میں انہوں سے چار کی ہوں  
اس کے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچ بھی نہیں  
سکتی عورت کی زندگی میں صرف ایک ہی مرد یا کرتا ہے  
اور میری زندگی میں وہ مرد آچکا ہے اب کسی اور کی میری  
زندگی میں آنے کی گنجائش نہیں ہے اور یہ بھی تم کی  
انسان وہ آدمی ایک ذہریلی کتا ہوں انسان  
اور نام کا لاپ کسی ہو سکتا ہے تم اپنے دماغ سے اس  
خیال کو نکال دو گھر تک بھی مجھے حاصل نہیں کر سکتے ہو وہ  
چپ ہو گئی اس کی باتیں میرے دل پر تیروں کی طرح  
لپکتی ہیں سے میرا دل کسی نئی ہو گیا میں نے زندگی میں  
پہلی بار یہ کیا تھا زندگی میں پہلی بار میرا دل کسی کے لیے  
دھڑکا تھا لیکن اس کی باتوں نے تو میرے سامنے  
توڑ دیے تھے میرے دل کی دھڑکن کو کوکب کی دھڑکت  
گزرنا تھا اس کی باتیں میرے دماغ میں گھس کر رہی  
رہیں تھیں یہ کئی ہی برس میں اس کی کہی ہوئی باتوں کو سوچ  
سوچ کر خون جگر مانا پھر مجھے نیند آنے لگی اور میں وہیں  
آگ کے قریب ہی ہو گیا بج میری آنکھ تیا اب کے  
بچانے پر کھلی میں نے ہنسی چلاؤں سے ناشکی اور تیا اب  
کے ساتھ منزل کی جانب چل پڑا تو پھر یہ دو گھنٹوں کے  
مسل سفر کے بعد وہاں پہنچا تو مجھ ہو گیا اور ہم ایک  
سبز و شاداب علاقے میں داخل ہو گئے یہ علاقہ بہت ہی  
خوبصورت تھا وہیں طرح طرح کے پھول کھلے ہوئے  
تھے جو بہت خوبصورت تھے میں اور تیا اب مسلان  
کالے جہازوں کی جانب چلتے رہے جہاں بدر وہیں  
قید تھیں۔

اچانک ایک بہت بڑا جھوٹ ہمارے سامنے نمودار ہوا اس نے بھاگ کر مجھے پکڑ لیا میں اس کے بڑے بڑے ہاتھوں میں تڑپنے لگا اس نے مجھے اوپر

اٹھایا اور پھر زور سے زمین پر قحط کیا مجھے اپنے جسم کی  
میں اُن کو بھی نہیں دیکھا۔ پھر اپنا رخ کھمبے کے گرد دوسرے جسم کی  
پہنچیں لگتی تھیں کہ وہ جوت ایک بار پھر میری طرف سے بڑھا  
جائے۔ پھر کھمبے کے گرد اٹھ جائے گا۔ ایک بار میرے نے اُس کی  
ہاتھ کے ذریعے وہ جوت خرچنے کے گرد پھر پانی بن کر  
زمین میں جذب ہو گیا اس ناگ نے اپنا روپ بدلنا  
شروع کر دیا، اور پھر کھمبے کی دیر میں اس نے انسانی شکل  
اختیار کر لی، وہ کوئی اور نہ تھا بلکہ نایاب میں اس نے بھاگ  
کر مجھے اٹھایا اور دوسرے میں ابھی تک رہا اس کا اُتار تھا  
کچھ کچھ بڑھ کر کچھ بڑھ چوکمبے کی جانب اور دوسرے کو اُتر کر اُتر  
ایک بار پھر اُن کی منزل کی جانب گامزن ہو گئے اس ہم  
تھوڑی دیر میں گئے تھے کہ ایک خوفناک اڑتا ہوا کاٹے  
رنگ کا بچہ آیا دوسری گردن کے ساتھ جھٹ گیا اس کے  
نویکے ناخن میری گردن میں چھس گئے اور میری گردن  
سے خون نکلنے لگا میں ایک بار پھر گردن بدست سے چٹنے لگا  
نایاب بھی میری یہ حالت دیکھ کر پریشان ہو گئی وہ کچھ  
بڑھ کر اس پہنچے پھر چھوٹے مارنے لگی کبھی میں اس  
چوکمبے کا اس پہنچے پر کوئی اور نہیں دیکھا میری گردن سے بہنے  
والا خون سے میرے کپڑے سیاہ ہو گئے تھے مجھ سے  
خونگوشی طاری ہونے لگی کبھی ایک میرے دماغ میں آیا  
کہ آیت الکرسی پڑھتا ہوں اس سے شاید وہ بچہ میری  
گردن چھوڑے پھر میں نے ایسا ہی کیا اور ابھی اُن کی آواز  
میں آت الکرسی پڑھنے کے نتیجہ میری توجہ کے میں سب ملحق  
نکلا وہ بچہ میرے گردن کو چھوڑ کر ہوا میں میل ہو گیا اور پھر  
دیکھتے ہی دیکھتے میں نظروں سے اوجھل ہو گیا میں نے ایک  
سکون کی سی اس کی

میری گردن سے خون ابھی تک نکل رہا تھا۔ ناب  
نے اپنے ڈوے کو کھڑا اور اس سے میری گردن  
پر ٹی کر دی، جس کی وجہ سے میری گردن سے خون ٹپکا  
ہو گیا اور ایک بار پھر سے اپنی منزل پر پہنچنے کے  
لمحوں کے راستے پر چلنے لگے۔ ناب بہت پریشان ہو  
بار بار مجھ سے پوچھتی تھی کہ مجھے زیادہ تکلیف تو  
ہو رہی میں اس کی بات پر کھڑا ہوتا اور کہتا نہیں بلکہ

بالکل بھی تکلیف نہی ہو رہی میں تو بہت سکون میں ہوں  
میری روح خوش ہے یہ جسمانی تکلیفیں مجھ کوئی نقصان  
نہیں پہنچ سکتیں میری روح پر سکون ہے کہ میں اپنے پیار کی  
خاطر یہ تکلیفیں برداشت کر رہا ہوں اگر اپنے پیار کی خاطر  
مجھے اپنی جان بھی قربان کرنی پڑی تو میں اس سے بھی  
درخشاں نہیں کروں گا میں اپنے پیار کو سنبھالتا ہوں ضرورت  
میں خوش و گینا چاہتا ہوں اور مجھے پتہ ہے کہ تم اس کی وقت  
خوش ہو گے جب تمہارا انمول تمہیں مل جائے گا میرا تم سے  
وعدہ ہے کہ تمہارے انمول کو ہر صورت میں تم سے ملانا  
گا وقت گزارتا رہا تھا۔

سورج بڑی تیزی سے مغرب کی پہاڑوں کی جانب  
بڑھ رہا تھا شاید ہماری طرح وہ بھی جلد از جلد اپنی منزل  
تک پہنچنا چاہتا تھا ہماری رفتار بھی کچھ کم نہ تھی مگر وہ روٹنے  
کی سیدھے سے چل رہے تھے میں اور نایاب چاہتے تھے تک  
جلد از جلد ہمیں ان کا لے پہاڑوں تک پہنچ جائے میں جن میں  
پروہیں قید ہیں نایاب کو اپنے پریمی سے ملنے کی چھٹی  
ٹھکان اور میں بھی وہی چاہتا تھا کہ وہ جلد از جلد انمول سے  
مل جائے کیونکہ وہ انمول کے لیے بہت اداس بھی اور مجھ  
سے اس کی اداسی برداشت نہیں ہو رہی تھی سورج  
غروب ہونے کے قریب تھا کہ میری بہت دور کا لے  
پہاڑوں دکھائی دیے انہیں دیکھ کر نایاب کی خوشی سے بیچ لگا  
اگر میں بھی خوش ہو گیا کیا ہم نے اپنی رفتار پر تیز  
کردی تاکہ ہم سورج غروب ہونے سے پہلے ان  
پہاڑوں تک پہنچ جائیں کچھ ہی دیر میں میں ان پہاڑوں  
کے قریب پہنچے کچھ گھر ہم اس خانہ کو تلاش کرنے لگے جس  
میں بدور میں قیدیوں اور اس غار کے باہر وہ کتاب تھی  
جس سے ان بدوروں کو غلام بنایا جاسکتا تھا جلد ہی  
میں وہ غار مل گئی اور کتاب بھی مل گئی نایاب نے مجھ سے  
کہا کہ وہ کتاب اٹھاؤ اور ستر کو پڑھ کر بدوروں کو  
اپنا غلام بنالوں میں سے اس سے کہا۔

وہ خود اس کتاب سے ستر پڑھ کر بدوروں کو اپنا  
غلام کیوں نہیں بنالیتی تو وہ سگری اور بولی آکر میں ایسا  
کر سکتی تو تمہیں اتنی تکلیف دیتی کیونکہ میں تو شوق نہیں

تھا تمہیں اسنے دو لائے کہ اور اتنی آیتوں سے گزراوے  
کا اس کتاب میں جو ستر لکھا ہوا ہے اسے صرف کوئی  
انسان ہی پڑھ سکتا ہے اگر کوئی اور غفلت اس ستر کو پڑھے  
گی تو وہ جل کر راکھ بن جائے گی اچھا تم جلدی سے اس  
کتاب کو اٹھاؤ اور ستر کو پڑھ کر بدوروں کو غلام بنالو پھر  
ہم اس ساری طرف چلتے ہیں جس سے میرے انمول کو  
قید کر رکھا ہے میں نے وہ کتاب اٹھائی اور اسے کھولا اس  
میں چند عجیب صورتوں اور بدوروں کی شکل کے میرے سامنے  
تج ہو گئیں اس سب سے غلاموں کی طرح اپنے  
سر جھکائے ہوئے تھے میں نے انہیں حکم دیا کہ وہ مجھے  
اور نایاب کو اس سارو کے پاس لے چلیں جس نے  
انمول کی قید کیا ہوا تھا وہ میں نے اڑیں اور ایک صحرا  
میں لے جا کر اتار دیا اچانک ایک بوڑھا سا آدمی  
ہمارے سامنے نمودار ہوا اسے دیکھتے ہی انمول چلائی یہی  
سے وہ سارو بدوروں سے ہو کر اسے مار دیں جس نے  
اس کی بدوروں کو کھڑ دیا کہ اس سارو کا خاتمہ  
کر دو اس سارو نے کچھ پڑھ کر پھونک ماری تو

وہاں بہت سے جن بھوت نمودار ہوئے پھر بدوروں  
اور بھوتوں کے درمیان ایک خوفناک جنگ ہوئی جس میں  
بدوریں بہت کم گئیں اور بھوت جان کی بازی ہار بیٹھے۔  
اچانک ایک ناگ بریٹا ہوا ہماری طرف آیا  
ہمارے قریب آکر اس نے انسانی شکل اختیار کر لی اسے  
دیکھتے ہی نایاب چلائی انمول میرے انمول دیکھو  
میں نے نہیں آزاد کر لیا اور اس کے ساتھ جی وہ اس کی  
طرف دوڑی بدوریں اب سارو کی جانب بڑھ رہی تھیں  
پورے نے ان سے بچاؤ کے لیے آگ چاروں طرف  
پھینکی شروع کر دی جس سے کچھ بدوریں جل کر خاک  
ہو گئیں ایک آگ کا گولا انمول کی طرف آیا اور اس نے  
انمول کو اپنا انمول پڑھ لے لیا انمول بولنے لگا کہ تم آہستہ  
آگ سے اس کو مکمل اپنی لیٹ میں لے لیا نایاب اس  
کے قریب پہنچ چکی تھی نایاب نے اسے گلے سے لگا لیا  
اور چلائے ہوئے بولی انمول میں تمہیں ایک سے مرنے  
نہیں دوں گی میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی میں تمہارے

ساتھ مردوں کی آگ نے انمول کے ساتھ ساتھ نایاب کو  
بھی اپنی لیٹ میں لے لیا اور وہ بھی جلنے لگی کچھ ہی دیر  
میں آگ نے ان دونوں پر یوں کو جلا کر راکھ کر دیا  
بدوروں نے سارو کو پکڑ لیا تھا انہوں نے اسے بہت  
اونچائی تک اٹھا کر زمین پر پھینکا جس سے اس کی ہڈیاں  
ٹوٹ گئیں اور وہ سرگیا میں نے بدوروں کو حکم دیا کہ وہ  
وہاں سے میرے گھر پہنچا دیں انہوں نے مجھے گھر پہنچا دیا  
اس واقعے کو بڑی کڑی خبر میں جب میں نے اسے  
دانتے کی یاد دلائی تو میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے  
ہیں اور میرا دل ٹپکنے ہو جاتا ہے کہ میں خود پر یوں کو  
ملانے کے لیے گیا تھا لیکن وہ تو اپنی زندگیوں سے بچڑ  
گئے۔

کار میں کرام یہ کیا تھا ایک بزرگ نے سنا لی تھی  
جب میں اپنے دوستوں کیساتھ جان ویران پہاڑوں پر گیا  
تھا جن کو اس کا کھر تھا یہ کہانی بالکل سچی ہے اگر کسی  
کو یقین نہ آئے تو وہ ان پہاڑوں پر جا کر بزرگ سے مل  
سکتا ہے۔



## غزل

بہاؤ کی بجائے نہیں دیکھیں صحرا بھی نہیں دیکھا  
منزل پہ پہنچتے رہے رستہ بھی نہیں دیکھا  
رہے تھیں غزلوں میں غزلوں میں غزلوں میں  
اس زندگی میں غزلوں کا سترہ بھی نہیں دیکھا  
کسی اچھے کو ڈونے لگے سے سورج کی چھائی میں  
سر پہ جو کسی اپنے کا سایہ بھی نہیں دیکھا  
لوگوں نے مجھے کر دیا جس کے لئے بدام  
اس شخص کا میں نے آج چہرہ بھی نہیں دیکھا  
کیوں مجھ پر ہے ماری ماری چل لوٹ جا کر  
تو نے دنیا میں پیلا مٹی نہیں دیکھا

شکور کران۔ چوکی



## غزل

تیری بھولی بھیت سے اب منہ موڑ لیا میں نے  
تیری اس غلام دنیا سے قطع توڑ لیا میں نے  
بھٹتا ہے تو میں تیرے اب میں جی تو سکتی ہوں  
نہیں چاہئے لکھی زندگی اب یہ سوچ لیا میں نے  
غلام کاغذوں سے ہماری زندگی کی یہ ڈھری ہے  
لکھا نہ الجھنا بیت تو نے مٹھی ہی چھڑ لیا میں نے  
نہیں ہے درد بھیت کا تیرے بچر سے بیٹے میں  
تیرا نام لکھتا تھا قلم ہی توڑ دیا میں نے  
آ کر نہ دیکھا نہ قبر پہ جب مٹھی بند سو جاؤں  
گر ان آنکھوں سے تیرا پہنکنا چھوڑ دیا میں نے  
شکور کران۔ چوکی



## غزل

اجڑے ہوئے گھر کو آ کر بنا دیا اس نے  
بروں سے تھا دھان مہکا دیا اس نے  
دیکھیں گے کبھی خوشیاں اس نکش میں تھے  
آ کے ساری آنکھوں کو مٹا دیا اس نے  
آیا نہ کوئی بھول کر دلیہ پر میری  
دھان گھر کو جنت بنا دیا اس نے  
پھڑکے کبھی کسی کو موت نہیں آتی  
یہ آئینہ بھی کھول کر دیکھا دیا اس نے  
نہ اب دھوا مگر کے دنیا کے ڈر سے ہم  
ہماری غفلت میں اب بول کر بنا دیا اس نے  
بروں پیدا آ کر جب لپٹا گلے سے وہ  
کرن خود کی روپا اور دل کوئی رلا دیا اس نے

شکور کران۔ چوکی



# خونی تتلیاں

--- تحریر: ربانی خان - پشاور ---

جیتو میری بات انو تم آج سے آزاد ہونے دس چلی جاؤ کہہ کونکہ وہ لوگ یہاں پہنچنے والے ہیں اور خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ آج وہ ہمیں شکست سے دو چار کریں گے میں یہ خوفناک طاقت یہاں ان کے پہنچنے ہی ان پر استہلال کردوں گی جیتو کے آنکھوں میں آنسو آگئے چلی جاؤ میں کہتی ہوں جاؤ گیت چلائی نہیں گیت نہیں میں تمہارے ساتھ مردوں کی جیتیم فضول میں وقت میں ضائع کر دین میں جو نہیں کھڑی ہوں وہی کرو درد میں نہیں کبھی بھی معاف نہیں کروں گی گیت سے جیتو سے کہا ٹھیک ہے گیت میں چاہی ہوں مگر میں تمہیں ہمیشہ یاد رکھوں گی اور اپنی اگلی تلویں کو تمہاری کہانی خرد سناؤں گی کیونکہ وہ کاف کے بچے بہادر انسانوں کی کہانیاں سن کر بہت خوش ہوتے ہیں جیتو کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور وہ گیت کے گلے لگ گئی اس کے بعد جیتو وہاں سے غائب ہوئی اس کے جانے کے کچھ دن بعد اچانک سونا گندیش اور فارغہ کے ساتھ گیت کے گھر پر نمودار ہو گئے اور ہر چیز کو آگ لگا دی گیت نے ششے کے صندوق کو کھولا اور وہ بیباقرشی پر زور سے بار دیا وہ بیرہنے کے ٹوٹتے ہی پورے گھر میں دھواں بھرا گیا سونا گندیش اور فارغہ بھیا تک جھپٹے لگنے اور گیت کے آہنے سامنے نمودار ہو گئے اس دھوئیں نے آنکھیں فشان کے لاء کی شکل اختیار کی اور آگ سے چلتی ہوئی ایک جیٹی بلا اس سے پھلی سونا اور اس کے ساتھی جو جھپٹے لگا رہے تھے وہ اس بلا کو دیکھ کر قہر کا پھپھ سے بلا گئے اپنے ایک ہاتھ میں گندیش کو پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ میں فارغہ اور دونوں کو بیک وقت اپنے منہ میں ڈال لیا اور یو قاتل بلا سونا کی طرف دوڑی آگ کی پٹریں سے ہوا کی جھلک دیکھ کر پڑی گئی اور سونا ایک دم باج ہو گئی گیت تیراں رہ گئی مگر بلا نے اس کا کیا کیا کمال کر دکھا یا کہ غائب سونا آگ کے شعلوں میں جھپٹتی ہوئی نظر آنے لگی اور اس کی جھپٹیں زمین کو بلانے لگیں اس خونی بلا نے اگلے لمبے اپنے منہ سے آگ کا لاء اعلیٰ دیا اور اس لاء نے پورے گھر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا گیت کے بال آگ کی شدت سے جل گئے تھے اور کچھ ہی دیر میں وہ بھی آگ کی لپیٹ میں آئی مگر تیرت اکیلے طور پر وہ پر سکون کھڑی تھی کچھ گھنٹوں کے بعد وہ بلا غائب ہو گئی اور تمام آگ جھگ کی اس کھنڈر مکان میں دوڑھا چھ پڑے ہوئے تھے جو آگ کی شدت سے سیاہ پڑ چکے تھے۔ ایک سسٹی خیر اور خوفناک کہانی۔

شام کے گھر سے سامنے پھیل رہے تھے سونکس ابھی ابھی بارش نظر اڑا رہی تھی اور ابھی آگ کی بازار میں کافی گہما گہمی تھی سڑک کے اطراف میں روڈ لائٹس ابھی تک روشن تھیں غالباً روڈ لائٹس شام ہونے سے پہلے پہلے روشن کر دی جاتی ہے اچانک ایک تنگ و تاریک سسٹی سے روڈ لائیاں باہر نکلی وہ دونوں فٹ ہاتھ پر چلنے کی کچھ دیر کے بعد ایک کالی گاڑی ان کے سامنے آکر رکنی گئی ایک لڑکی نے دوسری کی طرف دیکھا گاڑی کے شیشے میں کالے رنگ کے تھے گاڑی والے نے گاڑی کا شیشہ جیسے جھونکا تو دونوں لڑکیوں کے چہروں پر سکر اہٹ دوڑ گئی کیونکہ گاڑی چلانے والا کوئی مرد نہیں تھا بلکہ ایک ایک لڑکا اور ان لڑکی بیٹی ہوئی تھی وہ دونوں لڑکیاں دوسرے لمبے گاڑی میں بیٹھ گئیں اور اگلے لمبے میں گاڑی فرارے بھرتی ہوئی وہاں سے نکل





گیت ہم کہاں جا رہے ہیں گیت ڈراؤنگ  
کر رہی ہے اسے کچھ مت پوچھو کیونکہ جب گیت  
ڈراؤنگ کر رہی ہے تو کوئی بھی بات بتائیں گے گیت  
جیتو کی بات سن کر صرف ہلا کر رہے جیتو ویسے آج تم  
غضب زحاری ہو شش نے نیلے ہونٹ پر کاک کر کہا  
کشم کش بھی پیاری لگی رہی ہو دینے کی ہم سے  
زیادہ پیاری لگی رہی ہے جیتو نے چکار کر کہا جیتو بندہ کرو  
فضول ہو اس اور میری بات غور سے سنو کش اور جیتو کو  
جیت کے کی جھٹکے لگے۔

آج گیت نے دونوں کو چپ کر لیا تھا اور غیر  
معمولی طور پر بولنے لگی تھی دونوں میری بات غور  
سے سنو میں تم دونوں کو ہائی دے پر چھوڑ دوں گی وہاں  
پر زندگی جھگ میں ایک آدمی خاتمہ دونوں کو ملے گا وہ  
نہایت میں رزائل اور شاطر ہے وہ سن لوگوں کا کڑھ  
ہے اور ہوسکتا ہے کہ وہ تم دونوں کا مارنے کی کوشش بھی  
کرے وہ بھی جھگ میں جا دو دیکھ رہا ہے کرات اس  
نے مجھے مارنے کی پھر پور کوشش کی مگر میں نے اسے  
ناکام بنا دیا کیونکہ مجھ میں بھی کئی قدرتی اور جادوئی  
طاقتیں موجود ہیں ہائی دے کے قریب بنے ہوئے  
جھگ میں وہ اولوی طرح دوست سے بھی لوگوں پر حملہ  
کرنا ہے اور اس کی ایک خاصیت ہے یہی ہے کہ وہ  
اوتنے درخت پر سے چڑھ کر اسی طرح اٹا لٹکا ہے تم  
دونوں میری خاص طاقتیں ہوں لے خاتمہ شاطر کے  
خلاف تم دونوں کو بچ رہی ہوں تم دونوں یا درہم کا کرم  
انسان نہیں ہو بلکہ انسانی لیا دے میں کچھ اور دونوں  
یوٹی کی طرح صرف سر ہلا کر رہیں کیونکہ گیت  
ٹھیک کبہ رہی تھی وہ دونوں انسان نہ تھی بلکہ غیر مرئی  
خلق کی جو گیت کے غلامی میں تھی اور باطل اور انسان  
جیسی زندگی گزار رہی تھی گیت کے ہزاروں دشمن بنے  
تھے کج راج تک کی نہ تھی گیت کو نقصان نہیں پہنچا تھا  
گیت پیشین گوئی کا چیز تھی مگر وہ ہمیشہ ایک

ماڈرن اور بے باک سبک نظر تھی حتیٰ اس کے لاکھوں  
عاشق تھے جن میں سنکڑوں کو گیت نے خود مرثیہ کے  
گھاٹ اتار تھا اور ہزاروں کو جیتو اور کش سے  
مرد لیا تھا چاہا کئی ہائی دے پر گاڑی جھٹکے سے رگ مکی  
گاڑی کا دروازہ کھولے بغیر وہ دونوں ہوا کی طرح  
گاڑی سے باہر نکل جیتو اور کش تم دونوں سیدھی اس  
جھگ میں جا دو نہایت تم دونوں پر حملہ ضرور کرے گا مگر  
تم دونوں چور نہ بننا۔

گیت اس غیبت کو تم سے کیا دوشی ہو گی اور پھر وہ  
تہوار سے جان کا دشمن بن گیا گیت بھی بغیر دروازہ  
کھولے گا گاڑی سے نکل آئی گیت نے مسکراتے ہوئے  
دونوں کی طرف دیکھا اور پھر یوں ایک پہلے بیٹے میری  
زندگی میں خاتمہ آ گیا خوبصورت شاواہ چہرے کا  
ماک ہم دونوں راتوں لوک ڈرائیو پر نکل جاتے جمیت  
کے ترانے لگے اور زندگی کو خوبصورت اور درخشاں  
بنانے کے لیے ایک دوسرے کا بحر پور ساتھ دیتے  
میں نے کئی بار اپنی طاقتوں کا استعمال کیا کہ خاتمہ کے  
بارے میں جان سکوں مگر مجھے کچھ بھی معلوم نہیں  
ہو رہا تھا میں باطل ہو رہی تھی میں لوگوں کے اندر ہا  
سے معلوم کر رہی ہوں مگر خاتمہ کے سامنے میں بے بس  
ہی ہوں یہی کہ میں تو پچھ سے کہ میں سن لوگوں کو خون  
پتی ہوں مگر میں ان دن جیت ہوئی جب خاتمہ نے  
میرے بازو میں اپنے دانت گاڑ دیے اور میرا خون  
پیا میرے دل کا ٹھک اس دن سے یقین میں بدل گیا  
کہ ضرور اس آدمی میں کچھ نہ کچھ گڑبڑ ہے مگر میں نے  
اسکے ان اس سے عمل بدلے لیا جا دو کے کئی دار اس  
پر کر دیے اور اسے بے ہوش کر دیا اور اس کی شاہد کہ  
میں اپنے دانت گاڑ دے کر مجھے یہ دیکھ کر جیت  
ہوئی کہ خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھا وہ بد صورت  
اور بد شکل چہرے کا مالک ہے اور انسان کے روپ میں  
کوئی اور دنیا کی خلوق ہے میں تو ای وقت اسے  
راڈ آئی مگر اس غیبت کی قسمت اچھی تھی اس کے پیچھے  
سونا آگئی اور سونا نے مجھے روک لیا میں سونا کو بھی مار

دینی مگر اس نے مجھے بے بس کر دیا اور خاتمہ کو لے کر  
غائب پھر میں نے ایک مکمل کیل اور میرا عمل دودن  
پہلے ختم ہوا اور مجھے خاتمہ کے ٹھکانے کا ہوا مگر مکمل  
رات اس نے میرا گھر بھی جلا ڈالا اور مجھے مارنے کی  
کوشش کی اور وہ ایک خون ریزی کا وہ کوئی خوفناک  
دسپیک موت ہے دراصل اس میں کئی غیر معمولی  
طاقتیں ہیں اور وہ ہماری دشمن سونا کا خاص بندہ ہے  
گیت نے خاموشی ہو کر دونوں کی طرف دیکھا گیت ہم  
تیار ہیں۔

آپ گاڑی آگے بڑھائیں ٹھیک ہے تم دونوں  
اس موت کو تلاش کرو میں کچھ دیر کے بعد آئی ہوں  
گیت اسی طرح بنا دروازہ کھولے گا گاڑی میں داخل  
ہوئی اور فرائے بھرتی ہوئی تیز رفتاری سے آگے بڑھ  
گئی۔ جیتو اور کش نے فوری طور پر ایک دوسرے کو  
دیکھا تم اپنا سنا خون بندہ کرو میں نے اپنا ہتھکڑیا  
ہے جیتو نے کش سے کہا ٹھیک ہے بندہ کر دیا اب  
دونوں آگے بڑھ گئیں جیتو تھماری نظریں ہم تیز ہیں تم  
جاؤں طرف کبھی نظریں رکھنا اور اس کی غلطی کی  
بھی گناہ نہیں ہونی چاہیے رات کے سامنے پھیل چکے  
تھے اور جھگ میں کبھی تاری کا راج تھا جھگ میں اندر  
کوئی پتہ بھی نہ تھا تو بندے کا دل دھڑک کر کھٹ میں جا تا  
ہے گیت بھی ناں۔ روز روز تیری دشمنیاں پائی رہتی ہے  
خیر دیکھا گیت کا جاؤ آگے چلیں۔



اچانک جھگ میں ایک لڑکی نمودار ہوئی وہ کچھ  
نمودار ہوئی تو جھگ میں ہلکی رنگ کی روٹی پھیل گئی  
اس نے اوپر درختوں کے کٹے جھنڈ میں دیکھا تو اس  
لڑکی کو ایک لڑکا لانا لٹکا دیا وہاں جس کے کندھوں  
پر دو عدد سینگ لٹکے ہوئے تھے اور اس کے بال نیچے کی  
جاہد کھڑے ہوئے تھے اس کا چہرہ بد صورت تھا اور وہ  
جھگ میں اندر اور پھر دیکھ رہا تھا اس نے درخت کو  
چھوڑ دیا اور اس کے لئے سونا لڑکی کے سامنے کھڑا  
تھا قہقہے میں سونا کہاں ہیں قہقہے کے بال گھٹوں تک



سے میرے ماں باپ جیسے تھے مجھ کو احساس کمتری میں مبتلا کر رہا تھا اور مجھے یاد کیسے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا جس طرح تم میرے حسین "سرا" کو دیکھ کر کوئی سبکی دیتی تھی اس طرح چند روزہ سال میں کوئی رہی نہ موانے کو دیکھتے آئندہ دکھا دیا۔ وہ تو ٹھیک ہی کہہ رہی تھی میں اور باپا نے ہمیشہ مجھے جانتا ہوا جیتے تھے یہ مجھے لے جایا گیا تھا اور ہمیشہ سونا کو نظر انداز کیا تھا اس کو ذات کا تھا کہ میں اپنے نام سے لاک کر کے چلے جاتے تھے وہ دہلی دیتی اور میں ہستی دیتی اس کے آسوں کو ہمیشہ مگر فریب کا درجہ دیا تھا کہ یہ تو ہونا ہی تھا ہو گیا میں نے سوچا اور اس نتیجے پر پہنچی کہ مجھے سونا کے آگے بھڑکنا ڈال دینے چاہیے اور اس طرح میں سونا سے بچ سکتی تھی ورنہ میں اس کے رحم و کرم پر مکتبہ میں تیار ہوں۔

تم تیار ہو کر ہر شرط مانتی ہوں اور تمہارے اشارہ پر بے پنے کے لیے تیار ہوں مگر تم سونو خدا کے لیے مجھے پھر سے حسین کر دینا سہوارا دی ہے تو تم خود کرو کیا مطلب۔ میں چچی کی مطلب یہ کہ تم اب وہ کر دینی جو میں تمہیں کہوں گی ہاں یہ لوب سے پہلا احتیاج تم یہ جام لی لوسونا نے ایک شے بنا ہوا نکورہ جیٹھیں لیا جس میں سرخ گھرے رنگ کا مشروب تھا سونو۔ صحت کو بوجھے ہوئے۔ وہ پچھانے گی یہ لوبلی کر دیا کہ یہ کوئی سوال نہیں جس جلدی ہوئی ہے لگا دیا مگر گوشت بھرنے کے بعد فوراً اس نے لپٹے ہوئے سے دور کر دیا اس کا ذائقہ لیکن اور کڑا تھا مجھے ایسے لگا کہ جب یہ خون ہے سونا ہے کیا خون ہے میں نے ڈرتے ہوئے کہا تم پہلے یہ سارا لوب لی پھر تیار ہوں اور پھر میں نے کہت کہ وہ گاؤ کا مشروب نہ لی لیا شاید میں نے تو واقعی میری بات مانتے ہوئے کائنات اور گریبا خون ہی تھا جو تم نے اتنی آسانی سے لی لیا میں یہ سن کر چکرانے لگی مجھے ایک لائی گئی اس کے اور مقام کر بیٹھ لی اگر پہلی ہی بڑی کر لگا جانی تو میں کہیں مزید خوفناک بنا دیتی جاتی جو گیت پہلے قدم پر تو میں بھی لکڑا کر بھی گئی یہ

خون میں نے بھی پتا تھا اپنے کمرے میں ساری ساری رات خوفناک عمل کئے تھے اور پھر مجھے اس عمل کے بدلے میں طاقتیں ملنے لگی تھیں دکھاؤں میں کہ میں کیا چیز ہوں میں ہوا میں اڑتی ہوں اور جنتا کو دیکھ سکتی ہوں اور قبرستانوں اور دروازوں میں گیٹیں میں اڑتی ہوں اور اگر میں چاہوں تمہاری گردن اسی وقت مرو سکتی ہوں مگر مقابلہ برابر والے سے کیا جاتا ہے تو کیا کمزوری میری تھی کیا ہاتھ وہ جیسے میں اپنے نام سے مسل دونوں میں نہیں مہلت دیتی ہوں اگر تم بھی میری طرح بڑی سادہ دین جاؤ۔

میں تمہیں دو سے ڈھائی مہینے کا وقت دیتی ہوں کیونکہ میں دو مہینوں کے اندر اندر بڑی چادر کو مٹی مٹی مٹی ہے یہ وہ چادر والی کتاب یہ چادر لی منتر کو داستان میں لکھتی ہو وہ یہ کچھ کر غائب ہوئی اسکے وہ اکل میں سے تمام کتاب کا کھلا لیا اور میں لکھا کہ آسان سامنے تلاش کرنے میں کیا سبب ہو گئی وہ منتر چھپا کر طرح کا تھا کہ کسی کے چھانے ہوئے سرخینی چادر کا خاتمہ کرنا اور وہ منتر کمال بھی آسان تھا رات کے وقت دو گھنٹوں کے اندر اندر ایک ہزار بار وہ منتر پڑھنا تھا اور دائرے میں کھڑے ہو کر پڑھنا تھا میری شرط بھی ضروری تھی کہ ایک ہزار بار میں منتر پڑھ کر ایک بار بھی زیادہ نہیں پڑھنا تھا اور عمل میں مسلسل تین راتوں کا تھا۔ اور پھر میں کامیاب ہوئے لی اور جس دن میرا عمل ختم ہو گیا اس دن میرا چہرہ میں پھول کی طرح تر تازہ ہو گیا۔ اور سونا کا چھپایا ہوا سرخ زائل ہو گیا میں پھر سے حسین وکیل بن گئی اور پھر اس کے مقابلے میں تجارتی کرنے کی اور دو مہینوں تک میں نے بے شمار مل کر لیے تھے پھر مل تو آئے سننے سب کا مجھے کس میں مجھے سونو جان لڑکوں کے خون میں چٹا پڑا تھا اور میں نے دل سے وہ عمل کئے تھے جب سونا کی داہنی ہوئی تو میں اس پر ہماری چوری مٹی اور کا ہر وار میں نے اپنی ذہانت اور چادر کی طاقتوں سے نام کر دیا تھا اور اس دن بھاگ گئی تھی اور دھڑ دھڑ پچھلے پانچ سالوں سے وہ مجھ پر

چھپ چھپ کر چلے کر رہی ہے مگر ابھی بھی یہ جگہ جاری ہے۔



جیتو تھی میری کہانی گیت کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور جیتو بھی اداس ہوئی تھی اور اس کی گھٹ میں نہیں آ رہا تھا کہ گیت کو کس طرح حوصلہ دے گیت تم اس سے صلے نہیں کرتی سونا میں پڑھنا جانتی ہے اور یہ اب کی جگہ ہے وہ صلے پر بھی کسی جانتی نہیں ہو گئی یہ جگہ ہمیں یاد رکھنا ہو کر وہ نہ دشت دے بغیر بھی صلے نہیں کرے گی گج کا جالہا پہلے لگا تھا۔ آؤ میں نہیں چھوڑاؤں دونوں گاڑی میں بیٹھیں اور گاڑی فرارنے بھرنی ہوئی ہاں سے نکل آئی پھر دے کے بعد وہ دونوں شہری حدود میں داخل ہو چکی تھیں اور ایک گھر ایک عائشان بنگلے کی صورت میں وہاں کھڑا اس کا مختصر تھا۔ دونوں بنگلے میں داخل ہو گئیں۔

ابو یہ کیا ہوا ہے جو تم مقام کر رہی ہو ہر چیز ٹوٹی ہوئی تھی اور گھر سے اٹی ہوئی تھی گیت ایک لکھا ہے کہ یہاں پر تو آج بھی آتی ہے یہ بھی سونا کی کوئی چال تھی ہے خیران سب کو صاف کرنا میرے نہیں آتا تھا کہ کامیل ہے گیت نے کوئی منتر پڑھا اور سامنے پھونک ماری تو پھر سب طوفان سا اٹھ گیا اور جو جی میں بھرنے پڑی تھیں وہ سب جگہ پر آ گئیں اور جو کڑا طوفان کھڑا تھا وہ کھرا تھا وہ سب گھون میں ہی ششے کی طرح شفاف ہو گیا اور کھڑے صاف تھرا ہوا جیتو نے منہ میں منہ تعریف کی دونوں آگے بڑھ گئے اپنا کمال کی آواز دے ساختہ دونوں سڑ میں تالی کی آواز غامبی زور دار مٹی دونوں نے یک وقت ہر کڑ دیکھا تو چھپا ہوا بل گیت کی حسین و جمیل لڑکی کوئی جیتو اسے دیکھ کر دیکھ کر جبران ہوئے گی وہ بھی گیت کو دیکھ کر اس کے سامنے کھڑی لڑکی کو گیت یہ کیا ہے تمہاری ہزار ہے یا میں دھوکہ کھا رہی ہوں جیتو نے بھل کر کہا ہاں ہاں ہے گا کہ تم بہت بڑی طاقت والی ہو جنہیں انعام دینے کو بھی جانتا ہے وہ لڑکی گیت کی طرف تالی بجا کر بولی گیت بھی مسکرائی

جیتو یہ میری بہن ہے زیادہ حیران مت ہو میری دشمن سوتا کی تو سے جیتو اسے دیکھ کر حیران رہ گئی کیونکہ دونوں بہنیں بالکل ایک جیسی تھیں ایک لگا رہا تھا کہ گیت کے سامنے آئندہ دکھا دیا گیا ہے۔

جیتو حیران مت ہو میری مٹی بہن سے گھر میں آ رہا اور اس کا بہت مختلف ہے اگر میں چاہتی تو کب کی اسے قسم کھاتی ہوں جیتو میرا ہے ہر بار مونی تو کب کی اور قسم کھاتی ہوں میرے مقابلے ہے کہ تیار ہوں سونا چند قدم آگے بڑھ چکی تھی اور اس کے بائیں ہاتھ میں تلواریں چمک رہی تھیں گیت نے بھی دو تین بار منتر پڑھا اور اس کے ہاتھ میں تیز دھاری تلواریں سونا نے دل کھول کر گیت پر وار کر دیا گیت نے بوقت تلواریں آگے اور دونوں کی تلواریں آپس میں ٹکرائیں تلواریں کے ٹکرانے سے چنگڑیاں اٹھ اٹھیں اور دوسرے نے بے گیت کے زور کا محسوس کیا وہاں ہوا میں اچھلی ہوئی کٹی فٹ دو درجہ گاری جیتو گیت کی مدد کے لیے آگے بڑھی مگر گیت نے اسے روک دیا۔ تین جیتو تھیں یہ ہماری جگہ ہے اور ہمارے گھر میں ہے تم صرف متاثر دیکھتی جانا کہ ان کو جان کس پر ہماری بڑے سے سونا جھٹکے اٹھنے کی اور غیب ہوا کہ گیت کی جانب جیتو سونا تیز سے گیت کو مار کر گئی اور گیت نے ذہانت سے اس کی باروگناک مٹیائی گئی سونا نے منہ میں منہ میں پڑھنا شروع کر دیا اور چاروں طرف غموم کر پھونک ماری اس نے جیسے ہی پھونک ماری اس کے پھونک مارتے ہی پورے گھر کو لگ لگ گئی اور گیت نے اور گرد دیکھا تو آگ کے شعلے بلند ہونے لگے سونا کے قہقہے کو گیت نے اس کی گھر کی طرح جیسے ہی گھر کا گھر کر دئی گئی سونا نے آگ کے کئی کئی گیت کی طرف چھوڑ کر دے گھر گیت اپنا کمال سامنے سے غائب ہو گئی سونا کو اپنے گرد پے دیا وہ محسوس ہوا تو وہ ہاتھ پاؤں ہلانے لگی تلواریں اس کے ہاتھوں سے کرک چوٹ لگی اور وہ انتہائی طاقتور ہوا سے بے حال کر رہی گی۔

وہ جان چکا تھا کہ گیت کی سب گیت کی گری ہے اس



کے ہاتھ پر پستہ نمودار ہو گئے تھے آگ کے شعلے اپنی تیزی سے گھبرے باہر پھیل رہے تھے جیتو آگ بجھانے میں مصروف ہوئی اور وہ اس کو کوشش میں کامیاب بھی ہوئی کی سونا کا پیرہ پسنے سے تر ہو گیا تھا اور اس کے اس سرخ ہو گئے تھے وہ بری طرح کھاس رہی تھی وہ منتر پڑھنا جتنی بھی مگر وہ کچھ بھی اس وقت نہیں کر سکتی تھی وہ یہ بتی کہ کرب ہو گیا تھا ایک چاک بھی طاقت نہ سونا کا چھوڑ دیا اور اس کے سامنے خدا اور بھرنے لگا اور پھر اس دھویں نے گیت کا وجود حاصل کیا ماری طرح سے کھاس رہی تھی اور گیت اس کے سر پر کھڑی طر پر مسکراہٹ سے اسے گھور رہی تھی جیتو نے کھرے تمام آگ پر قابو پایا تھا اور اب وہ کمرے میں موجود گیت کھاتے ہوئی سونا سے بولی پہنچا آگ آخری موقع جیتیں فراہم کر رہی ہو یہ نہ سمجھتا کہ میں ڈر گیا ہو اور یہ بھی مت سمجھتا کہ میں تمہارے سامنے چمک جاؤں گی جیت جیش سے میری رہی ہے اور جیت میری ہی ہوئی سونا نے جیشی جیشی لگا ہوں سے دیکھ رہی تھی اور پھر قدرے تسکین کر جیتو اس کے بعد وہ غائب ہو گئی جیتو نے گھر نہ کر دی تھی ماری جادوی طاقتوں سے پھر سے بن جائے گا اور جو کچھ ملا ہے وہ سب خود خود بن جائے گا اور تمہارا سر یہ کہ تم نے آگ بجھا دی تھی سب میں ابھی ٹھیک کر دوں گی اور پھر گیت نے کئی منتر پڑھ دیئے اور پھر سب کچھ خود بخود ٹھیک ہو گئے۔



سونا کھست ہوئی گندیش کے پاس پہنچ گئی کیا ہوا سونا تم اس قدر بھگاری ہوئی کیوں ہو اور تمہاری سانس کیوں پھول رہی ہے سونا نے گندیش کو تمام کہا کہ سنا دی گندیش سونا کی باتیں سن کر کافی غم نہ منظر آنے لگا اور پھر کچھ دیر کے بعد بولا سونا وہ تم سے زیادہ طاقتور ہے نہیں وہاں پر اکیلے جانا نہیں چاہیے تھا بلکہ جہیں مجھے بتا کر جانا چاہیے تھا گندیش میری عقل پر پردہ پڑ گیا تھا وہاں پر چلی گی قدر بل کی بجائے اچھے اس وقت بہت یاد آئی وہ ہمیں ہر وقت صبح مشورے دیتی

رہتی تھی اور کبھی بھی اس نے کوئی غلط مشورہ نہیں دیا کاش وہ اس وقت ہمارے ساتھ ہوئی۔

سونا تم گھر مت کر دینے میں قدر بل بھی کوئی اور کوہ قاف سے آؤں گا اور وہ اس سے طاقتور بھی زیادہ ہوگی گندیش تمہارا یہ ہم پر احسان ہوگا میں بھی اپنی طاقت سے کئی جن زد ہوں گا اپنا غلام بناسکتی ہوں مگر تم پر اعتماد ہے ہم نہیں اجازت دے رہے ہیں کہ تم کوئی غرض خصوصاً اور درازت سے غریب پڑو گی تو کیا تم کسی کو جانے ہو گندیش۔ سونا نے گندیش کو سواہ نظر دس دیکھا کچھ ایسا نہیں میں ایک تیز طراز لڑکی کو جانتا ہوں جو بہت ہی خطرناک ہے وہ دھنوں پر جب ٹوٹ پڑتی ہے تو اس کو ذاتی مات موت مارنی ہے اور وہ خوش بھی خوبصورت اور حسین ہے اس کا باطن اتنا ہی بدصورت اور خوفناک ہے جتنا کہ اس کا سونا پچھا اس کا نام گارہ ہے جس ابھی جاتا ہوں ٹھیک کر تم جاؤ یہ ٹھیک رہے گا سونا فارغ کے بارے میں میں ایک کہ خاصی خوش ہوئی اور گندیش اس وقت حسین سراپے میں تھا وہ کچھ ہی دیر میں کمرے کمرے غائب ہو گیا اور سونا نے سوچا فارغ اب تم میری اجوری دشمنی کو ٹھیل کر دو وہ دھنیں سمجھنے لگے ادھر ادھر رہتی رہی اور پھر گندیش نمودار ہوا اس کے پیچھے کچھ دیر کے بعد گندیش کے مانند ایک لڑکی بھی نمودار ہوئی یہ فارغ تھی اور پھر اس دھویں سے ایک لڑکی باہر نکل آئی وہ لڑکی ملا کی حسین تھی اور سفید لباس میں اس کا منہ تن چمک رہا تھا آداب وہ سونا کے سامنے جھک گئی تھیں ہی فارغ نے سونا کی طرف دیکھا خوب خوب سونا فارغ کو کچھ کہنے سے نہال ہوئی گندیش تم فارغ کو بھجھاؤ کہ اسے کیا کرنا ہوگا ٹھیک ہے سونا میں فارغ کو خوب بھجھاؤں گا دیئے گندیش فارغ کے بارے میں تمہارا سہل کر تاؤ جی بھجھاؤ کہ یہ پہلے بھی انسانی دنیا میں کیا بار آچکی ہے اور اس نے کچھ مصوم انسانوں کو موت کی نیند سلاپا ہے کئی کے خون چپے ہیں اور کئی مصوم بچوں کو اپنے چلوں کے بھیت چڑھایا ہے جس گندیش جس سے یہ ہے یہ

واقعی کمال کی چیز ہے اور اب تم اسے ہمارے دشمنوں کے بارے میں بتاؤ ٹھیک ہے میں فارغ کو سب کچھ بھجا دیتا ہوں فارغ دیکھی بہت ہی بھگدار ہے بہت جلد ہم میں مل کر مل جائے گی۔



گیت گھر میں ابھی کی کا چاک دو روز سے پر تیل ہوئی گیت نے کھڑی کی طرف دیکھا تو باہر پھر زور زور سے کھنکھنے کی آواز سنا دی کھڑی رات کا پورا ایک بج گیا تھی گیت نے اپنے کمرے سے گیت سے باہر نکلتا تو باہر ایک بدصورت مرد دروازہ پر بھکاری بیٹے بد حال ایک عورت کھڑی تھی وہ اپنے ہاتھ بدصورت تھی اور اس کے کپڑے جلد جلد سے بچنے ہوئے تھے اور اس نے بدلوں کے پھینکے اور بے رحمیت سے زور مارا اس کی کوتاہ کھلو کر اس وقت کیا جاتی ہے جیتو دروازہ کھول کر باہر آئی بد حال عورت کھانسنے آئی جیتو نے اس کی آنکھوں میں بھجھاؤ تو جیتو کو ہزار دالت کا کرفٹ لگا اس کی آنکھیں نہیں تھیں اور جیتو کو ایسا محسوس ہوا کہ یہ اس دنیا کی باتیں ہیں کہ جتنا دیتا ہے تو کیوں ایک لمحے کے اندر اس کا کاپ اٹھی مگر جلد ہی نکل گئی کیوں گندیش لوگوں کو کھنک کر پے جیتو نے تیز آواز میں کہا اسے جی بھئی بھئی کھنکی ہوں اور کئی دلوں کی بھوکی ہوں مجھے کچھ کھانے کو دے دو اور لا تمہارا بھلا کر گارے۔

جیتو کے چپے گیت بھی باہر گیت تک آئی جیتو یہ بانی کیا کہہ رہی ہے گیت بھیک مانگ رہی ہے اچھا اچھا ٹھیک ہے گیت سے بچاں کا ٹوٹ اپنے پر سے لٹال کر اس عورت کی طرف بڑھایا لڑکی نے عورت کو کوئی سنا دی دی اور پھر اس ٹوٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا جس لمحے اس بھگدار نے ٹوٹ چڑھا گیت کو دھنیں جھٹکے کیے بعد دیگرے لگے اور پھر گیت یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ ٹوٹ خود بخود غائب ہو گیا اور اس بدصورت غریب عورت کی آنکھیں انگاروں کی طرح لال ہو گئی اور پھر اس کے اس عورت کے گرد دھواں چھایا گیا وہاں پر اب ایک جوان سال دوشیرہ کھڑی تھی یہ فارغ بھی جو

بھگدار کے روپ میں آئی تھی اور گیت کی طاقت کا اندازہ لگانا جتنی بھی فارغ نے نہ کھولا تو جلی کی طرح تیزی سے روکن تھا جس کی اس کی آنکھوں اور سننے سے کئی جو کہ گیت کو چاکی اور لگے تھے جسے میں گیت اچھلتی ہوئی گھر کے اندر دیوار کے ساتھ جا گئی اور اس سے پہلے کہ گھر کے فارغ پر وار کرنی وہ لگے اگلے لمحے وہاں سے غائب ہو گئی۔

جیتو تیزی سے گیت کی جانب آئی گیت تم ٹھیک تو ہونا میں اب میں ٹھیک ہوں مگر کچھ نہیں آ رہا ہے کہ کیا بھجھاؤ اس ٹوٹے کو میں نے پہلی بار دیکھا ہے اور پھر اب میں بہت جلد معلوم کر لوں گی یہ یقیناً سونا نے جیسی گیت کہا نہیں گارہ ایک رنگ رہا تھا کہ یہ سونا کی جی چال ہے ہاں وہ ضرور کسی جن زد لڑکی کے مدد سے ہی گھر میں جیتو حیرت کی بات ہے یہ کہ تم نے بھی اسے پہچانا نہیں گیت میں بھی نفی وقت اسے کچھ کہیں کس مگر وہ ضرور دوسری دنیا سے تعلق رکھتی ہے اور میں اس حراز کو چھوڑ دوں گی نہیں میں ضرور اس کے بارے میں جان لوں گی جیتو تم جلد بازی کا مظاہرہ مت کر دو میں اب اسے دیکھتی ہوں کہ سب کچھ کیا جیتو یہ کھڑی رہی اور گیت اور گیت نے میں چلی گئی اور دوسرے کھنکے کے بعد وہ کمرے سے نکلی جیتو نے جیسی سے بولی گیت کچھ پتہ چلا اب جیتو میں جان گئی ہوں کہ وہ کون تھی اور کیوں آئی تھی دراصل وہ سونا کی جیسی بولی ایک خاص خاص خاندان سے تھی اور وہ ہماری طاقتوں کا اندازہ لگانے آئی تھی کہ ہمیں پریشان نہیں ہونا چاہیے میں اب کھل کر آئی کیونکہ کچھ پتا چلتا ہے ہوں جیتو ان کے ساتھ گندیش میں ملا ہوا ہے مگر یہ ہے باس ایک ایک ایسی طاقت ہے کہ میں نے پانچ سالوں میں اسے کبھی بھی استعمال نہیں ہے اور وہ طاقت میں نے ہر وقت کے لیے رکھا تھا فارغ ایک طاقت دروازہ پر جن زادی سے وہاں میں نیست و نابود کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے اور سونا کو بھی یقین ہے کہ اس بار وہ کامیاب ہوگی گیت آپ کسی طاقت کے ہامے میں تاریکی میں اب جیتو وہ طاقت انتہائی

طاقتور ہے اس طاقت کے بارے میں سونا بھی نہیں جانتی اور فارغہ بھی نہیں جانتی کہ ہر خیر میں اسے کمرے میں سے ہو کے آئی ہو کیونکہ مجھے اعزاز ہوا ہے کہ ان لوگوں کے ارادے ٹھیک نہیں ہے۔



سونا میں ان سے مل کے آئی ہو میں نے ان کے طاقتوں کے بارے میں اعزازہ لگایا ہے وہ پہلے کہ ہمارا ہی مگر میرے وجہ سے اب وہ تم سے طاقتوں میں کمزور ہے اور میں نے یہ سونا کو ایک زبردست چمک لکھی دیا ہے اگر ہم ان پر حملہ کر دے تو شاید ہم انہیں تباہ کر کے شاید بیکس لکھ ہم انہیں تباہ کر دے یا دودھ پینا چاہتے ہیں سونا نے فارغہ کی بات کاٹ کر سونا ہم تمہیں ہے اور میرے ذہن میں ایک فارمولا بھی ہے کہ اس بات پر عمل کرے تو ہم جیت سکتے ہیں کسی بات اور کیسا منصوبہ ہو سحر سے بولی سونا بھی میں نے یہ بات محسوس کی ہے کہ گیت میرے یہاں آنے کے بعد واقف ہو جائے گی کہ میں کسی کی ساعی ہو اور وہ بھی تو یوٹی پیسے کی بلکہ کچھ نہ کچھ کرے گی اور اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرے میں بہت جلد ان کو ختم کر دیتا چاہتے تھا تو یہ بات ہے کیا کہتے ہو گندیش کیا فارغہ ٹھیک کہہ رہی ہے ان سونا میرے خیال میں فارغہ بہت ذہن ہے اور گیت کے پاس ایسا کوئی بھی طاقت نہیں ہے جو ان کے ساتھ دے سکے اس لیے میں کل والا کام آج کرنا چاہتے۔

نہم ہو جاؤں سونا ہی تم باکل ٹھیک کہہ رہی ہو ہم جس ان پر حملے کی تیار کر رہے ہیں گندیش نے سوالیہ نظروں سے سونا کی طرف دیکھا ہاں گندیش ان بات کو بھی دیر میں صلی کی تیار کر دے فارغہ بولی سونا کامیابی کے تو میں واپس اپنے دس میں چلی جاؤں گی ہاں باکل تم آزاد ہو چکر سونا نے مسکرا کر کہا اور کچھ دیر میں وہ دیتوں حملے کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔

کچھ لمبے یوں ہی کر رہے گیت ایک ہی جگہ تک کرے کے اندر موجود ہیں جیتو پاہر کل رہی تھی وہ دل ہی دل میں خاصی گھبراہٹ ہوئی تھی اس کا دلیری طرح سے گھبراہٹا تھا کیونکہ وہ محسوس کر رہی تھی کہ کچھ ہونے والا ہے اچانک کرے میں سے گیت باہر لگی اس کے ہاتھ میں شمشیر کی بنی ہوئی ایک صندوق نما کوئی شے تھی جس کے اندر کوئی صاف شفاف جھریا کا مابوا قیامت ہے کیا ہے جیتو یہی دل وہ طاقت ہے جو صرف ایک بار ہم اس کی استعمال کر سکتے ہیں اور شاید یہ اتنا خطرناک ہو کہ ہمارے دشمنوں کے ساتھ ہمارا سب کچھ بھی تباہ ہو جائے جیتو حیران رہ گئی غلام طاقتوں کو بھی کسی اپنے آقاؤں کو تباہ نہیں کر تیں ہاں جیتو تم ٹھیک کہہ رہی مگر یہ ان طاقتوں سے تو انتہائی مختلف ہے اس طاقت کو ہم دشمن کے طاقت سے امتیاز نہیں کر سکتے اور یہ دشمنوں کے لیے زہر کی کوہلی کی حیثیت رکھتا ہے دشمنوں کو ختم کرنے کے بعد یہ طاقت ختم ہو جائے گی اور ہمیں یہ طاقت اپنے علاقے میں استعمال کریں تو پھر شاید ہم بھی نہیں رہیں گے گیت کی اس بات پر جیتو حیران رہ گئی اور بولی وہ گیت کہتے گیت وہ ایسے کہ ایک زہر جیلا لا دے جو سب کچھ جلا کر رکھا کر دے گا ہمیں سونا کے علاقے میں اس صندوق سے بہرا نکالنا ہو گا گرد ہاں یہاں پر پتھن وہ گیت میرا دل بری طرح گھبرا رہا ہے اب ایک بار ہے کہ کوئی انتہوی ہونے والی ہے جیتو سنبھالو اپنے دل کو تمہارا دل ٹھیک دھڑک رہا ہے میں بھی اس ایمان طوفان کو دیکھ رہی ہوں جیسے تمہارا دل محسوس کر رہا ہے

جیتو بولی چلا ابھی ملتے ہیں اور یہ طاقت ان پر استعمال کرتے ہیں اس لیے کو ختم ہی کر دیتے ہیں جیتو میری بات کو تم آج سے آزاد ہو دے دس میں جاؤ گا کاف کیونکہ وہ لوگ یہاں پہنچنے والے ہیں اور دشمن بھی میں جتنا ہیں کہ آج وہ ہمیں شکست سے دوچار کریں گے میں یہ خیر کا طاقت یہاں ان کے پہنچنے ہی ان پر استعمال کروں گی جیتو کے انکھوں میں آنسو آگئے چلی جاؤں میں جیتی ہوں جاؤ گیت چلائی نہیں گیت نہیں میں تمہارے ساتھ مرد کی جیتو تم فضول میں وقت میں ضائع مت کرو میں جو نہیں کہہ رہی ہوں وہی کرو درود میں نہیں بھی معاف نہیں کروں گی۔

گیت نے جیتو سے کہا ٹھیک ہے گیت میں جا رہی ہوں مگر میں نہیں جیتو یاد رکھوں گی اور اپنی اچھی باتوں کو تمہاری کہانی خرد ستاؤں گی کیونکہ وہ کاف کے پہنچے ہاں اور انسانوں کی کہانیاں سن کر بہت خوش ہوتے ہیں جیتو کی انکھوں میں آنسو آگئے اور وہ گیت کے گنگل گئی اس کے بعد جیتو وہاں سے غائب ہو گئی اس کے جانے کے کچھ پر بعد اچانک سونا گندیش اور فارغہ کے ساتھ گیت کے گھر پر نمودار ہو گئے اور ہر چیز کو کاف لگا دی گیت نے جھٹکے کے صندوق کو کھولا اور وہ ہاتھ فرش پر زور سے مار دیا وہ میرے کے ٹوٹنے ہی پر سے گھر میں دھواں پھیر گیا سونا گندیش اور فارغہ بھیا یک قہقہے لگنے لگے اور گیت کے آنے کے ساتھ نمودار ہو گئے اس وجہ سے آتش نشاں کے لا دے کی شکل اختیار کی اور آگ سے جلتی ہوئی ایک جینی بلا اس لا دے میں سے نکلی سونا اور اس کے سامنے جو قہقہہ لگا رہے تھے وہ اس بلا کو دیکھ کر قہقہہ کانپنے لگے بلا نے اپنے ایک ہاتھ میں گندیش کو چکڑایا۔ اور دوسرے ہاتھ میں فارغہ کو اور دونوں کو بیک وقت اپنے منہ میں ڈال لیا دیو قامت بلا سونا کی طرف بڑھی آگ کی جیسے سے سونا کی جلد کا لی پڑ گئی تھی۔

سونا ایک دم غائب ہو گئی گیت حیران رہ گئی مگر بلا نے ایسا کیا کمال کر دکھایا کہ غائب سونا آگ کے

شعلوں میں جلتی ہوئی نظر آنے لگی اور اس کی چپٹیں زمین کو ہلانے لگیں اس کو بولی بلا نے انکھ لے اپنے منہ سے آگ کا لاوا اگل دیا اور اس لاوے سے پورے گھر کو اپنی لپٹ میں لے لیا گیت کے بال آگ کی شدت سے جل گئے تھے اور کچھ دیر میں وہ بھی آگ کی لپٹ میں آ گئی مگر تیرا انکھیز طور پر وہ پرسکون کڑی تھی کچھ لمحوں کے بعد وہ بلا غائب ہوئی اور تمام آگ کچھ گئی ایک کندھر نما مکان میں دوڑھا پچے پڑے ہوئے تھے جو آگ کی شدت سے جلا پڑ چکے تھے۔



## سنہرے موتی

اخلاص وہ جذبہ ہے جس کے سامنے دشمن بھی برف کی طرح پھل جاتا ہے جس طرح پھول خشبو کے پتھر بیکار ہے اس انسان کی زندگی بغیر کسی مقصد کے بیکار ہے۔ انسان کی زندگی ایسے ہمارے کی مانند ہے جسے انسان اپنی مسلسل کوششوں سے چمکا سکتا ہے۔ اس اپول کی مانند رہا کچھ جو صرف کیوں سے ہی نہیں بلکہ کانٹوں سے بھی بیکار رہا ہے۔ میں اپنی کمزوریوں پر نظر رکھی چاہئے کیونکہ یہی کمزوری آپ کے عمل کے جاری کا سواں اور زوال کا سبب بن گئی ہیں۔

اسب کچھ کھونے کے بعد ایسی آگ آپ میں حوصلہ ہے تو کچھ لینے کے آپ نے پھینک دیا۔

آغاز میں خوشی کی خاطر درد کے دلوں کو چھلی نہ کرو۔



## اچھی باتیں

انسان دنیا میں جتنی طرح بہہ جانے کے لئے پیدا نہیں ہوا بلکہ اسے صلاح کی طرح موجودوں کا مقابلہ کر دیا ہمارے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

ستارے آسمان کا زیور ہیں اور تعلیم ایسا انسان زمین کی زینت ہیں۔

خون کا ڈانچٹ

# خونفک لوسٹوری

--- تحریر: عثمان مہنی - پشتادش آباد ---

آسمانی شعلہ اڑتا ہوا زمین کی طرف آنے لگا اور تیزی سے چٹائی کے جھٹکے پر گر کر اس معمولی سے شعلے نے لحوں میں مکمل شیش ٹیکر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور ایک اس شعلے کے گرتے ہی زمین بھی دھل کر رہ گئی اور ایسا لگا جیسے کڑنر لڑا گیا ہو گا لیکن اس کا تہ منہ کے بل زمین پر آ گیا اور مہا کے سے چٹائے کا آواز پیدا کرتا ہوا لوٹ گیا ۱۱ بت کے کمرے کے کمرے ہو گئے اور خون اس سے بہہ کر فرش پر پھیل گیا کالی کالے لکھائی مریماتی کی پجاری کو دائرے میں ہی آگ نے اپنی لپیٹ میں لے لیا اور آگ کی گرماہٹ سے ڈوب کر بند کی ہولی رسیاں ڈھیلی پڑ گئیں ایک سنہری تیز اور خونفک کھائی۔

ایک آواز ڈوب کے دائیں کان میں آئی ڈوب میں آج بھی تمہاری ہوش بھی تمہاری مٹی اور صرف تمہاری رہو گی بس صرف ایک بار پلیٹ گمرو آؤ میں تمہاری منتصر مٹی اور تمہاری منتصر رہو گی ڈوب نے دائیں طرف مڑ کر دیکھا وہاں پر کوئی دوسرا شخص تھا ڈالے تمہاری یادیں میرا چھپا بھی نہیں پھوڑے کی یہ باتیں کی وقت میں اسے ڈالے کہہ گئی تھی اور یہ باتیں ڈالنے سے تب کہی تھیں جب ڈوب کی ان سے آخری ملاقات تھی ڈالے میں کی اور کاختر ہوں تمہیں میں تمہارے بے لوث محبت کا کوئی بدلہ نہیں دے سکتا اور شاید یہ سب میں خود غرضی میں نہیں کرو ہوں اپنی محبت پانے کے لیے کر رہا ہوں ڈوب اگر تم پلیٹ کر آؤ میں تمہاری منتصر رہوں گی تمہارے لیے سدا دعا کروں گی کہ تم سدا خوش رہو۔ اب تم جاؤ ڈالے کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے ان کی یہ آخری ملاقات تھی دونوں مخالف سمتوں میں چلے گئے میں کل بھی تمہارہ کیا تھا اور آج بھی تمہارہ رہا ہوں بلکہ ہو ڈوب کے دل سے ایک سردی آگ لگی کاش میں تمہاری محبت کی قدر کر سکتا تو آج میں یوں تھا نہیں ہوتا ڈوب بندو تاریک کمرے میں بیٹھا گئے دھوکے کو یاد کر رہا تھا ڈوب کی آنکھوں سے پھٹکے ہوئے آنسوؤں کے کی قطرے بہہ کر خدائوں پر سے بہہ گئے کاش آج تم مل جاؤ ڈالے دیکھو میں لوٹ آیا ہوں مگر تم

نہیں ہو اس نے گھٹنوں میں اپنا سر رکھ دیا اور کئی گھنٹوں تک یوں ہی بے سدا پڑا رہا۔  
ڈوب یاد دہائی میں گھوٹا گیا۔ ڈالے اور ڈوب ایک ساتھ جیتیم خانے میں بے پروئے جھٹکے ان کے آگے پیچھے کوئی نہیں تھا ان کے نام بھی جیتیم خانے والوں نے رکھے تھے ڈوب ہمیشہ ڈالے کے ساتھ رہا تھا وہ دونوں ہمیشہ ایک ساتھ رہے تھے اور ان کی زندگی میں اس وقت دراز نہیں آئی جب وہ بڑے ہو چکے تھے ڈالے ان عمر سے میں بچپن ہی سے ڈوب سے محبت کرنے لگی تھی مگر ڈوب اسے صرف دوست ہی سمجھ رہا تھا جب وہ دونوں میٹرک تک تعلیم حاصل کر گئے اور تھوڑے باخوش ہوئے تو دونوں کو جیتیم خانے کے باہر نکال دیا اور دونوں کو گورنمنٹ ہسپتال بھیج دیا انہیں کرنے کے بعد ڈالے نے ڈوب سے اظہار محبت کر دیا مگر ڈوب زندگی میں اپنی خوابوں کو پالنے جاتا تھا وہ چاہتا تھا کہ پہلے وہ کچھ بن جائے پھر اپنے خوابوں کی کس پس پسند لڑکی سے شادی کرے گا اور یوں دونوں کی رازیں چھوڑا ہوئی جسے ڈالے کی مگر جب سے ڈالے اس کی اسے ڈالے کی کوئی قدر نہیں تھی مگر جب سے ڈالے اس کی زندگی سے نکل گئی تب ان کی زندگی میں اتار و چڑھاؤ آئے ڈالے سے جدا ہوئے دو سال گزر گئے اور ڈوب یوتیور میں داخل ہو گیا۔



اجانک ڈوب کی زندگی میں ایک لڑکی آئی جو امریکین کی طرح رکھتی تھی کول مول چہرہ نیلی آنکھیں سفید دوسرا رنگ لہبا خوبصورت قد بڑی پٹیلی بھی گہری آنکھیں فیشن ایبل اسیر و کبر شان سے آتی جاتی وہ لڑکی بہت زیادہ خوبصورت تھی اس نے جب سے ڈوب کو دیکھا تھا تب سے اس پر اپنا دل بڑھاتی تھی اس کا نام جینا تھی قاتل ڈوب کی اس حسن پر رشتہ زندہ ہونے لگا اور جینا بھی نے ڈوب کو اکایا ڈوب آؤ میں نہیں اپنے گھر لے کر جاتی ہوں تم تو ہمیشہ سے ہوٹل میں رہے ہو ڈوب نے جینا کی کئی طرف دیکھا چلو جینا شی چلوں گا ڈوبی میں بیٹھ کے اور کچھ دے کر بعد ایک بڑے بچے کے سامنے جاتا رہے بچہ نہ تھا گوشت کھانسی لگتا تھا اس میں ہر طرف ششے ششے ششے کے ہونے تھے ڈوب کے ساتھ اندر چلنے میں داخل ہوا اندر بہت بڑا خانہ تھا لڑکی کو بھر کر کے دوں آگے بڑھے یہ بچہ منزلوں پر بنا ہوا تھا اور اس کی صفائی کا خاص خیال رکھا گیا تھا یہ بانی بنگلوں سے بہت کرب بنایا گیا تھا اور اس کے ارد گرد دھنن جالی کی باریک دیوار میں بھی قائم کی تھیں ڈوب نے انا تھا شمار کربھی خواب میں بھی نہیں دیکھا تھا اس گھر کی ہر چیز پر تعریف تھی گھر میں ڈوب بہت بڑا میرا غریب خاندان پورے گھر میں گمانے کے بعد جینا کی بڑی بیٹی تھی تم اسے غریب خاندان کہہ کر اس کی تہلیل کر رہی ہو بلکہ یہ تو شیش گن سے ڈوب کی اس بات پر جینا بھی بیٹنی کی شاید تمہاری نظر میں شیش گن ہو مگر میرے پیچھوڑے یا میں یہ بتاؤ کہ یہ گھر نہیں کیسے لگا۔

بہت زبردست ایسا لگا کہ میں جنت میں گھوم رہا ہوں ڈوب نے کتھہ پہنچا کر کہا کیا اس گھر میں تمہ خاندان بھی سے ڈوب کے اس سوال پر جینا بھی نے گہری نظروں سے اسے گھورا نہیں نہیں تو جینا کی جلدی سے بول پڑی کیا تم نے کسی جگہ پر اس بچے میں تمہ خاندان دیکھا ہے ہاں مجھے لگا کہ وہاں میں طرف جو بڑے ہیں وہاں اس میں سے جگہ جو بڑے ہیں جینے اتنی دکان کی دی تھی مجھے ڈوب کے اس انکشاف پر جینا بھی گڑبگڑ کر کہہ گئی ڈوب نہیں چپکے

مشراب پاتی ہے۔

ہاں اس نے مجھے بھی مشروب پلایا تھا اور اس کے بعد میرا دل بہت برا ہو گیا بارگھر میں سے تو اس کے گھر میں کسی پرہیزا نکلتی دیکھا ہے اس پرہیزا سے دور رہو وہ ایک جادو کرتی ہے اور شاید کئی تہہ کئی تہہ میں مقید ہے نہیں دے دیے ہوں کہ ہاں صارم بہندو تو گھر میں ہیں کو جاتے ہیں اور اور ان کی پوجا پات کرتے ہیں جبکہ میں نے جینا کی گھر میں کی طرح کا کوئی بہندو اندر نہ رہا رواج بھی نہیں دیکھا پھر ڈوب جو کسی ہوٹل میں لڑکی سے دور رہنا مگر بار صارم تو مجھے جینا بھی سے بیخ کیا ہاں وہ مجھے بہندو بنانا چاہتی تھی اور میں اس کے ارادوں کو سمجھ گیا تھا واصل مجھے لگا ہے کہ وہ جادو پر بھی ترس رہی ہے اور اس کی جو پرہیزا لازمہ ہے جادو کرتی ہے جینا اس کے اشاروں پر بڑھتی رہی ہے میں نے پہلے کی بیٹنی تھی تو اس کو اس بھوت بچنے میں اکیلے دیکھا تھا مگر پھر رفتہ رفتہ ہماری کبانی میں ایک نیا موزا کیا اور وہ موزہ بہندو انے ڈوب تھا جو جینا بھی مجھے بہندو کرنا چاہتی تھی اور اس نے پہلے پہل جینے پیار سے رام کرنے کی کوشش کی گھر میں جینا میں ملنا تو دور زبردستی کرنے کی کوشش کی گھر میں ایک تہہ تھا جس نے مجھے اس تہہ خانے میں قید کر دیا اور وہ پھر مجھ پر جادو کی طاقتیں آزمائے گی شکر ہے خدا کا کہ اللہ نے مجھے اس مکار پرہیزا کے شر سے بچالیا اور پھر وہ یونیورسٹی میں خاموشی طرف متوجہ ہوئی تھی اس سے تعلق ختم کر لیا گھر میں سے عامر کو کھانے کی کوشش کی مگر وہ میرا ہاتھ نہیں اٹھاتا تھا اور فیک میں بیٹنوں کے اندر وہ میری جانب متوجہ تھی۔

یونیورسٹی کی طرف سے تحقیقات ہو گئی جینا بھی پر کسی بھی قسم کا جرم ثابت نہیں ہو سکا اور پھر جینا کی ایک اور یونیورسٹی شروع ہوئی یونیورسٹی میں ایک نیا لاکھ میکان آ گیا آخر میں کل تھا مگر غریب تھا جلدی میں شیش کا عشق اس سے شروع ہو گیا اور دونوں کی پریم کبانی کا آغاز ہو گیا میکان جلدی جینا شش کی دولت کے چال میں جھنس گیا

اور وہ چلنے سے بھی تکیا تھن چار میٹروں کے اندر اندر چڑھ کر گئی صارم کی آنکھوں سے آنسو نکلے یا ڈوب وعدہ کر دیا کہ تم آئندہ اس سے ملو گے وہ تمہارا بھی خون گروے گی۔ میکان کے والدین غریب تھے وہ لوگ تحقیقات بھی صحیح طرح نہیں کر سکے اور یوں پھر تم اس کے چال میں دھیرے دھیرے جس طرح جس طرح وہاں صارم قویج کہہ رہا ہے میں اب محتاط رہوں گا اور اس سے آئندہ کبھی بھی نہیں ملوں گا ڈوب نے صارم کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر وعدہ کیا اچھا اب سو بڑا ذہبت ہو گئی ہے فیک ہے صارم ڈوب نے کہا اور نہ کے لیے دوسری طرف طرف بدلتی ہاں صارم اسے دیکھ کر گیا۔



دونوں ہو گئے ہیں ڈوب کیا بات ہے تم مجھ سے کہنے کہنے سے رہنے ہو میں تو پریشان ہوئی ہوں جینا شش نے اسے آج بارک میں اکیلے چلا دیا اور اس کے سر پر کڑی ہو کر کہنے کی جینا بھی اس میں بیٹنی کو اسے نہیں بڑھاسکتا کیا کہہ رہے ہو تم دو وعدے دو تمہیں جو تم نے کھائے تھے وہ سب کیا تھا کیا اتنا جلدی مجھ سے دل بھر گیا اور تمہارے جلدی جینا بدل جاؤ گے جینا بھی نے بیٹنوں سے بلکہ میں نے صرف دو وعدے تھے رفا تھا اور تمہارا دل کھانا نہیں چاہتا تھا اس لیے تمہارے پیار کا جواب پیار سے دے رہا تھا اور اب میں نہیں مزید اندر سے میں نہیں رکھنا چاہتا اس لیے میں نہیں سچائی ہے آکا کہ کر رہا ہوں کیوں مجھے اندر سے میں رکھنا شروع سے مجھے بتا دیا ہوتا تھا میں تمہارے پیار میں آتا آئے تو میں جانی بلکہ ادا سن تعقل تو بڑی بگڑتی تھی میں نہیں بیٹھ پاتی تھی رہوں کی پریم کھم مجھے بھول جاؤ مگر تم سے کچا چار کرتی ہوں جینا شش کی آنکھوں سے آنسو آگے اور ڈوب کی طرف دیکھ کر ہاں جینا بھی میں نے تم سے ایک بات پچھائی تھی مجھے صاف کہنا دینا جینا نے بے چینی سے ڈوب کو دیکھا میں کسی اور سے چار کرتا ہوں جینا شش مجھے صاف کر دیا میں بھی کسی ایک نہیں ہو سکتے ڈوب نے اسے بھوت بولا اس کے دل میں کوئی بھی نہیں تھا نہ جہا نہ بات تک نہ









شہر سے دور اک پہاڑ کے پاس ایک خوفناک اڑوھا رہتا ہے۔ ایک بند ہینکلز اور ڈیوئس کو لاک چنکا ہے اس کو مارنے کے لیے بہت سے لوگ لیکن وہ خود اس کا شکار ہو گئے کوئی بھی اس کو مار نہ سکا کے منہ سے آگ کے قطرے نکلنے میں جو کسی چڑیا شہلوں کی زد میں آجائے وہ جل کر رکھ ہو جاتی ہے تم نے مجھے اس اڑوھا کا خون لار کر دیا ہوگا۔ بوڑھے نے اپنی بات مکمل کی ٹھیک ہے بابا میں آپ کی شرط پوری کر کے یہ داکھ آؤں گا رضوان نے اٹھتے ہوئے کہا وہ جانے ہی والا تھا کہ اسے بوڑھے کی آواز سنائی دی۔

رکوی تھا بابا میں رضوان نے بوڑھے کی طرف مڑے ہوئے کہا تمہارے پاس اس اڑوھے کو مارنے کے لیے کوئی ہتھیار نہیں ہے تم یہ گوارے لے جاؤ بوڑھے نے پاس پڑی گوار رضوان کو دی پھر اس بوڑھے نے ہاتھ اور کیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بول آئی اور وہی بول بھی لے جاؤ اس بول میں تم نے اڑوھے کا خون لارنا ہوگا رضوان نے بوڑھے سے گوار اور بول لی اور غار سے نکل کر پہاڑوں کی طرف چلا پڑا راستہ نہایت خطرناک تھا جا بجا گھٹی جھاریاں تھیں جن میں کسی کی اونچ لے لیے کاٹنے سے زمین چھری اور خشک گی اور دور تک پانی کا کام دستان نہیں تھا اس پہاڑ کے ارد گرد ایک بہت بڑا جنگل تھا جس کے بہت سے درخت کالے اور پھیلے ہوئے تھے اور جگہ جگہ سے زمین بھی پھٹی ہوئی تھی رضوان کو کیا کہ یہ درخت اور زمین اس اڑوھے کے منہ سے نکلے اور ایک قسم ہوا تو پہاڑوں کا سلسلہ شروع ہو گیا وہ ایک اونچے پہاڑوں سے ٹھوڑے فاصلے پر ایک سیاہ رنگ کا اونچا سا ٹیلہ دکھائی دیا اس نے غور سے دیکھا تو وہ خوفناک اڑوھا تھا جو کئی بار سے سورہا تھا اس نے گوار سنہائی اور خاموشی سے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا اس کی طرف چل پڑا۔

رضوان اس کے پاس پہنچا تو وہ سورہا ہوا رضوان

نے ایک چملاٹک باری اور اس کے سر پر سوار ہو گیا اور گوار کے دارا اڑوھا کے منہ میں کیا اور گوار کے دارا اس کی دونوں آکھوں میں بھی گئی اڑوھا نے اوپر سناٹا کر کر دیا سے بھنکارا ہوا تو اس کی شیطے دور تک گئے اور پوری فضا قفلایا ہوا رضوان نے ایک زبردست دارا اڑوھا کے منہ پر کیا اڑوھا ترپے لگا وہ کافی دیر تک تباہ باہر بھڑکنا ہو گیا رضوان نے اس اڑوھا کا خون بولس میں ڈالا اور غار کی طرف روانہ ہو گیا وہ کھینے کے سفر کے بعد غار میں پہنچا تو بوڑھا اس کا ہتھیار تھا اس نے جب خون کی بولس بوڑھے سے رضوان کے ہاتھ میں دیکھی تو بہت خوش ہوا یہ بچھے آپ کی پہلی شرط پوری ہوئی رضوان نے خون کی بولس بوڑھے کو دیے ہو وہ کہا بوڑھے سے خون کی بولس اس سے لی اور پھینکے کو کہا وہ بوڑھے کے سامنے بیٹھ گیا تم بہت بہادری کا کام کیا ہے اب تم نے میری دوسری اور آخری شرط پوری کرنا ہوئی بوڑھے نے کہا بابا آپ مجھے اپنی آخری شرط بتائیں مجھے کیا کرنا ہو میری آخری شرط یہ ہے کہ تم نے مجھے سوسال پرانی کو پڑی لار کر دی ہوگی کو پڑی نہیں رہتی اس وقت جانا ہوگا تاکہ سورج کی روشاں اس پر نہ پڑے بوڑھے نے اپنی بات مکمل کی لیکن بابا مجھے سوسال پرانی کو پڑی کس کس تبرستان سے ملے گی رضوان نے پوچھا۔

رات ہوئے دو میں نہیں خود تبرستان پہنچا ہوں گا بوڑھے نے کہا اس طرح دن گزرتا گیا اور رات میں جب رضوان بوڑھے کے پاس پہنچا تھا اور بوڑھا آکھیں بند کئے منہ میں کچھ بڑھ پاتا جا کچھ ہی بوڑھے نے اپنی آنکھ کھولیں میں نے اس تبرستان کا پتہ دیکر لیا ہے تیار ہوتاں تم بوڑھے نے پوچھا میں بابا میں تیار ہوں رضوان نے کہا کیا بات یاد رکھنا دوں تم قدم پر خطر ہے اس تبرستان میں جنوں اور چڑیلوں کا بھی ہمارا ہے تبرستان کے آخر میں جو قبر ہے وہ تمام قبروں سے یہ قبر ہے صرف اس قبر میں سوسال پرانی کو پڑی ہے بوڑھے نے تفصیل بتائی کہ بابا آپ مجھے اس تبرستان میں پہنچا دیں رضوان نے کہا ٹھیک ہے تم اپنی آنکھیں بند کر بوڑھے

نے کہا لیکن بابا میں قبر کس چیز سے کھودوں گا رضوان نے پوچھا بوڑھے نے اپنا ہاتھ اور کیا تو اس کے ہاتھ میں ایک لوہے کی سولہ کی سلاخ آگئی یہ لوہا اس کے ساتھ تم آسانی سے قبر کھودو گے بوڑھے نے وہ سلاخ رضوان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

رضوان نے وہ سلاخ بوڑھے سے لے لی اپنی آنکھیں بند کر بوڑھے نے کہا تو رضوان نے اپنی آنکھیں بند کر لیں بوڑھے نے منہ میں کچھ بڑھ کر اس پر چوکھک باری تو اس کی ایک چملاٹک اب اپنی آنکھیں کھول دوڑھے کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تو اس نے اپنی آنکھیں کھول دیں وہ ایک تبرستان میں کھڑا تھا جائیداد کی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی جاغی روشنی میں رضوان کو ہر چیز واضح دکھائی دے رہی تھی اس نے ادھر ادھر دیکھا اسے کوئی شے نظر نہ آیا تو وہ آگے چل پڑا وہ مختلف قبروں کے درمیان میں سے گزرتا ہوا جا رہا تھا اس قبرستان کی تمام قبریں بڑی بڑی تھیں وہ ابھی خود ہی آگے کیا ہوگا کہ اسے سامنے پہنچے کسی کو جو دیگ کا احساس ہوا اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کی آنکھیں ملکی کی ملکی رہ گئیں اس کے پیچھے کی تمام قبریں پھٹ چکی تھیں اور مردوں کی قبروں سے باہر بیٹھے خوفناک لگا ہوں سے گھور رہے تھے وہ کافی دیر تک خوفزدہ کھڑا تھا انہیں دیکھ کر باہر اس نے اپنے آپ کو سنہال اور اس کے گل پڑا وہ تبرستان کے آخر میں پہنچے اسے قبر کے باسی پہنچا اس نے جب پیچھے دیکھا تو تمام قبریں میں پھٹ چکی تھیں اور مردوں سے قبروں سے باہر بیٹھے ہوئے اسے گھور رہے تھے اس نے اپنی نگاہیں وہاں سے ہٹا لی اور بڑی تفرکی طرف متوجہ ہوا جو بالکل صح سلامت تھی حیرت ہے اور تمام قبریں میں کچھ ہیں یہ قبر کیوں نہیں کھیں۔

رضوان نے دل میں سوچا اور پھر سلاخ سے قبر سے مٹی ہٹانے لگا کافی مدت کے بعد اس نے قبر سے مٹی ہٹائی وہ قبر میں اترا اور کھوپڑی لے کر قبر سے باہر آیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ مرد ہے جو پہلے اپنی قبروں کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اب وہاں نہیں تھے

اور تمام قبریں مٹی کی جو پھٹ چکی تھیں اب صح سلامت تھیں جب اس نے پیچھے دیکھا تو کانپ کر رہ گیا۔ اس کے پیچھے جس قبر کے وہ کھوپڑی نکالی تھی اس کھوپڑی کا وہ پڑے پیچھے کھڑا تھا اس ہڑنے رضوان کو پکڑنے کی کوشش کی تو رضوان نے وہاں سے بھاگنا شروع کر دیا اس کو اپنے پیچھے کسی کی کے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں آ رہی تھیں وہ بھاگتا ہوا قبرستان سے باہر آ گیا جب اس نے پیچھے دیکھا تو پیچھے کوئی بھی نہ تھا خوف سے اس کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے کھوپڑی کو اس نے سنبھلی کے ساتھ پکڑ کر کھڑا تھا اپنی آنکھیں بند کر لوہے بوڑھے کی آواز سنائی دی اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں تو اسے ایک جھکا لگا اس نے اپنی آنکھیں کھولیں تو وہ بوڑھے کے سامنے کھڑا تھا وہ اب بھی خوف سے کانپ رہا تھا یہیں بابا میں نے آپ کی دوسری شرط بھی پوری کر دی رضوان نے وہ کھوپڑی بوڑھے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا یتیمو بوڑھے نے وہ کھوپڑی لیتے ہوئے کہا وہ بوڑھے کے پاس بیٹھے گا۔

بابا میں نے آپ کی دونوں شرطیں پوری کر دیں ہیں اب آپ مجھے جادو دکھائیں رضوان نے بوڑھے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ہوا اس وقت کھوپڑی کی دھڑکنا اور دیکھ رہا تھا پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کہ جادو کیوں سیکھنا چاہتے ہو اور پھر تمہارے ساتھ آیا کیا ہو ہے جو تم جادو سیکھنا چاہتے ہو وہ بوڑھے نے کھوپڑی کی ایک طرف رکھ دیے بابا میں اپنے باں باں اور میں کان نہ کرے ساتھ ایک گاؤں میں رہتا تھا ابو ایک سکول میں منجھرتے اور میں ایک ٹمٹس میں کام کرتا تھا ایک دن جب میں آٹس سے واپس آیا تو آبی اور نہ بہت زیادہ پریشان نہ رہی میں نے اسی سے پریشانی کی وجہ پوچھی تو انہوں نے مجھے بتایا کہ بیٹا آج سات دن ہو گئے ہیں آٹس جن ہمارے گھر آتا ہے اس نے اپنا نام نوش جن بتایا ہے اس کی شکل بہت ہی خوفناک ہے وہ دوڑتا آکر ہمیں تنگ کرتا ہے وہ آج بھی آیا تھا وہ آٹس نے ہاتھ دیکر ہاتھ کھڑے کر دیے اور آٹس کا کھڑا کر دی

اس کے راستے میں آئے گا تو وہ اسے بارودے گا میں اس کی باتیں سن کر خاموش ہو گیا کیونکہ میں ان کی باتوں کو جھوٹ سمجھ رہا تھا میں ویسے تو جنوں جھوٹوں پر یقین رکھتا تھا کہ وہ سچ کے زمانے میں بھی ہوتے ہیں اور پہلے بھی ہوتے تھے لیکن میں اس بات کو یقین مانتا تھا کہ وہ سچ کے زمانے میں بھی انسانوں کو گھٹس کرے ہیں۔

میں نے یہ بھی سن رکھا تھا کہ جب تک ان کو نقصان نہ پہنچایا جائے یہ انسانوں کو اس وقت تک نقصان نہیں پہنچاتا ہے اس لیے ان اور بنا کر کسی طرف دیکھا جو زیادہ پریشان اور ڈری ہوئی لگ رہی تھی میرے میں نے اسی کی باتیں ایک کان سے سنی اور دوسرے سے نکال دیں جب دوسرے دن میں گھر آیا تو ہر طرف خون ہی خون پڑا ہوا تھا اور ایک طرف میری اسی اور ایک لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور اندر سے گھر میں نہیں تھی اب مجھے اسی کی کہی ہوئی باتیں یاد آئیں جب کہ وہی جیسے جو انہوں نے بتائیں تھیں تمام اس دن میں بہت رو دیا اس دن میں نے قسم کھائی تھی کہ میں اپنے اسی اور ایک کے قاتل کو زندہ نہیں چھوڑوں گا اور ان کے زخموں کو کچی ڈھونڈ کر لائوں گا میں بہت سے عاملوں کے پاس گیا اور ان سے کوشش کی کہ بارے میں پوچھا کہ وہ کیا رہتا ہے اور میں اس طرف اس سے بدلہ لے سکتا ہوں کوئی بھی مجھے اس کے بارے میں نہ جانتا کہ انہوں نے بہت زیادہ منتظر بنے تھے لیکن میں نے اس کے بارے میں نہ جان کے ایک ایک عامل نے مجھے بتایا کہ کوشش میں بہت زیادہ طاقتوں کا مالک ہے میری طاقتیں اس سے بہت کم ہیں جب بھی میں ستر پڑھاتا ہوں تو مجھے ہر طرف سیاہ دھواں نظر آتا ہے پھر اس نے مجھے آپ کے بارے میں بتایا کہ آپ میری مدد کر سکتے ہیں اور میں آپ سے جادو سیکھ کر اس سے بدلہ بھی لے سکتا ہوں پھر میں آپ کا پاس آ گیا۔

کیا آپ میری مدد کریں گے رضوان نے اپنی بات مکمل کی ہاں میں تمہاری مدد ضرور کروں گا میں ابھی ایک شے کا اندیشہ کر کے کوشش کرنے کے بارے میں پتہ کرتا ہوں تم ابھی غار سے باہر جاؤ اور جب میں نہیں

بھلاؤں گا تب اندر آنا پوزے کی چنج کی آواز آئی تو وہ بھاگ کر آئے مجھے سنے کے بعد رضوان کو پوزے کی چنج کی آواز آئی تو وہ بھاگ کر غار میں داخل ہو گیا جب وہ غار کے اندر پہنچا تو اس کے منہ میں سے ایک چمک چمک کیونکہ منظر یہ کچھ ایسا تھا سامنے ہی بڑھا خون میں لپٹ پٹ زندگی کی آخری سانسیں لے رہا تھا میرے پاس آؤ پوزے کی چنجی روبرو آواز نکلتی رضوان جلدی سے پوزے کی پاس گیا بیٹا میں اس کووشش نہ کر بھلانے میں کامیاب ہو گیا تھا لیکن میں اپنے گرد حصار بنانا بھول گیا تھا جس کی وجہ سے اس نے مجھ پر چلے کرے دوران کی اپنا دار کر دیا۔ اور میں اس کے بدلے سے سچ نہ سکا تم میری ساری کو پوزی پر ایک چلہ کر کے تم میرا خون لیو میری ساری طاقتیں اور میرے قبضے میں جو بھی چیز سمجھو ہیں وہ تمہارے قبضے میں ہو جائے گی یہ سیکر اس نے اپنا بازو رضوان کی طرف بڑھایا جس سے خون بہہ رہا تھا رضوان نے ایک نظر پوزے کی طرف دیکھا اور پوزے کے بازو سے منہ لگا کر خون چنے لگا اس نے تھوڑی دیر بعد منہ اٹھا کر دیکھا تو پوزے کی آنکھیں ملتی ہوئی تھیں اور اس کی روح جسم کا ساتھ چھوڑ چلی تھی میں نہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا کوشش جن رضوان نے منہ کے ساتھ لگے خون کو صاف کرتے ہوئے کہا۔

رضوان نے جسے جسم کے اندر ایک کئی طاقت محسوس کر رہا تھا پوزے کی تمام طاقتیں اب رضوان کے پاس تھیں رضوان نے کوئی منتظر ہوا تو اپنی چیل چل حاضر ہوئی کیا حکم ہے میرے لیے چیل نے اٹے ہی کہا ہوں جو تم رضوان نے پوچھ میں ان کا کشا چیل ہوں آپ نے مجھے کیوں بھلا دیا ہے ان کا کشا چیل نے کہا مجھے بتاؤ کہ میں نے اس کو پوزی پر کیوں چالہ کرنا ہے رضوان نے کھوپڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا آپ نے اسے غار کے اندر تن چھڑ کر اس کو پوزی پر ایک رات کا چلہ کرنا ہے جب چلہ ختم ہوگا تو آپ نے اڑھوا کا خون اس کو پوزی پر ڈالنا ہے اس کو پوزی سرخ ہوگی تو آپ کا چلہ کامیاب ہو جائے گا پھر آپ جو بھی اس سرخ کھوپڑی سے پوچھیں گے وہ

آپ کو سب کچھ بتائے گی اگر کھوپڑی سرخ نہ ہوئی تو آپ کا چلہ کام ہو جائے گا پھر آپ نے چائیں راتوں کا چلہ کر پوزے کے غار میں چیل نے رضوان کو درد بتایا اور نائب ہوئی رضوان نے پوزے کی لاش کو اٹھایا اور باہر جا کر کفن کر دیا اور پوزے کو دفنانے کے بعد غار میں آ گیا رات ہو چکی تھی رضوان نے آگ جلائی اور اپنے گرد حصار بنا کر چلہ سرخ کر دیا۔

پلے کے دوران اسے بہت خوفناک خشکیں نظر آئیں لیکن وہ حصار سے باہر نہ نکلا جب چلہ ختم ہونے میں پانچ منٹ رہ گئے تھے تو رضوان کی بہن بنا کر آئی اس نے کہا رضوان تم یہ چلہ چھوڑ دو ورنہ نہ وہ سن مجھے بارودے گا رضوان نے آنکھیں بند کر لیں جب چلہ ختم ہوا تو رضوان نے اڑھوا کا خون سامنے رکھی کھوپڑی پر ڈال دیا اس سے رضوان نکلنا شروع ہو گیا رضوان یہ دیکھ کر پریشان ہو گیا وہ سمجھا کہ اس کا چلہ کام ہو گیا لیکن تھوڑی دیر بعد یہ دیکھ کر کھوپڑی کا رنگ آہستہ آہستہ سرخ ہو رہا ہے اس کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھیں لیکن اس کی اچانک ہی کھوپڑی میں حرکت آئی اور وہ اوپر کھینچنے کی کھوپڑی دھمکنی فٹ کی اڑھوا پر جا کر رگڑنے لگا کھمبے سے میرے لیے کھوپڑی سے آواز سنائی دی تم چلاؤ اور کوشش کرنے کے بارے میں پتہ کر کے آؤ کہ وہ کہاں رہتا ہے اور اس نے میری کھوپڑی کا تھک تھک کر کھمبے رضوان نے کہا کہ کھوپڑی اڑی ہوئی لیکن میں غائب ہو گئی رضوان نے اندر نکل رہا تھا ایک گھنٹہ ہو گیا لیکن سرخ کھوپڑی ابھی تک وہاں نہیں آئی رضوان نے سوچا اسے میں اسے باج سے کوئی چیز اندر لے کر دے دے لیکن وہ سرخ کھوپڑی کی کیا خبر لائی ہو سرخ کھوپڑی رضوان نے جلدی سے پوچھا آتا میں کوشش کرنے کے بارے میں سب کچھ جان چکی ہوں کھوپڑی سے آواز آئی پھر جلدی بتاؤ۔

رضوان نے پہلے ہی کہ کوشش جن آپ کی بہن کو ایک نئی دینا میں نے کیا ہے اس کی دینا کو وہ قاف کے نام سے یاد کیا جاتا ہے وہاں جنوں دیوؤں اور پلوں کی حکومت ہے اور طرح طرح کے عجیب بات سے وہ دینا

نہری پڑی ہے کو وہ قاف کے مغربی حصے پر کوشش جن کی حکومت ہے جس حصے پر کوشش جن کی حکومت ہے وہ ایک شہر ہے اس شہر کا نام تھنر میں ہے اس شہر کی تمام عمارتیں سنہرے رنگ کی ہیں جب بھی ان عمارتوں پر سورج کی روشنی پڑتی ہے تو وہ عمارتیں سونے کی طرح چمک کر سنے ہیں اس جن کی نیت خراب ہے وہ آپ کی بہن پر پوزے دن کا چلہ کر رہا ہے جب اس کا چلہ مکمل ہو گیا تو وہ آپ کی بہن کو مار کر اس کا خون ان عمارتوں پر ڈالے گا تو وہ دینا دے سنہرے رنگ کی ہو جائے گی اور ہر سال انسانی دینا سے سنہرے رنگ کی اٹھا کر لے جاتا ہے اور اس پر چلہ کر کے اس کا خون ان عمارتوں پر ڈالتا ہے تو وہ سنہرے رنگ کی ہو جاتی ہیں اب وہ آپ کی بہن پر چلہ کر رہا ہے اس کے پلے کو ماتھہ دن ہو گئے ہیں صرف سب دن کا چلہ کر رہا ہے اگر آپ اپنی بہن کو بھنا جاتے ہیں تو آپ کو تمہیں دیوں میں اس کوشش جن کو کھمبے سے سرخ کھوپڑی سے نقصان لگے گا اور غاموش ہوگی اچانک مجھے یہ بتاؤ کہ میں اس جن کا خاتمہ کس طرح کر سکتا ہوں۔

رضوان نے پوچھا اس شہر میں خوب صورت باشعپے اور سنہرے بھی ہیں جن میں ہوادے چل رہے ہیں ہر ہوادے کا پانی نیلے رنگ کی کھوپڑی کا رنگ کا پانی ڈالا جائے تو وہ سب کا سرخ کھوپڑی بن جائے گا اور پانی ختم ہوا تو رضوان نے کہا تو سب کھوپڑی بن اڑی ہوئی غائب ہو گئی رضوان نے ایک اور منتظر ہوا تو ایک منٹ حاضر ہوا اس کا نام رسل جن تھا رضوان نے اس سے کھانا منگوا کر اٹھا کھانا لگے کھانا نے فارغ ہو کر اس نے دوبارہ رسل جن کو حاضر کیا۔ کیا حکم ہے میرے آقا رسل جن نے سر جھکا کر کہا کیا حکم مجھے کو وہ قاف پہنچا سکتے ہو رضوان نے کہا کہی یوں نہیں آپ میرے ہاتھ پر بیٹھ جائیں میں آپ کو وہ قاف پہنچاؤں گا۔

رسل جن نے یہ کہہ کر ہاتھ رضوان کی طرف بڑھایا تو رضوان اس کے ہاتھ میں بیٹھ گیا اور رسل جن ہواؤں میں اڑنے لگا تھوڑی دیر میں ہی رسل جن رضوان کو لے



کر کو قاف پہنچ گیا۔ رضوان نے رسل کو جانے کو کہا اور اپنے آپ پر ایک ستر چڑھ کر پھونک ماری بے ستر اس نے اپنے آپ کو دوسروں کی نظروں سے غائب ہو کر چل رہا تھا اس نے دیکھا کہ عالی شان سہری عاتق ہیں اور عاتق میں اتنی بڑی ک آسان سے بائیں کرتی ہیں ہر طرف خوبصورت باغیچے اور میزیں ہی اودمان میں نور سے چل رہے ہیں اور ہر نور سے کاپانی دیکھیں بے کوئی سرخ کوئی جزو اور کوئی زرد رنگ کا ہے اور ہر طرف بدصورت دیواروں اور دروازہ پھر رہے تھے۔

رضوان ان سب کو دیکھ سکتا تھا لیکن وہ رضوان کو نہیں دیکھ سکتے تھے رضوان چلتا ہوا سرخ نور سے کے پاس پہنچا گیا اس نے سرخ کو پڑی کو حاضر کیا سرخ کو پڑی اب مجھے کیا کرنا چاہیے رضوان نے پوچھا آپ کسی بھی طرح نوش جن کو اس نور سے پاس لے آئیں میں اس کو سرخ پانی میں گرا دوں گا تو وہ پائل کر مر جائے گا سرخ کو پڑی نے کہا اچھا مجھے بے تازہ کہ نوش جن اس وقت کہاں ہے رضوان نے پوچھا وہ اپنی حوٹلی میں ہے سرخ کو پڑی نے کہا اب تم چادہ رضوان نے کہا تو سرخ کو پڑی اڑتی ہوئی کہیں غائب ہو گئی رضوان نے سرخ کو پڑی کے جانے کے بعد رسل جن کو حاضر کیا رسل تم مجھے نوش جن کی حوٹلی میں پہنچا دو رضوان نے کہا آپ اپنی آنکھیں بند کریں رسل جن کو حاضر کیا رسل مجھے نوش جن کی حوٹلی میں پہنچا دو رضوان نے کہا آپ اپنی آنکھیں بند کریں رسل جن نے کہا تو رضوان نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اس کو ایک جھٹکا جب اس نے آنکھیں کھولیں تو وہ ایک خوبصورت حوٹلی کے سامنے کھڑا تھا حوٹلی کے چاروں طرف جن اور دیو پھر پھر وہ اسے تھے رضوان نے اپنے آپ پر ایک ستر چڑھ کر کھڑا تھا اس لیے وہ کسی کو بھی نہیں آ رہا تھا۔

وہ آسانی حوٹلی میں داخل ہو گیا لیکن کسی نے بھی اس کو نہیں دیکھا حوٹلی اندر سے بہت خوبصورت تھی کیچرڑ سونے کی طرح چمک رہی تھی رضوان ایک کمرے کے پاس آئے دیکھا کہ نوش جن کمرے میں آرام سے ہوا تھا اس

کی شکل بہت ہی خوفناک تھی رضوان کو اس پر بہت طبع آ رہا تھا اس کا دل چاہا کہ ابھی اس کا ستر سے جدا کر دے لیکن اس نے کچھ سوچا اور کمرے سے باہر چل گیا وہ حوٹلی میں مختلف کمروں میں جا کر کچھ تلاش کر رہا تھا کہ اسے ایک تھکانا نظر آیا تھکانے کا درد داؤد تھا رضوان نے کچھ چڑھ کر درد داؤد نے پھونک ماری تو درد داؤد کھل گیا اور وہ تھکانے میں داخل ہو گیا اگلا منظر دیکھ کر اس کی آنکھوں میں آنسو کی سائے اس کی بہن نا سائیکہ سخت پرے ہوش چڑھی تھی رضوان اس کے پاس گیا اور اسے ہوش میں لانے کا عجزیہ کوشش کے بعد نامرکو ہوش آ گیا جب نامر نے اپنے بھائی کو اپنے پاس دیکھا تو رونے لگی رضوان نے اسے گلے سے لگایا بھائی وہ مجھے مار دے گا آپ مجھے یہاں سے لے آ گیا ہوں ناں رضوان نے نامر کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا بھائی آپ جلدی سے مجھے یہاں سے لے جائیں وہ جن اتنا ہی ہوگا نامر نے غبر کر کہا۔

رضوان نے رسل جن کو حاضر کیا رسل نامر کو غار میں لے جاؤ اور اسے کچھ کھانے کے لیے دو رضوان نے کہا نہیں میں اس کے ساتھ نہیں جاؤں گی یہ مجھے مار دے گا نامر نے ڈرتے ہوئے کہا نہیں میری بہن یہ نہیں کچھ نہیں کہے گی میرے قبضے میں ہیں تم جاؤں گے نامر کو رضوان نے نامر کو کھانے کا نامر کو کھانے کے لیے رسل جن کو حاضر کیا اتنے میں نوش جن تھکانے میں داخل ہوا تھکانے نے کیا کیا میں تمہیں زندہ ہوئیں چھوڑ دوں گا نوش جن نے کہتے ہوئے کہیں لے تو اپنے آپ پر ستر چڑھ رکھا تھا تم نے مجھے کیسے دیکھا لی رضوان نے حیران ہو کر پوچھا بابا۔ میرے پاس بہت طاقتیں ہیں میں تمام جنوں سے زیادہ طاقت والا ہوں اس لیے میں نے نہیں دیکھا لی نوش جن نے قبضہ لگا کر کہا رضوان نے بھی ایک قبضہ لگایا اور غائب ہونے کا ستر چڑھا وہ غائب ہو کر سرخ نور سے کے پاس آ گیا نوش جن نے بھی ستر چڑھا اور سرخ نور سے کے پاس آ گیا کچھ کہاں جاؤ گے نوش جن نے گرتے ہوئے نوش جن نے ہاتھ

اور کہا تو اس کے ہاتھ میں ایک گھوڑا اور نوش جن نے گھوڑا دار رضوان پر کیا تو وہ بچے بیٹھا گیا اور نوش جن سرخ نور سے میں جا کر اور اس کی چٹوڑ کا سلسلہ شروع ہو گیا اس کی چٹوڑ اتنی اونچی تھی کہ زمین پلنا شروع ہو گئی اور ساری عمارتیں جو ستر سے رنگ کی گئی تھیں ہوا میں گئیں رضوان نے سرخ کو پڑی کا حاضر کیا۔

مجھے غار میں پہنچا دو رضوان نے جلدی سے کہا آپ اپنی آنکھیں کر لیں جب اس نے آنکھیں کھولیں تو وہ نامر نامر کے پاس ہوا تھا نامر نے اسے اپنے پاس باپ کا بدلہ لے لیا رضوان نامر کا ہاتھ پکڑ کر خوشی سے کھانچا نامر نے خوش ہو کر کہا میری قسم رضوان نے کہا تو نامر خوشی سے اچھل پڑی رضوان کے قبضے میں جتنے بھی جن بھوت اور پڑی تھیں اس میں نے انہیں آزاد کر دیا اور سرخ کو پڑی کو دو بار اس کی قبر میں فردا اور نامر کو لے کر وہاں آ گیا کچھ دنوں کے بعد اس نے نامر کی شادی کر دی اور خود بھی ایک لڑکی جو اس کی ساتھ آفس میں کام کرتی تھی اس کے ساتھ شادی کر لی وہ اپنی بیوی کے ساتھ بہت خوش رہتا ہے لیکن اسے باپ کی کئی کوئی بھی پورا نہیں کر سکتا ہے۔

تاکر میں کرام کسی کی میری کہانی اپنی رائے سے مجھے ضرور نوازے گا۔ مجھے آپ کی رائے کا شہت سے انتظار رہے گا۔



## غزل

اک اک درد پہ کبھی تحریر تیرے نام  
آجیچہ کھوں ماسنوں کی آخر تیرے نام  
مجھ میں ہے میرا کیا سب کچھ ہی تیرا ہے  
آجیچہ نہ بننا فلاں تصویر تیرے نام  
میں بہت خوش فکس ہوں مجھے تو جوں کیا  
شاہد خدا نے کبھی میری تقدیر تیرے نام  
آ کر چھوڑے میرے بدن سے تمام خون

ہر اک قطرہ بنائے گا تصویر تیرے نام  
تو مجھ میں یوں سا جا کوئی دیکھے نہ تجھے  
کرن کر دوں گی محبت کی آخر تیرے نام  
کشور کرن چوکی۔



## غزل

میں اپنی توڑ کر چڑی قسمت آدمی ہوں  
انہیں کھوں کو جوڑ کر پھر تیرا نام ہوں  
پہلی پہ کبھی کھوں سے تیرا نام بتا ہے  
پھر پھر چم کر وہ غولے آنکھوں کو لگاتی ہوں  
کستا پیار ہے تم سے کبھی تو سوچ نہیں سکتا  
تیری اس بے پناہ محبت کا اندازہ یوں لگتی ہوں  
اگر کھوں میری مہندی سے تو رنگ حاکم ہے  
میں تیرے نام کا اک لفظ اپنے ذہن سے لاتی ہوں  
لے لے کا وعدہ کر کے ہر روز بھول جاتی ہوں  
تب تجھے لے لے کا خاطر خود کو بہت سہانی ہوں  
جب خواب میں آ کے لے لے وہ منظر نہیں کھلی سکتی  
بیرونی میں نہ پا کے کرن خود کو بہت رلاتی ہوں  
کشور کرن۔ چوکی



## قطعات

ہم نے تا سے موبوں سے تم پیار بہت کرتے ہو  
تیری چاہت کے لیے سال پہلے تم نے خود کو بلایا ہے  
اک دن مجھے نہ پا کر یہاں تیری آنکھیں رو دیں گی  
تم کو لیٹا ان لوگوں سے ہر قسم انہیں سنا ہے

m

وہ میرے شعروں کے ہر لفظ میں ہے  
میرے شعروں میں عنوان اس کے  
میرے ہاتھ میں جب سے کلم آتا  
ہر غزل کبھی ہے نام اس کے

# خون کی پیاس

تحریر: ایم آفریدی

نہ جانے کتنی صدیوں کے بعد اس انسانی خون کی پیاس کو زندگی کی رقی مل گئی جس نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور آزاد ہوئی۔ انسانی زندگی سے پہلے شروع ہوئی۔ اس نے لوگوں کا بے دریغ قتل عام شروع کر دیا اور برسوں کی پیاس کو بجھانا شروع ہو گئی۔ اس کے پہلے بھی اس سے کم نہ تھے۔ ہستیوں کی ہستیوں کو اجاڑ کر رکھ دیتے اور لوگوں ڈراتے دھمکاتے اور خوفزدہ کرتے۔ غربت کے ہاتھوں لئے ایک شخص نے اس غلط راہ کا رخ کیا اور خوشی و پیاس کو ایک ساڑھ کے ساتھ مل کر باہر کی کتاب کے ذریعے آزاد کر دیا۔ یہ کام جو آج تک کوئی بھی نہیں کر سکا تھا اس نے کر دیا تھا لیکن اس نے جو کچھ سوجھا تھا اس کے برعکس ہوا اور اس کو بجائے اس کی شرائط پوری کرنے کے انہوں نے اس کو قتل کر دیا لیکن ظلم کو ایک دن ختم ہونا ہوتا ہے اور ایک نوجوان کے ہاتھوں ان کا خاتمہ ہوا۔ خوفناک دیوی کیسے ماری گئی، ساڑھ کیسے مارا گیا اور موت اور زندگی کے درمیان تپ اور پائل کے درمیان خوفناک جنگ، ایک خوف اور دہشت سے بھرپور جگہ داستان جس کو بڑھنے کے بعد آپ کی آنکھوں میں آسوں کے ساتھ خوف، درد اور جہرت بھی ہوگی۔ ایم آفریدی کے قلم سے لکھی ہوئی خوفناک

اتصال ..... ارے او اماں! کدھر ہے تو؟ کیا ہے راجو! جو کیوں شور مچایا ہوا ہے۔ آرام سے کیا نہیں بیٹھ سکتا۔ راجو جو کہ اپنی ماں کو آوازیں دے رہا تھا۔ آگے سے اس کی ماں کی گردن آواز سن کر تو سمجھ کر بولا۔ اماں بہت زردوں کی بھوک لگی ہوئی ہے۔ کچھ دے دے ناں۔ ارے راجو جیرت ہے ابھی تو کچھ دیر پہلے تو نے کھانا کھایا تھا، اتنی جلدی دوبارہ بھوک لگ گئی ہے کیا؟ تعجب ہے پیٹ نہ ہوا امیر محمد کی زینٹل ہو گئی۔ ارے اماں! کیا اب بھی بھوکا نہ ہوں دو دن سے کچھ نہیں کھایا۔ رات کو بھی تو نے پہلا کر سلا دیا تھا۔ یہ بات کہہ کر راجو کی نہ جانے آواز کیوں بڑھائی گئی اور چہرہ وہ جگہ جگہ کر دنا شروع کر دیا۔ رضیہ بیگم جو کہ راجو کی ماں تھی، اسے بیٹے کو اس طرح جگہ جگہ کر دنا نہ دیکھ کر اور اس کے اندر یکدم ہلکا سا جذبہ جاگ اٹھا اور بے اختیار راجو کو اس نے اپنے سینے سے لگا لیا اور قتل دینے لگی اور بولی مہر کر میر سے بیٹے بھی اللہ ایسے

دن بھی وکسائے گا۔ یہ تو دو دن ہیں ہم تو کئی دن بھوکے رہے لیکن آف تک نہ کی۔ ماں نہ ہو لیکن اصل میں رضیہ خود بھی تین دن کی بھوک تھی۔ ان کے اس جھوٹیڑی نما گھر میں کھانے پینے کا ایک کلو، بھی نہیں موجود تھا۔ سلطان جو کہ راجو کا باپ تھا، مزدوری کے لئے ہر روز نکل جاتا لیکن مہال ہے کہ کوئی مزدوری نہ ملے اور سارا دن بھوکا پیاسا جھومتا رہتا لیکن شاید اس کے تعصب میں مزدوری نہیں تھی اور مجبوراً رات کو خالی ہاتھ گھر کو لوٹا لیکن گھر پہنچنے ہی اپنا ماں سامنے رو پیہ قسم کر دیتا اور خوشی کے انداز میں کب شپ لگا تا اور بیوی اور بیٹے کو پہلا کھلا کر سلا دیتا اور خود ساری رات اس پریشانی میں گزار لیتا کہ وہ اپنی بیوی اور بیٹے کو کیسے کھلانے پلانے کا اور اسی سوچ و بچار میں اس کی آنکھ لگ جاتی اور دوسرے دن پھر وہی معمول اور سارا دن در بدر کی ٹھوکریں سلطان اندر سے کھڑکھا تھا حالانکہ وہ پردہ کا

لکھا تھا، لی اسے کیا ہوا تھا لیکن دین کے ملکی حالات کسی غریب کو سمجھ اور دین کے زندگی اور اچھا کھانا اور اچھے رہن میں کرتا ہوا کیسے دیکھ سکتے ہیں اس لئے غریب روزانہ بھوکا پیاسا زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔

مج ہی مع سلطان گھر سے نکل کر اہل ہوا۔ رضیہ اور چھوٹے سے بیٹے راجو کو دے کر کہہ دو آج ضرور کچھ نہ کچھ لے کر آئے گا۔ رات کو رضیہ نے غریب ہی گاؤں سے کچھ باگ کر لائی اور دونوں ماں بیٹے نے اپنی بھوک کو ختم کرنے کی ناکام کوشش کی۔ سلطان صبح ہی صبح رات کو چوری کرنے کے لئے کسی اچھے سے گھر کو دیکھنے کی غرض سے نکلا تھا۔ معلوم منزل کی طرف گاؤں اور سلطان کا بلی ارادہ تھا کہ وہ اپنے گاؤں کے علاوہ کوئی اور گاؤں جانا چاہتا تھا تا کہ چوری کا الزام اس پر نہ آئے۔ گاؤں کی حدود سے نکل کر وہ جنگل میں داخل ہو چکا تھا۔ چلتے چلتے اچانک سلطان کو کھانوں کی خوشبو محسوس ہوئی جیسے کسی کی شادی ہو۔ سلطان چونک کر اس سنان جنگل میں دیکھنے لگا لیکن اس کو کوئی بھی ایسے جگہ دیکھ نہ پائی جہاں سے وہاں اٹھتا یا دیوئیں میں چالیں کیتے نظر آتے۔ وہاں یہاں سے کمرہ کوئی انسان بھی نظر نہیں آتا اور پھر اچانک اس نے سر جھٹک کر آگے کی طرف مشورہ کر دیا۔ ابھی وہ چلا ہی تھا کہ ایک دفعہ دوبارہ خوشبو تیزی سے اس کے خشتوں میں داخل ہوئی اور دوبارہ چونک گیا لیکن پھر چل پڑا لیکن اس دفعہ خوشبو اس کو محسوس ہوئی لیکن سلطان نے اس رخ کو بھی محسوس کر لیا اور تیزی سے جھانپوں میں داخل ہو گیا۔ کچھ دیر چلا ہی تھا کہ اس کو اپنے آگے ایک میدان نظر آیا اور میدان کو دیکھ کر سلطان کے ذہن میں خیال آیا کہ لگتا ہے یہاں بہت ہی زیادہ گنواں کائی گئی ہیں تب یہ جگہ صاف ہوئی ہے۔ پہلے یہ جگہ ایسی تھیں لیکن اچانک اس کی نظر اس خوشبو محسوس کرتے ہوئے مزی تو تیرا گئی سے اس کی آنکھیں پھیلنے لگیں۔

میدان میں ایک بہت ہی لمبا خرخاں لگا ہوا تھا

اور انواع و اقسام کے کھانے اس پر تے ہوئے تھے اور ایک بڑا سا آدمی خرخاں پر بیٹھا کھانا کھا رہا تھا۔ سلطان بھی کائی دلوں کا بھوکا تھا کھانے کو دیکھتے ہوئے اس کی بھوک چمک پڑی اور وہ دیر فرما رہا ہوا اور بے طاہان نظروں سے خرخاں کو دیکھنے لگا لیکن پھر غیر ارادی طور پر اس کے قدم اس کی طرف چل پڑے اور جا کر اس بوڑھے کے سامنے کڑا ہو گیا اور لپٹائی ہوئی نظروں سے ان کھانوں کو دیکھنے لگا لیکن خود راسی جو کہ اس غریب سلطان کے خون میں دوڑ رہی تھی، وہ رک رک رہی کی روشہ دھچکی کی طرح جھپٹ پڑتا اور چند ہی لمحوں میں کھانے کو چٹ کر جاتا۔ اچانک اس بوڑھے نے اپنی نظروں کو اوپر اٹھایا اور سلطان کو دیکھنے لگا جو کہ ان کھانوں کی طرف توجہ کرتا تھا۔ اس بوڑھے شخص نے بڑے غور سے سلطان کو دیکھنے لگا لیکن سلطان کے چہرے کو پڑھا رہا ہو اور اس کی بھولی زندگی کے حالات پر نظر دوڑا رہا ہو۔ اس کے چہرے پر کسی رنگ آئے اور چلے گئے اور ایسے لگ رہا تھا کہ وہ کسی گہری سوچ میں گھومیا ہو اور کسی مضمون کے بعد اس نے ایک لمبی سانس خارج کی اور اس وقت اس کے چہرے سے مہمان کو یاد نظر آ رہا تھا اور پھر اچانک اس بوڑھے کے بد صورت چہرے پر شیطانی مسکراہٹ قس کرنے لگی۔

”کیوں رہے بالک! ارے کیا دیکھ ہے، کیا بہت بھوک لائی ہے بالک تے کوں..... آ جا کھانے کھا لے تو ہے تیرے تیرے لئے..... جلدی کھا جلدی کھا۔ سلطان جو کہ اس بوڑھے کی باتوں سے اس کی طرف متوجہ ہوا تھا اسے دیکھ کر حیران ہو گیا کیونکہ وہ شخص کھانے میں لگا ہوا تھا اس لئے اور دوسرا سلطان بھوک کی وجہ سے اندھا ہو گیا تھا اور اس کو تو صرف کھانے پر نظر تھی، اور کہہ دے یہ نیاز تھا۔ اس شخص کو دیکھتے ہی چونک گیا۔ کیا۔ جب سے چھوٹے قد کا انسان تھا، سوکھا بدن اور گٹھا ہوا سر۔ گلے میں بہت سے منے پڑے ہوئے۔ اس بوڑھے کی شکل دیکھنے کے بعد سلطان کو

عجیب کی کوفت ہوئے لگی۔ ہند کی طرح ابھری ہوئی بیٹھائی، سانولا رنگ اور سب سے خاص اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں بھولی جیجی کی پر اسرار چمک اور خاص اور عجیب بات کہ وہ دیکھ کر بجائے حیران ہوں گے مسکرا رہا تھا اور چھوٹی چھوٹی ساپ جیسی خنجر ناک آنکھوں سے نکلے ہوئے گھر رہا تھا۔ سلطان کو خجائے کیوں اپنے بدن میں ایک زبردست جبر جبر سی ہوئی محسوس ہوئی اور مزاح کی ہڈی میں ایک مہولہ درد دھڑکی محسوس ہوئی اور ایک خوف سا ہونے لگا لیکن جبر ناک بات کہ اس بوڑھے کے دیکھنے کے بعد بھوک میں آگے سے زیادہ اضافہ ہو گیا جیسے اس نے گاڑی کی پیٹنگ کو تیز کر دیا ہو مجھے اپنے آپ پر کنٹرول مشکل ہو گیا۔ کیا کہے پھر چورا کا بھوکے ہو گئے۔ اس کی آواز بھی نہیں آواز ابھری جو کہ اس کی شخصیت سے ہم آہنگ تھی تھی۔ سلطان نے جواب دوبارہ بڑے پر اسرار شخص کی آواز کی جانب متوجہ ہوا اور پھر بڑی مشکل سے اپنے منہ سے چند آوازیں اور الفاظ نکالنے میں کامیاب ہو سکا۔ کون ہو تو تم؟ سلطان نے کہا۔ لیکن اس سوال کے جواب میں اس کی بوڑھے کی مسکراہٹ اور گہری ہوئی اور پھر اپنی شخصیت کا آواز میں بولا۔ جو کوئی بھی نہیں ہیں تمہارے کام کے اچھا اب چھوڑ دے ان باتوں کو بالک اور جلدی سے آ جا اور کھانا کھانے، سوچ کیا رہا ہے؟ یہ سب تیرے لئے ہی ہے۔ سلطان جو کہ بوڑھے سے اس جواب سے خوفزدہ اور حیران سا ہو چکا تھا، اس کے ساتھ کھانے کے بارے میں سوچنے لگا اور دل اور ذہن دونوں اس کھانے کو کھانے کا کہہ رہے تھے لیکن کھانے کیوں اس کی بھوک اور زیادہ بڑھ گئی اور آخر کار نہ چاہتے ہوئے بھی بھوک کے آگے ہتھیار ڈالنے پڑے اور جلدی سے سلطان نے اس جگہ و خرخاں پر بیٹھ کر کھانا کھانا شروع کر دیا۔ سلطان بڑے سے بھرے انداز میں کھانا کھا رہا تھا جیسے اس سے اس کھانے کو کوئی چیزیں دہا ہو اور بوڑھا بڑی شیطانی مسکراہٹ سے

سلطان کو گھور رہا تھا۔

کھانا چونکہ سلطان نے کئی دنوں سے نہیں کھایا تھا اس لئے اس نے بیچ میں جبر کھایا اور یہ کچھ بھی کھایا کہ شاید پھر بھی کھانے کا درد ہو سکے بھی کہ نہیں۔ کھانا ختم کر کے سلطان نے یکدم اس بوڑھے سے سوال کیا کہ بابا جی آپ کون ہیں۔ کیا کوئی بھوک ہو یا بہت بڑے ساہو ہو گیا ہو؟ سلطان نے اس بوڑھے سے جواب دیا کہ اندازہ لگاتے ہوئے سو سال کیا۔ تجھے کاہے لگے؟ وہ بوڑھے شخص نے بھی بھانے جواب کے سوال کیا تو بے اختیار سلطان کے منہ سے نکلا تھا تو آپ کی بہت بڑے ساہو گھر رہے ہو۔ تو بھی کچھ بھوکا ہوں ہیں بہت بڑے ساہو یعنی کرام ناس نام ہے ہمارا اور ہم تمہاری سیوا کرنے آتے ہیں اور ہم ہی نے تجھے یہاں بلایا ہے۔ کیا سلطان نے اس بوڑھے ساہو کی باتوں سے متاثر ہو کر اس کے دریاغ میں بھلی کی چمکی اور خیال آیا کہ یہ ساہو کس کام کا نکل آئے تو وارے نیارے ہو جا میں گے۔ میں نے سنا ہے کہ یہ اپنا تمام کام بنیں بھوکوں سے کروا دیتے ہیں۔ کیوں نہ اس سے اپنے کسی کام کروائے جائیں اور پھر سامنے خیالات ذہن میں جاگ اٹھے۔ جن کے تصور میں وہ رات رات سوچتا رہتا۔ اسے وہ چھوڑے کیا نام ہے تیرا؟ بوڑھے نے پوچھا اور آج تو کس کام کے لئے نکلا تھا؟ بوڑھے کے اس سوال سے سلطان حیران سا ہو گیا۔ بوڑھا پھر بولا میں تاتوں یا تو خود بتائے گا۔ سلطان نے سوچا۔ لگتا ہے کہ یہ کوئی بہت بڑا ہوا ہے چھپانے سے کچھ حاصل نہیں ہو گا پھر سب کچھ مانا جائے اور سلطان نے اپنی روزانہ سنا شروع کر دی۔ میرا نام سلطان ہے، اپنی محنت اور مال باں کی کوششوں سے بی اسے فرسٹ ڈیزین میں پاس کیا۔ قریبی گاؤں میں رہتا ہوں، میرا والد بھی مزدوری کر کے پیٹ پاتا تھا اور اپنے والدین کی اگلی اولاد ہونے کی وجہ سے ان کی ساری امیدیں مجھ سے وابستہ تھیں۔ میرے والد کے انتقال کے بعد گھر کی تمام ذمہ



ایسا بلجھ رہا تھا۔ کچھ عرصہ میں والدہ بھی فوت ہو گئیں، گھر کی بیچ پڑی قسم ہو چکی تھی، اپنا گھر کچ کر کرمان پر ایک گھر لیا، کچھ پہچے قرض داروں کو دے دیئے۔ کراہے ادا نہ کرنے کے باعث مالک مکان نے گھر سے نکال دیا اور پھر دوستوں کی مدد پر بھیجے ایک گاؤں سے دور جھوپڑی بنی اور اس میں رہنے لگا۔

سادا سارا دن پھرتا اور کچھ نہ کچھ کام کر کے اس معاوضے سے پیٹ پاتا لیکن وہ دن بڑے اذیت ناک تھے کراچیا تک ایک دن مزدوری کرتے کرتے تھے شام ہو گئی اور سہرے پہ چل دیں والیں لگے کہ اچانک سامنے سے آئی ہوئی گاڑی نے ایک نوجوان لڑکی کو جو کہ پیٹ پھینک دیا اسے گاڑی کے سامنے ہی پھینک کر مار دی اور جلدی سے اس گاڑی والے نے اس زخمی لڑکی کو چھوڑا اور بھاگ گیا۔ میں نے ادھر ادھر دیکھا لیکن ہر طرف سنسان پھیلی ہوئی تھی۔ جلدی سے آگے بڑھا اور اس دو تیز رو کو اپنے کندھے پر اٹھا یا اور تیزی سے اپنی جھوپڑی کی طرف بڑھنے لگا جو کہ کچھ ہی دور تھی۔ اس لڑکی کے خون سے میرے کپڑے ترو ہو رہے تھے۔ جھوپڑی میں پہنچ کر لڑکی کے سر سے اس کے زخموں پر بھی لڑکی لپٹا رہا۔ جلدی میں نے بہت سے زخموں کو باندھ دیا اور پھر اس کو ایک گرم بستر میں لٹا دیا۔ وہ زمین دن کے بعد اس لڑکی کو ہوش آ گیا تو اپنے لگ رہا تھا کہ وہ اپنی بادشاہت کو بھیجی تھی کیونکہ اس کے سر میں بہت زیادہ زخم لگ گئے تھے۔ اس نے کچھ عرصہ گزرنے کے بعد میں نے اس کے ساتھ ہی ایک کٹاج کیا اور اس کا نام رضیہ رکھا اور ایک سال کے بعد ہمارے پاس راجا نام کا ایک خوبصورت بچہ پیدا ہوا۔

اب میرے گھر میں تین افراد آگئے تھے۔ دو تین دنوں سے ہم بہت محنت جو کہ تین تین کوئی مزدوری پر نہیں رکھ رہا تھا اس لئے میں آج رات کو چوری کرنے کا پروگرام بنایا اور اس وقت اس گھر کو دیکھنے جا رہا تھا۔ جہاں پر میں نے چوری کرنے کی کہ اچانک اس طرف نکلا آیا۔ یہ کسی میری داستان۔ ساھو بابا سلطان نے

خون کی پیاس

138

تھکے ہوئے انداز میں کہا۔

رام نرائن سلطان کی پوری داستان سننے کے بعد بجائے اظہار افسوس کے مسکرایا اور بولا۔ اے میرے مودہ تیرے نصیب میں تو حکمرانی ہے اور تو فزوں اور مزدوروں کے پیچھے اور چوری کرنے کے خیالات سوچتا ہے۔ تیری ہر خواہش پوری ہوگی باگ! شہزادہ بن جائے گا جو جمنہ سے نکالے گا وہ پورا ہوگا۔ حکمرانی کرے گا حکمرانی بول منظور ہے۔ سلطان اس بوڑھے ساھو کی باتیں سن کر بولے ایسے ن رہا تھا کہ پیٹے وہ بوڑھا کسی اور سے گفتگو کر رہا ہو سلطان سے نہیں۔ کہتے ہیں کہ غربت کے ہاتھوں لے ہوئے کو اگر سوسو کرے گا پھر اس کا معاوضہ کسی دے دے تو وہ اپنے آپ کو چشم کر کے پیسے لینے پر خوش ہے آدھ ہو جائے گا یہی حال سلطان کا بھی تھا کہ اس کو بوڑھے کی باتیں اپنے دل میں اتار لی ہوئی محسوس ہوتی تھیں اس لئے اس نے اخیر سوچے کچھ اپنے آپ کو اس بوڑھے ساھو کی غلامی میں دے دیا۔ بابا سلطان کا اتنی آسانی سے بوڑھے کے قابو میں آ جانا بڑا عجیب سا تھا اور اس بوڑھے کی آنکھوں میں تو خیر خیریت ناچ رہی تھی وہ دیکھنے کے قابل تھی اس لئے کھٹے سلطان سے وہ مستقبل قریب میں بہت سے ناجائز کام لینے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن اس کے لئے اس کو بڑے آرام سے شکار کرنا تھا۔

یہ ایک بڑے اور مضبوط پہاڑ میں جو کہ معلوم جزیرے پر تھا اس کا منظر ہے اور اس کے ایک سائین پر ایک بہت بڑا غار بنا ہوا ہے۔ اندر کا منظر بڑا ہی ہیبت ناک ہے۔ جگہ جگہ انسانی ڈھانچے اور ادھری بیبت لاشوں کے ڈھیر موجود تھے اور ان پر جبکہ جگہ خنخوار چوہے، سانپ اور چھوٹے چھوٹے ہوتے تھے۔ ہر طرف خوف و ہراس پھیلا ہوا تھا۔ غار چونکہ آگے کی طرف کسی سانپ کی طرح تل کھاتی ہوئی خاصی لمبی تھی اور سب سے خرابی والی جگہ وہ دھت سے ہلک کر دینے والا منظر تھا کیونکہ وہاں ایک بہت بڑا بت اس طرف بنا ہوا

تھا کہ اس کی شکل دھورت سے وہ کسی چڑیل سے مشابہت کر رہا تھا اور حیرانگی کی بات کہ خون سے وہ اس طرح سرخ نظر آ رہا تھا کہ جیسے کسی کشت پست کے انسان کو زخم لگائے جائیں تو خون اس کے جسم پر سواکھ جائے لیکن اس بت کے اوپر تازہ خون جس سے دھواں اٹھ رہا تھا اور گرد کے قطر میں قریب ہی چند لڑکے اور لڑکیوں کے جسم پر دم سے ہوتے تھے اور ان کو کسی نے بے دردی سے زخم کیا ہوا تھا۔ اس بات کے آگے بھی ایک پیالہ میں تازہ خون موجود تھا اور ایک شخص اس بت کے آگے سجدہ میں پڑا کچھ عجیب و نامالوسی اس آواز میں کچھ بڑبڑا رہا تھا۔ پھر اچانک اٹھا اور اسی آواز میں بولا۔ اے آقا سے چڑیل دیو..... میری بی بی کو قتل کر اور میری مراد کو پورا کر اور مجھے ابھی زندہ دے اور اس دنیا میں تیرا بھینٹا بلند کرنے کی تو قیاس دے اور ساری دنیا کی بادشاہت تاکہ ہر روز تھکے کو اس طرح کی بی بی دی جائے۔ اس پر اس شخص کے منہ سے یہ الفاظ نکلے کی دیر میں کہ اچانک ایک لڑکا جا ہوا اور ہر طرف اندھیرا پھیل گیا۔ غار میں اچانک ہر طرف بڑی عجیب سی کھٹیاں نظر آئیں اور بہت سی آوازیں نے ہر طرف شور مچایا ہوا تھا جیسے گدگد، بھیر، بھیر، بلایاں اور کتے ایک ساتھ کچھ چڑھ رہے ہوں اور کھلی کی کھلی اندھیرے میں اور بھی برافراں جاری تھیں کہ اچانک اندھیرا ختم ہو گیا اور ہر طرف خاموشی کا راج ہو گیا اور اب کا منظر بڑا ہی عجیب کیونکہ نہ اب اس بات پر کوئی غور تھا نہ اور نہ لاشیں موجود تھیں نہ اندازاً اس شخص کی بی بی تھو ہو گئی تھی اچانک وہ شخص دوبارہ سجدہ میں گر گیا اور اس بت میں حرکت پیدا ہوئی اور آواز گونئی۔ اے ہمارے بیروکار رام نرائن تم نے ہم کو بہت خوش کیا ہے اس لئے ہم آج تم کو خوش ہو کر ایک مل جو کہ تمہاری جادوئی کتاب میں موجود ہے لیکن پریشیدہ ہے اس کو غلام کر کے ہیں اور مل کو لے کر اس کی اجازت دیتے ہیں۔ اس مل کی وجہ سے تم ایک بہت بڑی دیوی جس کو ایک بزرگ نے

خون کی پیاس

139

اس پہاڑ کے دامن میں کسی جگہ قید کر رکھا ہے، اس کا تم پتہ لگا لو گے اور پھر ایک مسلمان کے ہاتھوں اس جگہ سے تم اس کو آزاد کرانا تم چلے یا مل پورا کرنے کے بعد اس پر قابض ہو جاؤ گے لیکن جس وقت تک تم اس کو قید سے نہیں نکال لیتے اس وقت تک تم کچھ نہیں کر سکتے لیکن ہاں جس شخص کا تم نے اس تابوت کو کھلوایا اس کے خون کو لازمی تم نے اس دیوی کو پلوانا ہے تاکہ اس کی کوئی ہوئی بھڑاں سالوں سے ظالمین ختم نہیں دو بار مل جائیں۔ اگر تم نے اس دیوی کو پلایا تو کچھ سبھو کچھ پلایا۔ اتنا کہتی ہیں ایک زبردستی کئی اور رام نرائن کے جسم میں سانس کی اور پھر ایک سکوت طاری ہو گیا۔ رام نرائن جلدی سے اٹھا اور اس خون کے پیالے کو اٹھا اور غرا غٹ پینے لگا۔ جب ختم ہو گیا تو مرسی میں خوشی کے قوت سے لگنے لگا جو کہ کسی انسان کے نہیں لگ رہے تھے۔ رام نرائن کے اس کھٹن چاپ کے بعد جو اس نے پھال دیوی کے لئے اپنے پیاس موجودہ کتاب سے لیا تھا۔ پورے ایک سوا ایک دن کا تھکنا رام نرائن کے چہرے پر کسی کھٹن کا احساس نہیں تھا قہقہے کہ کچھ ہوا ہی نہیں ہو۔ رام نرائن نے چلہ مکمل کرنے کے بعد ایک پیالہ جس میں کچھ عجیب سا گاڑا سا مکول موجود تھا۔ ٹخاٹ لی لیا اور پھر اس کے چہرے پر ایک پراسر اور مسکرات نمودار ہوئی جیسے اس مخلوق کے پینے کے بعد اس کی تمام طاقتیں واپس آ گئی ہوں۔ یہ کھن چاپ اس نے چڑیل دیوی کے رست کے سامنے ہی کیا تھا۔ جوئی اس نے اس چلے کو مکمل کیا تو اس کو ایک منظر نظر آیا جو کہ اس پہاڑ کے دامن میں موجود تھیں کے اندر تھا وہاں ایک کنواں تھا جو کہ بند تھا اور اس کے اندر ایک تابوت نظر آ رہا تھا اور اس پر کچھ الفاظ و کلمات کندہ تھے جو کہ یہ بتا رہے تھے کہ اس کی مخالفت کی جا رہی ہے۔ یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد رام نرائن نے ایک زبردست قہقہہ لگایا اور اس غاد سے بار لکھن گیا۔

رام نرائن نے اپنے علاقے میں اپنے علم کی

رشتے سے نظر دوڑائی تو اس کو ایک شخص کا چہرہ نظر آیا جو اس وقت بھوک سے بے حال ہو چکا تھا اور کسی جگہ چوری کرنے کی جگہ تلاش کرنے میں مصروف تھا۔ راجہ نے اس کی جگہ تلاش کرنے میں اس کے رستے میں آگیا اور اس نے اس شخص کو قابو کرنا تھا اس لئے اس نے جلدی سے ایک جست بھری اور ایک عتاب کی شکل میں اس طرف جانے لگا جہاں اس کا شکار موجود تھا۔ چند لمحوں میں راجہ نے اپنا چال پھیل کر شکار کے سامنے اس کے انتظار میں تھا اور وہی ہوا۔ وہ شخص بھی سٹھنے لگا ہاں آ نکلا جہاں راجہ نے اس سے بہت سے انواع و اقسام کے کھانوں کا دسترخوان لگایا ہوا تھا اور جلدی راجہ نے اس شخص کے بارے میں تمام باتیں معلوم کر لیں اور پھر اس کو اپنی طاقت سے اپنے قیام میں کرنے میں چند ہی لمحے لگے کیوں کہ اگر سلطان کوئی پرہیزگار شخص ہو نماز قرآن کرنے والا ہوتا تو راجہ نے اس کو منہ کی چوٹی لیکن یہاں تو صاحب ہی کچھ اور تھا یہاں تو شکار خود شکار ہونے آیا تھا۔

سن رہے بالک! اگر تو نے میرے احکامات کو پورا کرنا تو میں تم کو بالکل آزاد کر دوں گا کیونکہ تمہارے آگے دولت کچھ نہیں ہے کیونکہ اگر تم چاہیں تو تمہارے ارد گرد ساری چیزیں سنوارا ہیرے، جواہرات بن جائیں گی کوہِ منور میں اس ملک کا بادشاہ بنا سکتے ہیں لیکن یہ سب اگر ہماری تابعداری کر دے۔ راجہ نے اس شخص کو یہ سب باتیں بڑا تھا تھا اور سلطان کی بجائے اس کی طرح تابعداری کے سے اعزاز میں رہا تھا اور پھر سلطان بولا اسے بزرگ بابا میں آپ کی تمام زندگی تابعداری کروں گا اور کسی غلامی کی سوچوں گا بھی نہیں کیونکہ اس کے دل میں لائق آگیا تھا کہ ایسے لوگ تو انسان کو دینی بادشاہ بنا سکتے ہیں اور وہ اس بڑے اور بڑی کے ہر کام سے ساتھ دیتے یا کدوہ بھول گیا اور بدی کے ہر کام سے ساتھ دیتے یا کدوہ بھی کر لیکن اس بد بخت نے اپنے رب سے کبھی یہ وعدہ کیوں نہ کیا کہ میں اب برے کاموں کو چھوڑ دوں گا

اور نیک کام کروں گا اور اللہ سے اپنے کئے کی صفائی مانگا کیا ہمارا رب اس کو دے پئے نہیں دے سکتا تھا، کیا اس کو کوئی گناہ گزاری نہیں دے سکتا تھا آپ سوچئے درپاڑا ہوا ساحر ہے جب سلطان کے دل کا حال دیکھا تو وہ بھی اندر ہی اندر خوش ہو گیا کہ واقعی تو ایک دن بڑا آدمی ہے گا۔ شاہ شامیر سے بیٹے بڑے سے پیار سے بچھی دیتے ہوئے کہا اور کہا چل رہے بالک اب میرے ساتھ۔ کہاں بزرگ بابا؟ سلطان نے حیرانگی سے کہا۔ چل رہے ہیں۔ لیکن بزرگ بابا میرے پیو بیٹے کی دہلی سے بھوکے ہیں ان کا کیا ہو گا۔ سلطان نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ تو ان کی فکر چھوڑ ان کے ہمراہ تم بھیجنا ہیں۔ اب تو ان کو بھول جا کیوں کہ خوشحالی تیرا مقصد ہے والی ہے اس لئے اب چل میرے ساتھ تیرے پیو بیٹے کی حفاظت کی ضرورت ہے۔ ہاوی ہے۔ اب چل اور زیادہ سوالات مت کرنا کہہ کر راجہ نے سلطان کا ہاتھ پکڑا اور ایک طرف چلنے لگا اور اب سلطان نے کوئی سوال نہیں کیا کیوں کہ اس کو نہیں پتہ تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ قسمت اس غریب کے ساتھ کیا مذاق کرے گی۔ اس کا ذہن میں تو اس وقت راجہ نے اس کے قابو میں تھا کہ وہ کیا کر سکتا تھا اس کو کبھی بھی کہ بزرگ بابا اس کے گھر کا خیال نہیں کے لیکن یہ اس کی بھول بھی۔ سلطان کا دل اس کو ایک بڑے خطرے کی اطلاع دے رہا تھا اور نہ چاہتے ہوئے بھی بخانے کیوں اس کے ساتھ چل پڑا۔ ایک بہت ہی تاریک عمارت میں دونوں داخل ہوئے یکدم وہاں روشنی بجھ گئی کیوں کہ راجہ نے اپنے ایک منتر سے وہاں روشنی بجھایا دی تاکہ سلطان ڈر نہ جائے۔ آگے آگے چلنے لگا اور وہاں غار کے آخر میں ایک بہت ہی زبردست قسم کا منظر تھا کسی امیر کے گھر کی طرح ہر طرف بڑے انداز سے سامان رکھا ہوا تھا۔ راجہ نے اس میں سے ہیرا ہر کسے اور میں اس میں رہتا ہوں اور یہ کہتے ہوئے وہ مسکراتے ہوئے سلطان کی طرف دیکھنے لگا کہ جو کہ میری سے چاروں طرف

دیکھنے لگا اور کہا۔ تم آرام کرو اور پھر ایک کام کو جانا بڑے گا۔ میں ابھی آتا ہوں۔ یہ کہہ کر راجہ نے وہاں سے واپس چل گیا اور سلطان کو وہیں چھوڑ کر خود واپس غار سے باہر نکل آیا اور غار کے منہ پر کچھ پڑا تو غار غائب ہو گیا۔ اب راجہ نے اس کا شکار اس کے یعنی سلطان کے بیوی اور بیٹے کو ہی دینا تھا۔ اس کے لئے راجہ کو وہ بیوی دے سکتا تھا لیکن اس سے پہلے اس نے ان دونوں کو عبادت خانے میں پہنچانے کی سعی کی تاکہ تاخیر نہ ہو اور پھر راجہ نے اس سے خود پر کچھ پڑھ کر چھوڑ دیا تو وہ منظر عام سے غائب ہو گیا۔

گہری تاریک رات کے اندر ایک برسرِ عام غار میں راجہ نے اس عبادت خانے میں چوچا کر رہا تھا اور اسے قریب ہی مضرب اور اس کا بیٹا راجو بندھے ہوئے پڑے تھے کیونکہ ان کو راجہ نے اپنے جادو سے بے ہوش کر کے لے آیا تھا۔ اب وہ دونوں اندر سے اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک کوشش کر رہے تھے۔ راجہ نے ان کی آواز سن کر ان کے منہ میں ہی بند کر دی تاکہ اس کے پوچا بات میں غلط نہ ڈالیں اور شور و غل کر کے عبادت خانے کا روت نہ پیدا کر سکیں۔ گہرے اندر سے ایک شخص اور دونوں کی آنکھیں بائیں ہو گئی تھیں اور ان کو اپنے سامنے ایک بہت بڑا اور ڈاکٹا منظر نظر آ رہا تھا۔ اس شخص کی پیشانی ایک شخص اور ہر طرف بجلی آسانی بڑیاں آج ان دونوں کو اپنی موت نظر آ رہی تھی۔ اس لئے ان کے آنسو رواں دواں تھے کہ ایک کام راجہ نے ان کے لئے اور پیکر اٹھایا اور بت کے قدموں میں رکھ دیا کہ آج ایک اس کی آواز اس کے منہ سے نکلا شروع ہو گئی کہ خدا کے لئے مجھے معاف کر دو میں مت مارو لیکن راجہ نے اسے زیادہ باتیں کرنے کی اجازت نہیں دی اور ایک بڑے پھل والے پتھر سے اس کی گردن تن سے جدا کر دی اور یہی حال راجو کے ساتھ بھی کیا۔ سلطان کو پتہ ہی نہیں کہ اس کے بزرگ بابا نے اس کے خاندان کی مصروفی سے ہی قسم کر دیا ہے اور مکمل طور پر ان کو محفوظ کر لیا ہے۔ اب راجہ نے اس کا اور یہ

کلمات ادا کئے۔ اسے چڑیل دیوی میری بلی قبول کر جو کہ میں روزانہ ایک عورت کی اور ایک اس کے بیٹے کی تیرے آگے پیش کرتا ہوں اور مجھے طاقتیں عطا کر۔ ایک کڑا کے دار چینی چکی اور وہ خون جو کہ ان دونوں کی گردنوں سے بہے کر اس بت کے قدموں میں موجود برالہ کے اندر گرنا تھا وہ دونوں لاشیں سب غائب ہو گئیں اور بلی قبول ہو گئی اور پھر وہی شیطانی آواز گونجی۔ راجہ نے اس بات سے بہت خوش ہیں اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ تو مستقبل میں بہت بڑی چیز سے گا۔ اگر اسی طرح تمہارے آگے بلی دیتا رہا اور اس شیلہ دیوی کو جلدی سے آزاد کرواؤ تاکہ وہ ہماری خدمت میں دوبارہ اپنی جگہ بنا سکے۔ اتنا کہہ کر وہ دوبارہ مرا گیا اور راجہ نے اس بلی کی قبول ہونے کی خوشی میں کسی جانوری طرح بے ڈھنگے انداز میں تہقیر لگنے لگا۔

آپ آگے حضور! سلطان نے راجہ کو دیکھ کر کہا۔ ہاں بالک اب چل تم نے ایک کام کرنا ہے لیکن ذہن میں آجھا۔ اتنا کہہ کر راجہ نے سلطان کا ہاتھ پکڑا اور یکدم ان کے پاس چھوٹا پھیلا اور کچھ ہی دیر میں وہ دونوں غائب ہو گئے تھے لیکن جلد ہی وہ دونوں اس پہاڑ کے دامن میں ایک چشمے کے قریب ظاہر ہو گئے۔ سلطان نے راجہ سے ارادہ کر دیکھنے لگا کہ راجہ نے بولا۔ بالک! چھوڑ جیروا کی کو جلدی سے اپنا مذہب کا کچھ پڑھ اور ایک پتھر کو اس پانی پر راجہ نے اس کے تھیلے میں لگا۔ راجہ نے اس کی طرح کیا چشمہ دریاں سے پھوٹ پڑا جو اس پانی کے دھوں میں بہتا گیا اور دریاں میں ایک گناں نظر آئے۔ اس پر ایک بہت بڑا پتھر رکھا ہوا تھا۔ راجہ نے اپنی برسرِ امرات کے ساتھ آگے بڑھا اور سلطان کو بھی اشارہ کیا۔ اب اس پتھر کو اپنا کھل پڑھ کر چلے۔ سلطان جو پہلے ہی جیروا کی جگہ تھا اب اسے بڑے پتھر کو دیکھ کر حیران و پریشان ہو گیا لیکن بزرگ بابا کی بات دیکھیں کی اور پھر جلدی ہی پتھر بھی

بکھر کر رہے اور بڑھ ہو گیا اور اندران کو ایک میزری چیخے  
اتری نظر آئی اور رام نرائن نے سلطان کا ہاتھ پکڑا اور  
بغیر سوچے سمجھے کیچے پھانسی لگا دی۔ سلطان کے منہ  
سے ایک ہولناک چیخ نکلی اور پھر وہ اندیر سے میں  
ڈوبتا چلا گیا۔

کچھ ہی دیر میں سلطان کی نظریں اندیر سے میں  
دیکھنے لگیں اور مزے کی بات کہ اس کو کچھ کسی نہیں ہوا  
اور رام نرائن وہی پر اسرار مسکراہٹ کے ساتھ اس کے  
پاس کھڑا تھا۔ بالک اب چلیں۔ یہ کہتے ہوئے رام  
نرائن نے سلطان کا ہاتھ پکڑا اور اس کے گوتھیں میں  
ایک سرنگ کے اندر پھینکے۔ جلد ہی وہ ایک تہ خانہ  
میں داخل ہوئے اور پھر رام نرائن نے کہا۔ سلطان اپنی  
حفاظت کا بندوبست کر اور جلدی سے وہ تم اپنے  
حفاظت کے لئے کچھ پرستے ہو۔ وہ پردہ کر اور  
چھوٹ کر لو۔ سلطان کا ذہن اب بھی کسی بات کی سمجھ  
نہیں آ رہی تھی۔ بزرگ کے سوال پر وہ کچھ پریشان ہو  
گیا اور کچھ دیر کے سوچنے کے بعد اس کے ذہن میں  
آیت الکرسی کا خیال آیا۔ اس نے وہ فوراً پردہ کر  
چا اور طرف پھوٹی تو رام نرائن بولا۔ اب ٹھیک ہے،  
اب چلو اور پھر وہ آگے بڑھا اور سامنے تابوت جو چار  
ہوا تھا اس کے پاس پہنچا اور کافی فاصلے پر کھڑا ہو گیا  
کیونکہ تابوت کے ارد گرد ایک حصار بنا ہوا تھا۔ رام  
نرائن اگر اس کے پاس سے بھی گزر جاتا تو قتل کر دیا  
ہو جاتا۔ رام نرائن نے کہا۔ بالک جلدی سے آگے  
بڑھو اور تابوت کو اٹھا لے۔ سلطان اب کسی غلام کی  
طرح آگے بڑھا اور جب اس نے حصار پار کیا تو ایک  
چنگاری بلند ہوئی اور غائب ہوئی کیونکہ سلطان مسلمان  
تھا اس لئے اس کو کچھ نہ ہوا لیکن اس حصار سلطان کی  
وجہ سے ختم ہو چکا تھا اور رام نرائن خوجی کے انداز میں  
بعد داخل ہو گیا۔ چنگاری کے اٹھنے پر خود اگھر لالین  
رام نرائن نے اس کی حوصلہ افزائی کی اور ایک چنگی دی  
کہ بالک تو میرا شاگرد بن جائے گا کیونکہ تو بڑھ ہے۔  
اپنی تعریف پر کوئی نہیں خوش ہوتا۔ سلطان بھی بہت

خوش ہوا کہ وہ بزرگ سارا بولا۔ اب بالک! جلدی  
سے اس بڑے تالے کو کھول دے اور اس تابوت کو بھی  
اٹھا۔ جوبنی اور ایمان نے قریب پڑی سالخ سے  
اس تالے کو کھولا تو یکدم ایک جھٹکا کھڑا ہوا اور  
تابوت کے ارد گرد دھواں چھا گیا۔ اس محل سے رام  
نرائن بھی پریشان ہو گیا اور سلطان بھی پیچھے کر کے بے  
ہوش ہو گیا۔ رام نرائن کچھ دیر تو بچھا رہا اور پھر اس  
نے ایک منتر پڑھ کر سلطان پر چھوٹ کر وہ یکدم ہوش  
میں آ گیا اور اس دھواں کو دیکھنے لگا۔ بالک! جلدی  
سے اٹھو اور اپنا تلوار چھوٹ۔ کیونکہ چھوٹنے سے  
زبردستی کھڑا کیا ہو اور پھر سلطان نے تلوار شیبہ پڑھ کر  
چھوٹ ماری تو کچھ ہی دیر میں دھواں چھٹ گیا اور اب  
کی بار تابوت کے دونوں پٹ کھلے ہوئے تھے اور اس  
کے اندر ایک ڈھانچہ جو صرف بڑھاپا دہ گئی تھی چار  
پھر کچھ منتر اوپٹی آواز میں بڑھانے لگا۔ اس سے پہلے  
اس نے ایک چالاک کو بھی اپنے منتر سے ظاہر کیا جس  
کے اندر انسانی خون تھا۔ اس کو لے کر رام نرائن نے  
منتر پڑھا شروع کیا اور تابوت کے ارد گرد سات چکر  
لگائے اور پھر وہ خون سارا تابوت کے اندر ان  
ڈھانچے پر کھیر کر ڈال دیا۔ خون کا پڑنا تھا کہ یکدم  
تابوت غائب ہو گیا اور وہ ڈھانچے کھڑا کھڑا ہوا اور پھر  
اس کی شکل بدلنے لگی۔ اب ڈھانچے پر کھڑا نمودار  
ہوئے لگا اور کرتے کرتے وہ ایک بد صورت لڑکی میں  
تبدیل ہو گیا۔ سلطان جو کہ منظر دیکھ کر خوف سے تنگ  
ہو گیا تھا بے ہوش ہوئے ہوئے سوچنے لگا۔

میرے آقا رام نرائن! میں آپ کی بہت بہت  
شرکدار ہوں کہ آپ نے مجھے وہ دہانہ زندگی بخشی  
مجھے یہ پتہ ہے کہ آپ نے میری خاطر بہت ہی  
سمجھ چلکا تھا۔ اب میرے اور اب میں پوری زندگی میں سوائے  
آپ کے کسی کی غلام نہیں بن سکتی لیکن آقا اب آپ  
میں آگئے ہیں لیکن جب تک میں آپ کو یہاں سے  
نہ لائوں تب تک آپ واپس نہیں جاسکتے لیکن اس

کے لئے مجھے ایک مسلمان کی تازہ خون اور گوشت  
چاہیے جس نے مجھے آزاد کیا ہو۔ اس پتھالہ دیوی نے  
نہایت تعریفی انداز میں رام نرائن کے آگے جبکہ کر  
بات کر رہی تھی۔ دیوی جی اس کا بھی ہمارے پاس حل  
موجود ہے، ہمیں پتہ ہے کہ جب تک تم خون اور  
گوشت نہیں کھاؤ گی تب تک تمہاری سادھویں سے  
پاکا دل دوسے قرار ہوئی اور تمہاری طاقتیں سوئی رہیں  
گی۔ اس لئے ہم نے یہ حل پہلے ہی کر دیا ہے۔ یہ جو  
تمہارے سامنے ملا جیسا ہے اس پر سے کوئی اپنی  
ہیئت لے لو لیکن کہ اس نے تم کو آزاد کیا ہے۔ یہ  
کہتے ہوئے رام نرائن نے سلطان کی طرف اشارہ کیا  
اور سلطان رام نرائن کی باتیں کر چڑھ کر مایا اور  
خیال دیوی سلطان کی طرف لپٹی ہوئی نظروں سے  
دیکھنے لگی اور پھر اس کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔  
سلطان نے جب اس بزرگ سادھی کی باتیں میں تو وہ  
سوچ نہیں نہیں سکتا تھا کہ اس کے ساتھ ایسا بھی ہوگا۔  
اس کے سامنے اس دیوی کو کھڑا پایا جس کو اس نے  
آزاد کر دیا تھا۔ سلطان یکدم اٹھ کھڑا لیکن کسی غیر  
مرئی طاقت نے اس کے پاؤں بری طرح جکڑے  
تھے۔ بزرگ بزرگ پایا مجھے بجا لو لیکن کہ میں نے  
تو تمہارا ساتھ دیا تھا۔ مجھے اس بددوس سے بچا لو جس  
کو میں نے خود زندہ کیا ہے۔ بالک آج تیرے مرے  
کے دن پورے ہو چکے ہیں اب تمہیں دنیا کی کوئی  
طاقت میرے سے نہیں بچا سکتی کیونکہ آج زندہ ہونے  
تو ہم کر جائیں گے اس لئے تمہارے جیسا ہی آدمی  
اس دنیا سے چلا جائے تو اچھا ہے، سنا تم نے نہیں  
نہیں خدا کے لئے مجھے جانے دے میں زندہ رہتا جاتا  
ہوں۔ میرے گھر والے میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔  
کہو گھر والے! وہی ناں جنہیں میرے ساتھ آئے  
تو پہلے ہی اٹھا لے بے سہارا چھوڑ آئے تھے ان دونوں  
کو بھی کچھ کچھ اندر ملا دیا ہے۔ اس کی فکر  
چھوڑو۔ سلطان کے اب ہوش صحیح طرح بحال ہوئے  
تھے۔ اس نے جب سنا کہ وہ اپنی ساری دنیا جا بھٹکا

ہے تو وہ گورگڑا کر معافاں مانگنے لگا۔ مجھے معاف کر  
دو۔ خدا کے لئے۔ خدا کے لئے مجھے معاف کر دو  
میں زندہ رہنا چاہتا ہوں۔ سلطان کے پاؤں کو بھی اس  
دھیمی طاقت نے اور مضبوطی سے جکڑ لیا۔ اس میں  
لپٹنے کی بجائے بالکل طاقت نہ تھی۔ آج اس کے گمراہوں  
نے اس بری طرح سے جکڑ رکھا تھا کہ وہ بت بگاڑتا تھا  
اور اسوں کر ہاتھ کر اگر وہ اس بزرگ کا ساتھ نہ دیتا  
تو آج شاید اس حال کو پہنچ پاتا۔ خیال دیوی کو رام  
نرائن نے آگے بڑھنے کا اشارہ کیا پھر اس کا ہاتھ آگے  
بڑھنے لگا اور اس کے ہاتھ کے بائیں ہاتھ سے تم  
نہیں لگ رہے تھے۔ اس نے بغیر نام ضائع کے ایک  
پتھر اس کے دل میں اتار دیا اور دل نکال کر منہ میں  
ڈال دیا۔ سلطان دھڑکا سے پیچ کر گیا۔ وہ ہمیشہ  
ہمیشہ کے لئے گندی موت مر چکا تھا اور اب خیال دیوی  
اس کے خون اور گوشت کھانے میں مصروف تھی اور رام  
نرائن اپنی جگہ پر بہت ہی سہیا کتب قہر لگا رہا تھا جو اگر  
کوئی عالم آدمی نہ لیتا تو مرکز باک ہو جاتا۔

مچھالہ دیوی اب تم بھٹھل گئی ہو لیکن میں نے  
امر ہوئے کے لئے کیا کر دیا۔ رام نرائن پتھالہ دیوی  
سے سوال پوچھنے لگا۔ آقا آپ کو چاہیں دن کا چکر لگا  
پڑے گا اور چڑیل دیوی کے چروں میں آپ نے ایک  
لڑکا اور ایک لڑکی کی بنی دی ہے۔ ہر دن دن بعد لیکن  
آخری دن کے چلے میں آپ نے ایک لڑکے کی بنی  
دینی ہے اور وہ ہوگا صرف اماؤں کی رات پہنچا ہونے  
والا تب آپ امر ہو سکتے ہیں۔ چلہ کرنے کے بعد آپ  
کے حیات کے چشہ کا چل جائے گا اور آپ  
آسانی سے اس بانی کو اپنی کمر ہو سکتے ہیں اور پھر اس  
چلہ کرنے کی ساری معلومات دے دیں گی جس کو کن کر  
کرنے کے لئے مجھے گیا اور پتھالہ دیوی اس کے لئے  
لڑکی اور لڑکے کا بندوبست کرنے کے لئے اپنی کڑی  
ہوتی جو کہ اس کے لئے کوئی مشکل کام نہیں تھا چونکہ رام  
نرائن چڑیل دیوی کے چروں میں بیٹھ کر گرہ لگا



اس لئے اس کا تمام کام آب پاشیال دیوی کے ذمہ تھا جو کہ کام کو بخوبی انجام دے سکتی تھی۔ اس لئے خیالہ دیوی کی صدیوں سے قید میں آج اس نے ہوا میں اڑنے کا پروگرام بنایا اور جلد ہی وہ ایک خوبصورت کبوتر کی شکل میں ہوا میں پرواز کرنے لگی۔

○

گاؤں کا علاقہ اس وقت بڑا انسان تھا، ہر طرف گھب اندھیرا تھا، کہیں کہیں دور سے کتوں اور گیدڑوں کے رونے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ اس گاؤں میں زیادہ آبادی نہیں تھی، تھوڑے سے لوگ تھے، شہر پھر کئی بہت دور تھا۔ اس اندھیرے میں ایک کبوتر کی سیاق کی طرح گاؤں کے ایک مکان کے اندر موجود درخت پر بیٹھ گیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ باہر صبح میں ایک بوڑھا اور بوڑھی عورت سو رہے تھے اور ایک طرف ایک لڑکی الگ چار پائی برسو رہی تھی۔ وہ دونوں جوان لڑکے بھی ایک طرف سائیز پر شب خواب تھے۔ ایسے میں وہ کبوتر بیچہ اتر آ رہی تھی اور دیکھ رہی تھی کہ وہ جلد ہی اسے دیکھ رہے ہیں۔ اب کی بار وہ ایک خوبصورت دھڑیرہ بنی ہوئی تھی اور یہ بھی خیالہ دیوی۔ اس نے اس لڑکے کو دیکھا جو کہیں سال کا تھا اور پھر اس لڑکے پر بھی اور اس لڑکے کی شہر گھر کے اپنے رات گاہڑہ دینے لگا۔ تھوڑی دیر تو بیا اور بغیر کچھ دن لڑکا لے سنا کہ اب پھر اس نے اس کا کوشش اتنا شروع کر دیا۔ جب اس کا پیٹ بھر گیا تو اس نے ایک منتر پڑھا تو اس نے وہ دونوں لڑکا اور لڑکی اپنی چار پائیں سے سوتے ہی غائب وہ گئے اور خوشحال دیوی ایک خوبصورت ادا سے تھہر گیا اور پھر ہوا میں کھڑک رہا غائب ہو گئی۔ کس دن عات و سلسلہ شروع ہو گیا تھا اور اب اس کو روکنے والا کوئی نہیں تھا کیونکہ یہ اس کے ہاتھ آئے والوں میں سے نہیں تھی۔ ایک چھپاؤ دہی، ایک خوبصورت چھلاوہ۔

تین ہفتوں سے مسلسل گاؤں میں کس دن عات شروع ہو گئی تھی، روزانہ رات کو ایک نوجوان لڑکا اور

لڑکی غائب ہو جاتے اور پھر ان کا کوئی اہل بیت نہ ہوتا۔ پورے گاؤں میں وحشت پھیلی ہوئی تھی کوئی بھی ڈر کے بارے اپنے گھر سے نہ نکلتا اور ہر کوئی بے سوچتا کہ آج کس کے بیٹے اور بیٹی کی پازری ہے اور خٹک گاؤں میں بھی بیبی وارا دس ہوی رہی تھیں۔ ہر طرف خوف وراس پھیلا ہوا تھا۔ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں تو حد سے زیادہ ڈر گئے تھے کیونکہ یہ غائب ہونے والے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں تھیں۔ بیٹھ جراتے ہی غائب ہوتے تھے اور پھر کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ بڑے بڑے علماء اور تعویذ والوں نے اپنی طرف سے ہر کوئی چٹن کئے لیکن کسی کو کچھ بھی معلوم نہ ہو سکا۔ بہت سے پنڈتوں اور سادھوؤں کو بھی بلایا گیا لیکن جب بھی کوئی ایسا معمول کے علم کے مطابق معلوم کرتا تو پھر بھی الفاظ کہتا ہوا بھاگ جاتا۔ مہاراجا نہیں بتا کر دیتے تھے غلطی ہو گئی اور بھاگتے بھاگتے ان کو آگ لگ جاتی اور پھر ان کی راکھ ہی نظر آتی۔ بڑے بڑے بزرگ بھی اس معاملے میں کچھ نہ بتا سکتے۔ ان واقعات کو دیکھتے ہوئے لوگ اپنا گاؤں کو چھوڑ کر نکل مکانی کرنا شروع ہو گئے کیونکہ بات بس سے باہر کی کیونکہ ان کو اپنی نسل کے ختم ہونے کا ڈر تھا۔ اسے بچنے کے حفاظت کے لئے ان کو مجبوراً وہاں سے بھگانا پڑ رہا تھا۔

نور احمد کو پانچ چھ دن سے ایک ہی خواب بات کو سوتے میں نظر آ رہا تھا کہ وہ بے بس ہے اور ایک بوڑھا اس کو بتے کے آگے ذبح کر رہا ہے۔ آج چار دن گزرنے کے بعد آخراں نے اپنے والد میر مرشد نواز احمد سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے پریشانی سے کہا۔ بیٹا مجھ کو پتہ ہے کہ تم رات کو کیا کہتے ہو مجھ سے کچھ نہیں چھپا ہوا۔ میں بھی تم سے کہنے والا تھا کہ شکر ہے تم نے خود ہی بات کر لی۔ بیٹا شام کو بات کرتے ہیں، غافل کا نام نہ والا ہے اس کے باب چلو پہلے مغرب کی نماز ادا کر لیں۔ یہ کہہ کر نواز احمد مغرب کی نماز ادا کرنے کے لئے اپنے گھر سے باہر نکلتے چلے گئے۔ نور احمد جناب نواز احمد کی اپنی کئی اولاد

نہیں تھی بلکہ ان کو ایک جگہ پر ہوا ملتا تھا۔ نواز احمد نے اب تک شادی نہیں کی تھی اس لئے انہوں نے اس کو ہن پال کر بڑا کیا اور صرف اللہ کی عبادت اور نور احمد کی پرورش میں زندگی گذار دی۔ کچھ دھنیں تھیں جن سے وقت گزار جاتا تھا۔ نور کے اندر بچپن سے ہی پراسرار طاقتیں موجود تھیں اور کچھ طاقتیں نواز احمد نے اس کو دی تھیں تاکہ وہ لوگوں کو ظلم سے بچا سکے، ان کی مدد کر سکتا تھا اور لوگوں کو اس کو نہیں اس کی مدد کر سکتا تھا۔ ان کی مدد کرے۔ نواز احمد کے حکم پر وہ بہت دیر تک مہمات سرانجام دے چکا تھا اس میں یہ خوبی تھی کہ کوئی مشکل آئے سے پہلے اس کو اطلاع ہو جاتی تھی۔ ان دنوں میں نواز احمد کچھ پریشانی نظر آ رہے تھے اور وہ زیادہ تر مسجد میں اور مراقبہ میں وقت گزارتے تھے۔ یہ حالت ان کی چندوں پہلے شروع ہوئی تھی اور وہ بے قرار نظر آ رہے تھے جیسے کہ کچھ ہونے والا ہو۔

شام سے رات ہو گئی، میر صاحب واپس گھر آئے اور پھر انہوں نے نور احمد کو اپنے پاس بلوایا۔ نور احمد ان کی فرمائیاں مانہ کر کے ہوئے۔ حاضر خدمت ہوا۔ نور احمد کو دیکھتے ہوئے نواز احمد نے نور سے کہا۔ بیٹا تم اس صبح مغرب کے تاہم ایک بات کہہ رہے ہیں، اپنے خواب کے متعلق تو بیٹا مجھے سب بات معلوم ہے اور ان میں کس کو حقیقت بتانا چاہتا ہوں۔ تجھانے پھر کوئی لکے یا کہنا۔ بیٹا تم میرے کہنے سے نہیں ہو ایک جگہ جگہ پڑے لگے تھے میں جنہیں اسے گھر لایا اور تم کو پالا پوسر میں نے شادی نہیں کی تھی اور تم خالص کرتے ہو چنک لہاؤں کی کافی تاریک رات کے اندر پیدا ہوئے تھے۔ تمہارا دل عام آدمیوں کی طرح نہیں ہے تم چونکہ پرامن نورانی طاقتوں کی حفاظت میں پلے ہوئے ہو اس لئے تمہارے اندر بہت سی طاقتیں موجود ہیں اور پچھلے میرے توسط سے ہیں۔ تم کو خواب اس لئے نظر آ رہا تھا کہیں کہ وہ بوڑھا شخص جو تم نے خواب کے اندر دیکھا تھا وہ تم کو ملی دینے کی کوشش

کرسے گا کیونکہ وہ امر ہونے والے چلے ہیں مصروف ہے اور تم اس دنیا میں ایسے ہو جو اداؤں کی رات پیدا ہوئے ہو تم کو خبردار کرنے کے لئے قدرت کی طرف سے اطلاع مل رہی کی۔ بیٹا! تمہیں ایک ایک ہم پر جانا ہے جو ان تمام مہمات سے خطرناک ہے جو تم نے انجام دے چکے ہو اور یہ ہم ایک جگہ ہے جو کہ ازل سے اب تک رہی اور ہدی کے درمیان میں ہوئی آ رہی ہے۔ تم کو دیکھ کر ہوا میں پڑ جانا ہو گا کیوں کہ غرض ضرورت اس کو پڑے کی لیکن اس سے پہلے کہ وہ ہم پر حملہ آور ہوں ہم ہی ابتدا کریں۔ ابو جی! نور احمد بولا۔ آپ نے جو کچھ بتایا وہ مجھے سب پتہ ہے لیکن پھر بھی میں آپ کی چوکت قیامت تک نہیں چھوڑ سکتا۔ آپ حکم کریں میں خطرناک سے خطرناک مہم پر جانے کے لئے تیار ہوں۔ نور احمد نے اپنے والد کا حکم سن کر مودبانہ لہجے میں کہا۔ بیٹا مجھے تم سے یہی امید تھی۔ اب میری بات غور سے سنو۔ بیٹا یہاں سے تقریباً میلوں کمپوں دور ایک علاقہ ہے جس کا نام کالی وادی ہے۔ وہاں کی ہر چیز ہی کالی ہے۔ یہاں تک کہ پانی بھی وہاں پر ایک پھاڑ میں ایک جادوگر اور بہت ہی بڑا شاطر اور سادھو بھدو جس کا نام راجن ہے موجود ہے۔ اس نے خلق خدا پر ظلم کے پھاڑ خراکے ہیں۔ اس نے کئی سو دنوں کا چلہ کر کے بہت سی بلیاں دیں اور کس دن عات کرتا رہا اور بہت ہی طاقتور قسم کی ہدی کی طاقتیں حاصل کیں اس کے پاس جادوی کتاب موجود تھی جو کہ اب اس نے پاتال میں بیچ دی ہے کیونکہ اس میں موجود سب چلے اس بابت نے کہہ دیے ہیں۔ اس نے اپنے جادو سے سب لوگوں سے قید ہمارے ایک معزز بزرگ نے اس خیالہ دیوی کو قید کیا تھا جس نے ہر طرف کس دن عات اور قید و نساہ پر کیا ہوا تھا۔ ایک غریب اور غفلت انسان کے گھونٹوں اس کو چھکا دے کر آزاد کر دیا کیونکہ وہ خود ہی زندگی میں اس کو آزاد نہیں کر سکتا تھا جو کہ اس کے عار کے نزدیک ہی ایک چشم کے اندر اندر میرے کوئی سن قید

تھی۔ اس نے اس دہوی کو حاصل کرنے کے لئے ایک  
کٹھن چلے کیا اور چلے کو پورا کرنے کے بعد یہ کھیل کھیل  
گیا۔ جلد ہی نیند کی وادی نے اسے اپنی انہوں میں  
لے لیا۔

کر رہے ہیں آگیا۔ کچھ ہی دیر میں ایک دیشہ دوسرا سامان لے کر حاضر ہوا۔ دیشہ عجیب و غریب کی نظروں سے نور کو دیکھ رہا تھا۔ نور نے اس دیشہ سے دیکھی یہ بات نوٹ کی اسکی وہ چھینے والی دھات کا کہ وہ خود خریدی ہوئی پڑا۔ صاحب نے آپ کو ایک بات بتانا چاہتا ہوں۔ دیشہ نے نور کے سامنے ہاتھ پکڑ کر کہنے کے بعد کہا۔ ایک بات ہے نور نے جبراً اس سے وہ چھما۔ صاحب آج صبح ہمارے گاؤں لیکر اور گرد کے بہت سے گاؤں سے جو جوان لڑکے اور لڑکیاں رات کو سوتے ہیں عائب ہو جاتے ہیں اور پھر ان کو یہ نہیں چٹا کہ وہ کہاں گئے۔ صاحب آج بھی نور کے ساتھ ہیں اس لئے میں ہر حال میں آپ سے ملنے آج صبح چلے گا۔

نور احمد ایک مرگ پڑھا تھا اور ہر طرف سنائی  
پھیلی ہوئی تھی نور احمد نے ادھر ادھر نظر ڈالی تو اس  
کو قریب ہی ایک نہایت مناسب قسم کا ہوٹل نظر آیا۔  
سورج سر پر آن پھینکا تھا جس سے لگ رہا تھا کہ کافی  
سٹریکا ہے، اور گردو بڑے بڑے پہاڑوں سے گاؤں  
کو اور گردو حصار دیبا ہوا تھا۔ نور احمد نے قہقہے لگ کر  
آج کے دن وہ آرام کرے گا اور اپنا کام شروع کر  
دے گا۔ اس لئے اس نے رہائش کے لئے اس ہوٹل  
کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس نے ہوٹل والوں کو چپے  
دے کر اپنے لے کر رہ دیا۔ یہ کہہ کر غائب  
ہوئی گا آخری کمرہ تھا جس کی کڑکی بارہر سو کھلی  
تھی۔ نور احمد نے ساتھ لایا ہوا چم معمولی سامان اپنے  
کمرے میں رکھا اور کچھ دیر کے بعد اس سے ہوٹل کے  
منیجر کو کھانے اور چائے کا حکم دے کر واپس اپنے

ہاں بال بھی آغا اور پھر اس نے دیکھا تو اس کا تعویذ  
اس کے سر ہانے کے نیچے لکھا تھا۔ نور کو رانی غلطی کا پتہ  
چل گیا اس نے جلدی سے ودعویت جو رتا کو اس نے  
کپڑے تبدیل کر کے وقت اتار دیا تھا، وہیں پانچ ماہ  
اور دیر کا یہ دور تھے ذہن میں غفلت کے، واقعی اس  
کا یہ تھا۔ پھر نور نے اپنی خانقاہ کے لیے ایک  
درجہ جو کہ باہر و سرحد سے اس کو سکھایا تھا، پڑھ کر  
اپنے اوپر چھوٹ کر دیا۔ اس وقت فخری کا اذانیں ہونے  
لیگس اور انھوں نے حضور کے بعد نماز پڑھی،  
نماز پڑھنے کے بعد اس نے اپنی کامیابی کی دعا مانگی اور  
پھر فارغ ہونے کے بعد اس نے ناشیہ کیا۔ سامان

پچھلاہ دیوی نے جب اپنے علم سے اہل اس کے وقت پیدا ہونے والے جو ان کو ڈھونڈنے لگی تو اس کو اپنے ہی گاؤں میں موجود بڑی خوش ہوئی۔ اس نے اپنے علم سے اس کے بنارے میں پتہ کیا تو اس کا نام اور اتھلا جان اور ہر ساری تفصیل جان کر وہ بڑی حیران ہو گئی اور انجی کو اور اٹھ کر ان کو اپنے گاؤں کی طرف بھی تاکہ اور اٹھ کر وہ ہوش کر دے وہ اپنے تاکہ میں بلکہ میں قید کر کے جہاں اس کو روحانی طاقت کا بس نہیں بلکہ میں قید کر کے آزاد کر دیا سکے۔ ہر اس نے وہاں پہنچ کر نور کا گلہ دیا ہے لگی تو اب ایک اس کو ایک جھونکا اور ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اس کے جسم میں کسی نے آگ کے تیرا تا دیئے ہوں اور ان کی تکلیف پچھلاہ دیوی کے بس میں نہیں تھی کہ وہ ہسپتال سے اس کے لئے وہ جلدی سے وہاں سے بھاگ بھی لیکن پھر بھی جاتے جاتے اپنے دو دکھار لڑے اور لڑی کے کر جانا نہیں ہوئی۔ اپنی ناکامی پر پچھلاہ دیوی بڑی غصہ ہوئی لیکن وہ کیا کر سکتی تھی مجبوراً نام کامی بن لوں گا اور اس کی اور وقت سے انتظار میں سو پنے گی۔

نور احمد جلد ہی اس پر اسرارِ چشمہ کے پاس پہنچ گیا جہاں اس نے اکیس دن کا چلہ کرنا تھا۔ اس نے

وہاں اپنا سامان رکھا اور ایک مخصوص جگہ دیکھ کر صفائی کی اور رات کا انتظار کرنے لگا۔ کیوں کہ ہوش کی نسل دور تھا اس لئے بچپور اس کو سمجھیں آرام کا تھا۔ عشاء کے نماز کا انتظار کرنے لگا تاکہ وہ نماز پڑھنے کے بعد پلڑے کے پھر گھر بھی دیر بعد اذانیں ہونے لگیں نماز پڑھنے کے بعد فوراً نے اس صاف کی ہوئی جگہ پر بیٹھ کر اپنے ارد گرد وارہ کھینچ کر چلہ شروع کر دیا۔ ساری رات چلہ کرتا رہا لیکن کوئی واقعہ پیش نہ آیا۔ فجر کی اذان کے بعد نور اٹھا اور پاس ہی موجود سامان لے جائے نماز نکالی اور پھر نماز پڑھنے لگا۔ اس موجود کھانے کے سامان سے تھوڑا سا سامان نکالا اور اس کے ناشدہ کیا اور اللہ کا نام لے کر سو گیا۔ دوپہر کو کھا گیا اور اپنے لئے کھانے کی چیزیں لانے کے لئے شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔ شام کا کھانا کھانے کے بعد اس نے عشاء کی نماز پڑھی اور پھر ایسی جگہ پر چلہ شروع کر دیا۔ اس رات اسے ڈرمانے کے لئے خوفناک آوازیں آنے لگیں لیکن نور اجماع آوازوں کو سن کر سنبھلا اور کہا پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ اس رات بھی نور کا سامانی سے اپنا چلہ مکمل کر کے واپس گھر نماز پڑھی اور ناشدہ کرنے کے بعد سو گیا۔ اصرار رام نماں بھی اپنے چلے میں بیٹھا ہوا پریشان نظر آ رہا تھا کیوں کہ وہ اب کچھ نہیں کر سکتا تھا کیوں کہ وہ چلہ کر رہا تھا اور خیال دیوی بھی بے بس ہوئی تھی لیکن وہ ہار مانے والی نہیں تھی اس لئے اس نے فور کو تنگ کر کے کا منصوبہ بنایا۔

نور نے جی چل کر کے نماز پڑھنے کے بعد سو گیا اور پھر جب اپنا سامان لانے شہر کی طرف روانہ ہوا تو اچانک اس کے سامنے پری نماز چہرہ نمودار ہوا اس سے پہلے کہ نور کچھ کرتا اس لڑکی نے اپنا دوپہ پور کے چہرہ پر ٹپکیں دیا۔ نور کو ایسا نہ چھکاتا ہوا محسوس ہوا وہ کلیم کر گیا اور پھر بے ہوش ہو گیا۔ اس کے ذہن میں تاری جی چھانے لگی اور وہ گہری کھاتی میں خود کو کرتا محسوس کر رہا تھا۔ روٹی کا ایک ٹھنڈے کے ذہن میں بیدار ہوا اور پھر کرتے کرتے وہ جلد ہی ہوش میں آ

گیا۔ نور نے خود کو ایک تہہ خانہ تھکا خیز خانے میں موجود پایا اس کا ذہن کام نہیں کر رہا تھا خانے اس لڑکی نے اس پر کیا حیرت تھا۔ ایک روشن اور تھا جس سے پتہ چل رہا تھا کہ صبح غروب ہو گیا ہے۔ نور کو اپنے چلے پر گھر ہوئی تھی۔ وہ کسی قیمت پر اپنا چلہ اصورا چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اس کو اپنے سامنے ایک دھواں پھیلتا محسوس ہوا اور پھر اس کو اس میں اپنے والد پیر و مرشد نواز احمد کا عکس نظر آیا۔ وہ بولے بیٹا ہمیں پتہ ہے کہ دیوی نے تمہارے ساتھ زیادتی کی ہے اور تمہارے پتہ ہے کہ تم اپنے چلے کی وجہ سے پریشان ہو۔ اب فکر چھوڑ دو اور اٹھو میرا ہاتھ چلاؤ۔ نور دوش کی اپنے والد کو دیکھنے ہی جان میں جان آئی تھی۔ جلدی سے اٹھا اور ان کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اب بیٹا آتھیں بندر گل میں نہیں تمہاری جگہ چھوڑ دیتا ہوں۔ نور نے جلدی سے آتھیں بندر گل میں اس کے ایک جھوٹا لگا اور دوسرے ہی لمحے اس کے کانوں میں پشیم کے پانی کی آوازیں آ رہی تھیں۔ نور نے اللہ کا شکر ادا کیا اور دل ہی دل میں بہت خوش ہوا کیونکہ اس کا چلہ ناکام ہونے سے بچ گیا۔

نور نے قضا نماز پڑھی اور جلدی سے اپنا چلہ شروع کر دیا۔ چلہ کو ناکام جانے کے لئے ساری رات اس کو ڈرایا لیکن وہ ان سے نہ ڈرا۔ پھر ایسے ہی بہادری اور ہمت سے اپنے چلے کو کامیاب بنانے لگا۔ اسی طرح میں رامیں گڑے رکھیں۔ پچھلے دیوی رام زانن اور اس کے کارندوں نے اپنا ہوا اور لگایا کیوں کہ اواروں سے اس کو نہ ہٹا سکا اور اسی طرح آخری رات بھی آگئی۔ اس رات کو نور نے اپنا چلہ مکمل کرنا تھا۔ اگر یہ چلہ کامیاب ہوتا ہے تو اس سے لوگوں کی قیمتی جانیں بچ سکتی ہیں اور اگر ناکام ہو گیا تو پھر رومیہ سارے لوگوں کی جانوں کو خطرہ لاحق ہے۔ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد نور نے چلہ شروع کر دیا۔ یہ منٹ ہی گزرے پتہ چلے نور کو سنے میں کا ایک پر طرف تیز آتھی چلنے لگی۔ اسی تیز کر درخت اپنی جڑوں سمیت

اکھڑ کر گر رہے۔ پھر تھوڑی ہی دیر بعد آندھی چلنا بند ہوئی۔ اچانک ہر طرف سکوت چھا گیا۔ ایسا کہ رہا تھا چھپے یہاں آندھی آتی ہی نہیں۔ اچانک ایک طرف سے تیز خوفناک آوازیں آنے لگیں۔ نور نے اس طرف دیکھ کر خوف کی ایک لہر اس کے بدن میں اٹھی کیونکہ لاکھوں کی تعداد میں جہات جہنوں اور چڑیلوں کی فوج نور کی طرف بڑھ رہی ہے۔ ان سب کے آگے اس فوج کی سپہ سالارہ لڑکی کی پوچھ بیچ کربم کو کہہ رہی تھی کہ اس فوج زاد کو چھوڑنا۔ کیا سمجھتا ہے کہ یہ اس دائرے میں بیٹھ کر ہم سے بچ جائے گا۔ ہلہا آدم زاد کو اپنی موت کو اپنی آنکھوں سے۔ وہ سب ڈیڑھی کی طرح نور کی طرف لپکے۔ نور اچھا آج اپنی موتی نظر آ رہی تھی اس نے خوف سے لگا۔ اصرارہ لڑکی خود آگے نہ بڑھی لیکن اس کی تمام فوج جل کر راکھ ہو گئی کیونکہ جو بھی آتا دائرے سے گرا کر جل مرتا۔ جب ساری فوج ختم ہو گئی تو وہ لڑکی بولے افسوس کے انداز میں غائب ہو گئی۔ چرخہ کرنے میں ابھی کچھ دیر باقی تھی ویسے تو جلد ہی ناکم رہ جاتا لیکن آج تو ناکم گزرنے کا کام نہیں لے رہا تھا۔ اچانک خیال دیوی وہاں نمودار ہوئی۔ وہ چلے کو ناکام بنانے کے لئے نور کو ڈرانے دھمکانے لگی۔ تھی وہ دھمکی لہریں نور کی طرف پھینکتی تھیں اور بھی آگ کے گولے، ایسی سناپ اور پھوڑوں سے لگنے اور بھی چھوڑوں کے پھوڑوں کے سب میں اس پر تیر پھینکتے اور حملہ آور ہوتے لیکن یہ سب چیزیں دائرے سے گھا کر ختم ہو جاتیں۔ نور پر اس کے حملوں کا کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ بدستور اپنے مکمل میں رہا۔ پچھلے دیوی تنگ کر ناکام ہو گئی اس کے بعد بھی اسی طریقے حملہ آور ہوئیں اور بھی ریل گاڑی اس کے دھچکا سے گزری۔ سمندری سیلاب آتے اور بھی دھچکاؤں کی فوج حملہ آور ہوتی لیکن جہت نہ ہو سکا اور نور نے اپنا چلہ بھی خوش اسلوبی اور ہمت سے مکمل کر لیا۔ جو بھی چلے مکمل ہوا اور کو اپنے سامنے ایک لڑکی نظر

آئی جو کہ بہت ہی معصوم اور اور بھولی بھالی نظر آ رہی تھی لیکن نور کو پتہ ہے کہ یہ اندر سے کتنی عالم اور خوشنور ہے۔ اچھا تو تم ہو خوبصورت بری او..... صفائی چاہتا ہوں..... پچھلے دیوی نے۔ نور نے بڑے انداز سے کہا۔ ہاں میرے آقا میں ہی ہوں آپ کی خادم۔ اچھا اندر سے اس کے خادم کی شروع اچھی تو تم کو میں نے چلہ کر کے کا پکایا ہے۔ ابھی تو تمہارے کھیلنے کے دن ہیں جاؤ کھیلو۔ جب بیوی کو بیوی دین گھر آئی تو وہ اتنی جلدی اس سے کوئی کام نہیں کروائے آقا میں آپ کے حکم کے آگے بے بس ہوں۔ آپ آرام کا کہیں گے تو میں آرام کروں گی اور کام کا کہیں گے تو میں کام کروں گی۔ اچھا تو تمہارے ایک کام کرو۔ رام زنان کی لاش لے کر آؤ۔ خیال دیوی غائب ہو گئی کچھ دیر بعد حاضر ہوئی تو وہ ناکام لوٹ آئی۔ کیونکہ رام زنان ایک تو چلہ کر رہا تھا اور دوسرا اس نے اپنے عبادت خانے میں ہر طرف طلسم بچھا رکھے ہیں۔ جس کو توڑنا خیال دیوی کے بس نہیں تھا۔ وہ رام زنان کے اس بڑے طلسم کو نہیں توڑ سکتی تھی۔ نور نے اس کو کہا تم غائبانہ انداز میں میرے ساتھ رہو۔ نور کا حکم سن کر خیال دیوی ہلکے جھپکے ہی غائب ہو گئی۔ ان سے فارغ ہونے کے بعد نور سوچنے لگا کہ وہ کس طرح رام زنان تک پہنچے گا اچانک اس کے ذہن میں ایک ترکیب آ گئی۔

خیال دیوی میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ اس عادت تک مجھے لے جاؤ جہاں تک اس رام زنان کا عبادت خانہ ہے۔ ابھی نور نے اتنا ہی کہا تھا کہ اس کے جسم کو خاندہ جھٹکا لگا اور وہ ہوا میں اڑنے لگا اور پھر چلہ دی وہ اس پر اسرار عار تک پہنچ گئی لیکن نور کو غار نظر نہیں آ رہا تھا اس نے خیال دیوی سے پوچھا کہ عار نظر نہیں آ رہا۔ آقا اس جاؤ گرنے عار کو آپ کی نظروں سے غائب کر دیا ہے۔ آپ ایک کام کریں۔ اپنے ہاتھ سے خون نکال کر ہوا میں اپنے اچھال دیں تو عار نظر آ کر نور نے اسی طرح کیا اسے دانتوں سے ایک اٹھی ڈھکی کی اور خون کو ہوا میں پھانکے لگا۔ خون ہوا ہی میں غائب



ہو جاتا اور ایک گڑگڑاہٹ ہوئی اور غار نور کے سامنے ظاہر ہو گیا۔ اندر داخل ہونے سے پہلے نور نے حیر و مرشد سے مشورہ کرنا ضروری سمجھا۔ اس لئے اس نے حیر و مرشد کو آواز میں لیتا ضرور کردہ یہ بھی اپنے دل میں۔ کچھ ہی دیر میں اس کے ارد گرد اس کے والد صاحب کا کسٹن نمودار ہوا۔ انہوں نے کہا بیٹے! میں سے پہلے بہت بہت بہت ہمارا ہو جو تم نے یہ بیٹا چل کر لیا۔ دوسرا اس جادوگر نے اپنے ارد گرد کھانا قمار کیا ہوا ہے، اس حصار کو ختم کرنے کے لئے تم نے لپٹا دیا ہے ہاتھ سے خون کے قطرے اس کے حصار پر پڑ گئے وہ حصار ختم ہو جائے گا اور دوسرا یہ تبار اور یہ تو عویذ جب تم اندر داخل ہو گئے تو اس کو نور کے سامنے رکھنا وہ طلسمات اور پتھر کھینچ کر رکھیں گے اور دوسرا اپنی زبان پر اس درد کا تسلسل جاری رکھنا۔ ابند خیر کر تم نے اس سے پہلے تو زبان اس سے جادوگر کی آدھی سے زیادہ طاقتیں ختم ہو جائیں گی اور پھر اس کے بعد جادوگر سے مقابلہ کرنا۔ اب بیٹا جلدی سے داخل ہو جاؤ۔ آج رات آخری ہے اس لئے تم نے اپنی زندگی یا موت کا فیصلہ کرنا ہے۔ جاؤ اللہ تمہارا حامی و ناصر ہو۔ یہ کہہ کر حیر و مرشد پہلے چلے گئے۔ نور نے اس کو تبار کو ہاتھ میں پکڑا جو سات گلوں سے مل کر بنی ہوئی تھی اور عویذ کو گنگے میں ڈال آیا اور اللہ کا نام لے کر غار کے اندر داخل ہو گیا۔ جگہ جگہ انسانی ہڈیاں اور ڈھانچے پڑے ہوئے تھے لیکن نور ان کو دیکھنا اور آگے بڑھنا گیا اور پھر چل دی وہ اس عبادت خانہ میں پہنچ گیا۔ نور نے دیکھا کہ نورائے نرائے نے ہر طرف شعلہ شمشاد کی چھیلار بھی ہے اور ان شعلوں سے رام نرائے اور نور کے درمیان ایک شمشے کی دیوار بنا رکھی ہے۔ نور نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور کوکاو زور سے اس دیوار پر دے مارا۔ جونہی کوکاو اس دیوار سے ٹکرائی ایک دھماکہ ہوا اور دیوار وہاں سے خائب ہو گئی۔ ابھی دیوار خائب نہیں ہوئی کہ ہر طرف سے اُٹھائے نمودار ہوئے اور نور پر حملہ کر دیا کہ نور نے ان کو ایک درم عظیم پڑھ کر وہیں بجا دیا اس

طرف مختلف طرح سے رام نرائے نے آڑے لیکن کچھ نہ ہو سکا۔ نور جلدی سے آگے بڑھا اور ایک دفعہ پھر اس نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور اس بات کو نور نے لگا اور کائی دیر کے بعد اس بات سے ٹکرائے ٹکرائے اس بات کہ وہ میں پڑے ہوئے تھے کہ اچانک ان گلوں سے دھواں لگنا شروع ہو گیا اور ہر طرف چیخ و پکار شروع ہو گئی۔ رام نرائے اپنی جگہ اپنے جتن میں مصروف تھا۔ وہ جھگڑا کر تھا کہ اس لڑکے نے ہر طرف چاہی جاڈی ہے لیکن پھر بھی یہ میرے ہاتھ سے بھاگ نہیں سکتا کہ اچانک اس کو اپنے حصار میں سے دھواں لگتا اور پھر کچھ ہی دیر میں ختم ہو گیا۔ رام نرائے نے اپنی جلدی اپنا سارا کچھ بیڑہ غرق ہوتا دیکھا تو خستہ سے اس کا برا حال ہو گیا کیونکہ رام نرائے کی سوچ کے مطابق کچھ نہیں ہو رہا تھا بلکہ مادہ اور باقہا۔ ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک اس کو نور کی آواز سنائی دی۔ رام نرائے اس اٹھ بھی جا موت تیرے سر پر کھڑی ہے۔ یہ آواز سننے ہی رام نرائے نے یکدم چھانک لگائی اور نور کے حملہ سے خود کو بچا لیکن ابھی نور نے حملہ کیا کہ قہار تو اس سے سوچا کہ چپکے سے چپکے سے حملہ کرنے والا بہادر نہیں ہوتا اس لئے اس نے رام نرائے کے چلہ کو ختم کر دیا کہ اس کو لگا تھا کہ۔

رام نرائے نے اپنے کچھ باقی بچے جادو کے وار کرنے لگا دی۔ کئی کئی راتوں اور کئی زہر کے بیجے ہوئے تیر اور کئی ڈھانچے حملہ کرتے اور کئی پڑیلین نور کا نور پنے کے لئے آئیں لیکن نواز اجمہ کے دیئے ہوئے عویذ کی وجہ سے اور کوکاو کی وجہ سے نور اجمہ پر ان کا کوئی اثر نہیں ہو رہا۔ اور کوکاو کی نشت سے چھٹکارنے لگا کہ نور بوال۔ اوکتے کی اولاد مرنے سے پہلے جو کچھ کر سکتا ہے کر لے ورنہ بعد میں یہ نہ نہ کہ موت نہیں دیا تھا۔ سالے تیری وجہ سے میرا چلہ ناکام ہو گیا۔ میری ساری فوج اور میری تمام طاقتیں اور میری دیوی ختم ہو گئی۔ میں نے بڑی سختی سے یہ سب کچھ کیا تھا اور تو نے سب کا پیرا خرچ کر دیا۔ اب میں تم سے

ایک ایک چیز کا بدلہ لوں گا۔ یہ کہہ کر نور پر ایک تلوار لے کر چھوٹ پڑا اور تیزی کے ساتھ چلے گئے۔ نور بھی اس کے چلنے کے لئے تیار کھڑا تھا اس کے حملہ کو اپنی تلوار پر روکنے لگا۔ لڑائی بہت زبردست قسم کی شروع ہو گئی۔ کچھ جادوگر کا چلہ بخاری مان رہا تھا۔ نور کا دین دھن میں سے کوئی پار نہیں مان رہا تھا۔ نور اپنا دناغ کرتا رہا اور جادوگر رام نرائے اس پر زور زور سے حملے کر رہا تھا۔ کائی دیر سے نور اجمہ اپنے دناغ میں مصروف تھا اس نے خمدی کیا کہ جادوگر اب تمک سا گیا ہے اس کے حملوں میں اب وہ خمدی نہیں رہا جو پہلے تھا یہ دیکھ کر اب نور نے اپنی طاقت آڑنا شروع کر دی اور اپنے گلوں کو تیر کر دیں۔ نور بھی کی طرح تیر کر رہا تھا اور جادوگر رام نرائے کے لئے سنبھلنا مشکل ہو گیا تھا بالآخر نور نے ایک شدید حملہ کیا اور جادوگر کی ایک بازو کو کاٹ دیا۔ رام نرائے تکلیف سے چنگڑا اور اس موقع سے فائدہ اٹھا کر نور نے جادوگر کے دوسرے بازو کو بھی کاٹ دیا اور وہاں اچھل کر اس کی گردن پر حملہ کیا۔ ایک کٹ کی آواز کے ساتھ جادوگر کی گردن تن سے جدا ہو گئی جونہی جادوگر سراسر اٹھ اٹھا گیا اور نہایت عجیب سی آواز میں بین شروع ہو گیا جیسے بہت سی بدرد میں بین کر رہی ہوں اور ایک اونچی آواز لگتی۔ میں رام نرائے چڑیل دیوی کا قلام میں ابدی زندگی حاصل کرنے کے لئے چل کر رہا تھا کہ نور نامی ایک لڑکے نے میرے چلہ کو ٹانگ بنا کر مجھے چلے سے محروم کر دیا اور میری ساری طاقتیں ختم کر دیں اور مجھے سے ہمارا کر کے لے کر دیا۔ آؤ مجھے بے فائوس ہے یہ بات ختم ہوئی تو ہر طرف روشنی ہوئی اور رام نرائے کی لاش خائب ہو گئی کہ اچانک نواز اجمہ کی آواز آئی۔ بیٹا آکھیں بندہ کر دو۔ نور نے جلدی سے آکھیں بندہ میں تو اپنے ایک چھٹکا لگا اور اس نے دوبارہ خود کو کوکاو میں قلمبند کیا۔ کچھ دیر بعد جب اس کو اپنے والد کی آواز سنائی دی تو اس نے اپنی آکھیں کھولیں تو خود کو کوکاو گھر اپنے والد کے قدموں میں پایا جنہوں نے نور کو

جلدی سے اپنے سینے سے لگایا اور کہا مبارک ہو میرے بچے تو نے آج اسلام کو دوبارہ زندگی دے دی۔ تو نے وہ کام کر دیا جو ہر کوئی نہیں کر سکتا تھا۔ اس رب نے ہماری بڑی مدد کی ہے اور اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تم نے اس کی بندوبست کے کامناے کا چیل دے دیا۔ نور اس کی اہم کی کامیابی پر انہوں نے ایک بہت بڑی وجہت کا اہتمام کیا اور صدقہ و ذکوۃ کیا اور اللہ کا شکر ادا کیا کہ ایک تو نور کی جان بچ گئی اور دوسرا انسانی زندگی سے کھینچے دئے تم نے اور جیت حق کی ہوئی۔

تو تھوڑے ہی لمحے میرے ایک انگل نے اپنی جگی رو دیا سنائی گئی جو گردنوں میں رہے سے اور نور اٹھ کے دوست میں جو اس وقت کشریف میں رہا تھا پیر چن اور وہاں خدمت خلق میں مصروف ہیں۔ میرے انگل نے ان سے سنی اور پھر انہوں نے مجھے بتائی اور اس ناچنے سے یہ واقعہ آپ تک پہنچا دیا۔ آپ کو کیسا لگا، ضرور بتائیے گا!



## خوشی اور پادیں

خوشی سے آیا تھا ہے غم بن کر آیا تھا  
تیری چاہت سے بڑھ کر تم سے دل لگایا تھا  
محسوس ہوتا ہے پیار تیرا تیرے جانے کے بعد  
جان یہ سوچنا کہ میں کہیں بھول آیا تھا  
کچھ رات کی گھبراہٹ میں تیری یاد آتی ہے دل  
تم سے دل لگایا تھا اور تیرا پیار بھی ساتھ لیا تھا  
عجب میں تنہائی مل جایا کرتی ہے جان  
اس بات میں سارے ذر بھول جایا تھا  
ہر دقت تیری یاد میں گزر جاتا ہے محبت  
رات کو خوابوں میں تمہیں دل میں بھایا تھا  
نہ غم تھی مجھے اور نہ بھی غم میں آتا تھا  
آج تیری یاد میں ہر غم یاد آیا تھا  
☆..... احمد کی کوکاونہ لکھی ناول

# بھیا نک تعبیر

تحریر: پرنس کریم - پشاور

ساجد اور احمد دونوں بہت گہرے دوست (گہرا انسان کا کیا ہے کسی بھی وقت طوطے کی طرح آنکھیں پھیر لے) دونوں کالے جاوہ کے ماہر تھے آج سے کئی سال پہلے احمد نے بہت سی شیطانی طاقتوں کو قید کر لیا جن میں کچھ بار ساٹھوں کو بھی شیطانی حقوق بنا کر قید کیا اور اپنا غلام بنا یا مگر ایک دن ساجد اور احمد میں کئی بات پر لڑائی ہوئی تو ساجد نے احمد کو مار ڈالا۔ چونکہ ساجد نے احمد کو غلط طریقے سے مارا تھا یعنی اسے مارنے سے پہلے اس کی شیطانی طاقتوں کو ختم نہیں کیا تھا اس لئے احمد تو مر گیا مگر اس کی شیطانی طاقتیں زندہ بچ گئیں جو زمین پر ہی قید ہو کر رہ گئیں اس مقصد کے لئے کہ اپنے آقا کا انتقام ساجد (اپنے دشمن) سے لے سکیں۔ یہ شیطانی طاقتیں ساجد ہی کے گھر میں ایک کمرے میں بند ہیں جہاں ساجد بھی اپنے ہی گھر میں رو پڑا ہے (کیونکہ وہ ان شیطانی طاقتوں سے خوفزدہ ہے) اس لئے اپنے پورے ہنگامہ کو خرچ کر دیا، جاوہر ویاپور سے ہنگامے میں سوائے اس کمرے کے جس میں شیطانی طاقتیں زندہ رہی ہیں کس کمرے کا وہ کچھ نہ کر سکا کیونکہ شیطانی طاقتیں بھی خوب مزاحمت کر رہی ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ساجد اُنہیں مار کر اہر ہونے کی تعبیر پالے گا یا یہ شیطانی طاقتیں ساجد کو مار کر واپس کوہ قاف جائیں گی۔ اس کے علاوہ اس کہانی کے اور افراد کو (جو اپنی آنکھوں میں خواب سجائے آئے ہیں) اپنے خوابوں کی کیا تعبیر کیں گیں۔۔۔ پڑھئے بھیا نک تعبیر!

وہ مجھے گھور گھور کر دیکھتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ مجھ پر ڈورے ڈالتا ہے۔ میں کیا کروں بڑی آیا؟ اسے قریب میں پھاس کر اس کی دھت بھی تو نہیں اڑا سکتی۔ میرے دانت بھی تو ٹوٹنے ہوئے ہیں۔ وہ اپنے ٹوٹے دانت نکال کر پریشانی گواہی دیتی تھی۔ تب مجھے۔۔۔ اسے متھس کی پھر نہیں آتی تھی اکثر متھس کے میٹ میں مل ہو جایا کرتی تھی اور Exam میں اس کے متھس کے پیچہ میں مار کر کسی بھی کم آئے تھے جبکہ میں متھس میں انتہائی ذہن تھا جبھی تو وہ اور اس کی کبھی روز چٹنی کے بعد میرے پاس بیٹھ کر متھس کی روڈیز کرتیں مگر ایک دن۔۔۔ لائبریا ہوتا جاتا ہے تمہیں؟ تم ہر جہرات کی رات کو بیٹھ سے اٹھ کر باہر کی جانب بھاگے گی ہو۔ کیا آج پھر وہی خواب دیکھا ہے جو ہر جہرات کی رات کو دیکھتی ہو؟ کیونکہ آج بھی تو جہرات کی رات ہے۔ زائد نہ پریشان ہو کر پوچھا۔۔۔ ہاں زائد!

میں ڈانٹ ہوں۔۔۔ ہاں، میں ڈانٹ ہوں۔۔۔ ارے کوئی ایسی ویسی ڈانٹ انتہائی خطرناک ہوں اور میرے چہرے کے ایسے خدو خال ہیں کہ کسی کمزور اور کمزور دل والے آدمی کو کبھی ہی نظر میں مارنے کے لئے کافی ہیں۔ اب آپ مجھے کالی ڈانٹ کہہ لیں باسفید ڈانٹ مگر میں یوں بڑی مکار ڈانٹ۔۔۔ موت ضرورت اپنا پورنگ چہرہ بھی انتہائی حد تک کالا کر دیتی ہوں تو بھی سفید پتہ ہے میں اب انسانوں میں ہی رہتی ہوں اپنی فوج



سمیت۔ میری فوج میں ایک عدد چڑیل (محرّمہ)، ایک عورت، ایک عدد دیو (محرّمہ)، ایک عدد سموت، ایک جنن زارہ، ایک جنن زادی (دونوں میاں بیوی ہیں)، ایک بری (محرّمہ) شامل ہیں اور کچھ تھے۔ یہ سب میرے غلام ہیں ہم سب پہلے کو قاف میں رہتے تھے، انسانوں کی دنیا کی سیر کرنے کو سب کا دل چاہتا تو ہم آگے مگر کیا معلوم تھا کہ ایک ننھوں بڑا صاحب ہم کو اپنے کالے جادو کے زور سے قید کر لے گا اور پھر غلام بنائے گا۔ سات سال ہو گئے اس کی غلامی کرتے ہوئے اور پھر اس سے جان چھوٹ گئی کیونکہ دو سال پہلے وہ بڑا ہمارا کیا مگر..... چونکہ اسے غلط فہمی ہے مارا گیا تھا (مارنے والا اس کا اپنا تھا) دوست تھا اسے مرنے کے بعد اس سے بظاہر جان چھوٹ گئی مگر ہم سب اب بھی اس کی قید میں ہیں (ان کی شیطانی طاقتیں جو ٹھہریں)۔ ہم کو قاف داپا نہیں جاکشیں کیونکہ بڑھنے کا انتظام لینے کے لئے دشمن پر وہ ہیں جن جب تک انتظام نہ لے سکیں بے بندی وال رہیں گے۔ ہم سب (یعنی میں اور میری فوج) قافل ڈر کے مارے جا رہوں ہے اور رنگ رنگ کے چلے کر کے ہمیں قحط کرنے کی کوشش میں ہے جسے میں دو سال سے ناکام بنارہی ہوں۔ آخر ڈائن بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔ مگر وہ ڈھب بڑھا کھی طور بار ماننے کے لئے تیار نہیں وہ اپنے گھر سے نکلتی نہیں۔ خبر ہم نے ہی اس کے گھر میں ڈپرہ ڈال رکھا ہے اور فوج سمیت، جب ہمارے قافل کا تب خان میں گئے اس کا تہیہ۔ مگر ہمیں میں اپنی فوج کے سات چاند میں ایک جڑو (میرا بیوی) بھی رہتے ہیں اور نوکر جاگ بھی مگر کیا کہنے کہ وہ بڑھا اپنے جادو کے زور سے ہمیں ان میاں بیوی اور نوکروں کے قریب بھی نہیں چھینکے دیتا (کیونکہ اسے معلوم ہے کہ ہم سب شیطانی طاقتیں ہی کی تاق میں ہیں)۔ دو سال ایک امیر گھیر کر اس امر کا شفت ہو گیا تھا اپنے بچکے کو سنا تھا کہ اس کے ہمیں معلوم ہوا تو ہم سب نے ہر بات پر ہنس دیا۔ مگر ان کو گھر کا کالا روئے ابھی (پہلے ہم جنگل میں رہتے تھے)۔ میں اپنی فوج

اور میں چنل اس ہو گئی کہ کاش اس کے دانت نہ توڑتو تو اب اس کے کام ہی آ جاتے مگر اب کیا ہو سکتا تھا پھر میرے ذہن میں ایک خیال نکلا۔ ڈورے ڈالنے سے تمہاری کیا مراد ہے؟ میں نے اپنی بھئی اور آواز میں پوچھا۔ ظاہر ہے آواز ڈورے ہی پر ڈالے جاتے ہیں جس سے پیار ہو اور مجھے بھی میں نہیں گروایا جا رہا ہے۔ اس نے اپنی کرخت آواز میں شرم کا ہرکھا۔ افسانہ کا شرما (اور خوشی) اپنے جو بن پر آ گئی تھی) اس نے شرما کا چہرہ جھکا لیا تھا اور اس کے کندھے اور بڑواریاں (جو کھڑے کھڑے تھے) اس کے چہرے پر آ گئے اور اس کے کھٹے ہوئے چہرے پر شرم و حیا کے رنگ باکلیں، پرورے تھے۔ میں اب بھی اس کے جواب پر غصے میں تھی یہی تو تھی۔ میں نے قہقہا اس وقت کی خصوصیتوں کی روپ میں ہو گئی تھی تو وہ تم بڑوے ڈالنے سے اپنے خیال خفا پر کیا۔ ہمیں بڑی آواز میں توئی روپ میں اس کے سامنے جاتی ہوں۔ اس نے مجھے شاکی نظروں سے دیکھے ہوئے کہا۔ کیا میرے ہوش آگئے۔ ارے بادی ہو گئی ہے کیا؟ میں نے ہاتھ رکھ کر کہا۔ مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے (میرے سوچنے کی تمام سے بدل نہیں میں جو انسانوں نے قحط کے گم تھے) ایک انجانی ان سے کوئی امید نہیں رکھتی تھی مگر اب..... ایک انجانی کر دو عقل والی بد صورت چڑیل پر اگر کوئی انسان، مگر کیسے کوئی انسان مرمت سکتا ہے ایک بھیماک چہرے پر۔ کیا فوج ہے؟ کیا یہ ہو سکتا ہے؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو چہرہ مجھ میں کیا کی ہے سنگھار سے تو کھڑو دے جو خوروت میں ہوں۔ مونا سر، مگر کھٹے سیاہ اور چمکدار تو نہیں نہیں مگر بد بولدار اور مجھے ہوئے (سنگھار سے نہیں نہ تھا) ہاں، موٹے موٹے لپٹے لپٹے لپٹے ناخنوں سمیت اور موٹے موٹے چہرے لے لے ناخنوں سے لہر لہا (حالانکہ سنگھار کے ہاتھ اور پاؤں گوشت سے ماری ہیں۔ آواز میں بھی میری جاتی نہیں (اس کی آواز چلنے، کرخت اور ٹوٹنے کی ہے جو سیدھے بندے کے کالوں سے ہو کر اس

کے دماغ میں تھوڑے سی طرح لگتی ہے جبکہ میری آواز بھری اور بارب ہے)۔ کیا ہوا آ پنا مجھے بچوں سے نکالنے والی سنگھار ہی تھی۔ اب میری سوچیں سے سرے سے شروع ہو گئیں۔ نہیں ایسا ہو ہی نہیں سکا وہ یقیناً سنگھار کو دھوکہ دے رہا ہے اگر بری ہوتی تو وہ یقیناً جو خوروت سے مگر سنگھار..... کچھ سنگھار تھا جیسا سوچ رہی ہو دیا ہر کہیں ہے۔ تم بہت بڑی غلطی کا شکار ہو چکی ہو۔ اس میں وہ تم پر ڈورے نہیں ڈالیں گے نہیں گھور گھور کر دیکھتا ہے۔ وہ انسان ہے سنگھار اور انسان تو حسن کے دیوانے ہوتے ہیں (پروانے ہوتے ہیں)۔ وہ تم بھی مکر دو عقل والی چڑیل سے محبت کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ ارے محبت تو دور کی بات نہیں تو کوئی بھی مینی ٹھیک نہیں کر سکی ہے ہوش ہو جائے اور وہ اس کی بات کو نہیں سمجھتا کہ وہ آدمی مجھے کوئی جادو کیا ساحر لگتا ہے جو ہمیں دھوکہ دے اور یقیناً چھوٹا سکا ہے۔ کیا چاہتا ہو گا۔ میں نے صاف گوئی سے کام لے کر اپنے دل کا بوجھ لکایا (کیونکہ اس سے پہلے مجھے سنگھار سے حسد ہوئے تھے مگر بعد میں معاملہ میری کھ میں آ یا تو حسد جاتی رہی) میری باتوں سے سنگھار مجھ کو (میں ابھی اس سے خواب میں تھی تھی) اس کے چہرے کے الپکھڑیشن صرف ہی سمجھ سکتی ہیں؟ اب میرے دل میں اس کی ان دیکھے آدمی کا خوف بیٹھ گیا۔ آواز دو سنگھار کو تیر کر جلا دے گا۔ کل گنار (بری) کو اس کے بعد پرستہ اور پریم (میاں بیوی) جو جنن اور جنن زادی ہیں، اس کے بعد باگ (دیو) کو اس کے بعد (مجموعہ جن) کو اور پھر..... اس لئے آگے میں سوچ نہ کی۔ نہیں میں اسے ابھی..... (میاں بیوی) میں کہاں ہیں؟ میں نے سنگھار سے پوچھا تھا۔ اب باقی سب کہاں ہیں؟ میں نے سنگھار سے پوچھا تھا۔ سب آوارہ گرد کیا کرنے گئے ہیں سوائے مجھ میر جن کے جو جنگل میں ہی موجود ہے۔ اس نے او اس ہو کر جواب دیا۔ اچھا تم دونوں چاد اور اس آدمی کو اٹھا کر میرے پاس لے آؤ۔ مگر کچھ میں اس کی کسی درگت بنائی ہوں۔ اس کی ہمت کیسے ہو میری کھیل (ظاہر ہے)



دور سے ڈالے گی۔ میں نے سنگھار پر طنز کیا تو وہ ہراسا  
منہ بنا کر باہر چل دی۔ میرا بھی دل چاہا اس کے ساتھ  
چلنے کو مگر ایک خیال نے آ لیا تھا کہ میں کیوں جاؤں۔  
میں شہری سردار بنی اور بے میر سے غلام (میری موٹی  
گردن اکثر کی تھی اس وقت)۔ بہر حال اب مجھے اس  
آوی کا انتظار تھا بے کیا ہو گا وہ۔ میرا موٹا دل دھڑک  
اٹھا۔ مجھے ایسا ہو گیا تھا اس وقت مجھے خود بخود پھر سے  
خفت سے اٹھ کر (اپنے مخصوص کمرے میں ہی) یہاں  
سے وہاں اور وہاں سے یہاں دوہم دھم چلنے لگی اس کے  
انتظار میں۔

آخر انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور مصیبت جن اور  
سنگھار ایک جیتنے چلے آئی کوٹھینے ہوئے لا رہے  
تھے۔ وہ بڑھڑکا کر خوفزدہ سا روایتی بڑا خوبصورت تھا۔  
میرا تو موٹا دل ایک بار پھر دھک سے رہ گیا۔ وہ سنگھار  
اور مصیبت جن کو دیکھ کر دیکھ کر رچ رچا رہا تھا پھر ہاتھ (بواسی  
کیونٹ کلاہ تھا) مگر کچھ نہ کچھ کر وہ بے ہوش ہی ہو  
گیا (سنگھار اور مصیبت جن کو دیکھ کر اس نے نہیں بے ہوش  
ہوا تھا کیونکہ سنگھار کے دانت ٹوٹے ہوئے تھے اور مصیبت  
جن کے سینکے۔ بے ہوشی کے خوف مجھے حاصل تھا۔  
میں نے ہی تو ڈرے تھے غصے کے عالم میں مگر میری گھڑی  
جوانی اور مکر سے دانت دیکھ کر وہ فوراً سے پیلے بے ہوش  
ہو گیا تھا اسی لئے تو میں ہوں ڈر ڈر ڈر ڈر ڈر ڈر ڈر  
(ہے)۔ ٹھوڑی دیر بعد خود ہی اس کے ہوش ٹھکا آئے  
گئے تب میں اس سے مخاطب ہوئی۔ کیوں بے میری  
سہلی کو قید کرنے کے پکڑ میں ہو گئی جاؤں ہو یا کچھ  
اور ہو؟ میں نے اس سے انسانوں کے نیچے میں بات کی  
(اخلاقیات کے دائرے میں رہ کر) کہ مجھے خوف ہے  
کیونکہ لا (ظاہر ہے پیار تو کیونے سے رہا)۔ کتنے  
نہیں بے میر سے پیچھے پڑی ہوئی ہے یہاں سے کد پیکار  
کہا۔ کئی لڑکی کا روپ دھار کر تو کبھی کسی کا اور کبھی  
اسے پہچان جاتا ہوں لیکن جب بات نہ بنی تو اپنے اصل  
روپ میں آئی تب میں نے بھی اسے پہچان کرنا  
شرع کر دیا کیونکہ تموا بہت جاودہ مجھے بھی آتا ہے اس

نے خوف سے کہا تو میں نے سنگھار کی طرف جلتی آنکھوں  
دیکھا تو وہ گھبرا گئی۔ جھوٹ ہوا رہا ہے کہ میں اس نے  
اپنی صفائی میں صرف انتہائی سی جگہ میں تو کچھ اور سی  
سوچ رہی تھی۔ چل چھوڑ اس لئے کوئی غم نہ کرو۔ تو یہ جتا  
مجھ سے شادی کرے گا میں نے بلا جھجکا ہانسا ہاتھ ہلا  
کر کہا تو نہ صرف اس آدمی نے بلکہ مصیبت جن اور سنگھار  
نے بھی مجھے چونک کر دیکھا تھا اور میں نظریں چرائی۔ سن  
..... نہیں..... نہیں..... میں سر جاؤں گا مگر تم سے شادی  
..... نہیں..... نہیں..... میں سر جاؤں گا مگر تم سے شادی  
بہت ڈال کر کہا اور میرا موٹا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ تب  
مجھے احساس ہوا کہ جس کئی چیز ہوئی ہے۔ کاش میں  
مستحق ہوتی۔ میں نے انہوں سے سوچا۔ تو پھر ٹھیک ہے  
پھر تم سر جاؤ کیونکہ زور دہر کر تو مجھ سے شادی کر کے  
میں نے اس کے بعد غصے میں آ کر میں نے اپنے سونے  
سوتے ہاتھوں سے اس کی فوب چلائی کی (اس کی بیویوں  
کی پراد کے بغیر) لے لے ہاتھوں سے بھی کا لیا اور  
اس کے چہرے پر خراشیں ڈال دیں اور بالآخر اس کی  
گردن بھی مروڑ دی کیونکہ میرا غصہ اپنی انتہا کو پہنچ چکا تھا  
(اور میں اپنی خوفناک دکھائی دے رہی کی کہ بیان کرنے  
کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں) بے جاہ جان سے  
گیا۔ پھر جڑ سے ہم جیتوں نے اس کی فوب چلائی تو  
کرکائی۔ یہ تیرے ہونے ہونا اس کے چٹ کر ہونے  
کے بعد سنگھار نے اپنی کرفت آواز میں کہا۔ ہاں میں  
نے کیا کر دیا۔ میں نے انجان میں کہا اور سنگھار پر خوب  
غصہ کیا (مجھے بھی کئی دن اور خود اس آدمی سے شادی کا  
کہہ ڈالا۔ بڑی آقامت تو بڑی مکار بھی اور کتنی بھی اس  
اس سے پہلے کہ اسے اپنے منہ سے کوئی اور کالی کالتی میں  
نے ایک زوردار دھکا (اپنے سونے ہاتھ کا اس کے منہ پر  
دے مارا۔ میں دھب کی آواز آئی تھی اور پھر سنگھار  
بے کچھے دانت (جو پہلے سے اچانک تھے) زمین پر  
پڑے اس کا منہ چڑا رہے تھے اور وہ خود اپنی بزرگ  
آنکھوں سے نہایت ہراسی کی جگہ مصیبت جن اپنے ٹوٹے  
ہوئے سینگوں پر ہاتھ رکھے مجھے خوف سے ایسے دیکھ رہا

تھا جیسے اسے اس بات کی بھ سے امید ہو کہ میں ابھی اس  
کے بھی سچے سچے سینک تو دوں گی۔ میرے سامنے اس کے  
پھر بولی یا اس طرح سے پھر بدبختی کی تو تمہارے یہ  
کندے بد بودار بال چڑوں سے پھر دھڑوں کی جو میرے  
میں میں آئے میں کروں گی ابھی تم سنگھار تکم۔ میں غصے  
آ نہو نہیں آئے کی بڑی پا آ لیا مجھے جاوید۔ اب  
میں زندہ رہ کر کیا کروں گی۔ اس نے انتہائی کرب میں  
اپنے پوچھنے منہ سے کہا تو مجھے اس پر ترس یا نکل نہ آیا  
کیونکہ اسے اب زندہ رہ کر کیا کیا مارنی تھی اس لئے  
میں نے چپ چاپ بڑی بے دردی سے اسے جلا دیا  
کیونکہ سنگھار کو میرے علاوہ وہ اور مار بھی نہیں سکتا تھا۔  
ہمارے آدھی زندہ نہیں تھے جو اسے جانتے رہے ان  
کے مرنے کے بعد تو میں سب پر راج کر رہی تھی۔ سب  
کی مطلق العنان سرداری تھی۔ جب بھی غصے میں آتی  
کچھ نہ کچھ بڑبڑاتی (اپنے ساتھ تو ہر کڑیں اپنی فوج کے  
ساتھ) پیچھے ہٹا کر پڑی کے لیے ہال (غصے میں) میں  
نے فوج کوچ کر کے دی کی طرح کر دیے تھے۔  
جن زادی اور جن کو ہر وقت آگ کی لود ہی رہتی (غصے  
کے عالم میں)۔ جھوٹ کا لاٹھیا پھرنے والی اور بڑی  
دغیر و غیر اور ایسا کرنے سے بھلا کر اس روک رکھتا تھا  
سب کی سرداری ہوں۔ اس کے بعد ہری کے ساتھ بھی  
سنگھار سے ملنا جتنا واقعہ پیش آیا اور مجبوراً اسے بھی جانا  
پڑا اور دو کئی کسی لڑکی پر عاشق ہو گیا تھا اس لئے اس کو  
بھی آگ کے خولے کر دیا تھا۔

اس کے بعد ہوا کچھ یوں کہ محلے کے لوگوں کو  
ہمارے پیچھے پر چک ہوئے گا لگا اس میں جن مجبوت ہیں  
تو وہ ایک پیچھے ہوئے حال کو لے آئے اور مجبوراً مجھے  
پریم اور پریم اور مجبوت کے ساتھ وہاں سے بھانجا پڑا  
(کئی اور قید میں کیوں آئی تھیں اپنے آقا کا انتقام  
بھی تو لینا تھا) پھر ہم اپنے ہی دشمن کے گھر میں رہے  
لگے کئی حالت میں اور ہمارا جن (جس نے ہمارے آقا

کونکئی اپنے ہی دوست کو مار ڈالا تھا) ہم سے اپنے ہی  
گھر میں چھاپا بیٹھا ہے لیکن قابو نہیں کر سکتا۔ دو سال  
ہو گئے اسے میں قابو نہیں لانے کے لیے کئی کئی نہیں کیا  
اس نے عمر میں اس کا ہر حربہ ہاکام بنا ڈالا مگر اس بار  
اس نے جو بال چلی اسے اس نے میں بڑی خوفزدہ ہوں  
وہ ہر ضرورت کو ایک آدمی کی ہمتا ہے کئی کئی کئی کئی  
اور بڑھ کو بھی دیتا ہے۔ یہ سب میں قابو کرنے کے لیے  
مگر میں بھی کوشش کر رہی ہوں کسی طرح اس پیچھے  
میں رہے ہوئے افراد میں سے کوئی قابو نہیں لے لوں  
اور اس کے ذریعے اپنے دشمن کا خاتمہ کر کے وہ قاتل  
واپس چلی جاؤں عمر میں ہی اہل ایسا بھی نہیں کر سکتی  
کیونکہ یہ پورا بنگلہ اس نے اپنے چاہو کے عمر میں ڈھپا ہوا  
ہے سوائے اوپر والے کمرے کے جس میں ہم رہتے  
ہیں۔ یہ کمرہ غلط ہے کیونکہ یہاں میرا علم ہے۔ میں  
اپنے ساتھیوں سمیت یہاں قید ہو کر رہی ہوں اور وہ تو  
کب سے ڈالے گئے ہیں قید ہے۔ اب دیکھنا ہے  
ہے کب وہ نکل کر میں ختم کر کے امر ہو جائے گا یا پھر  
میں اسے ختم کرنے میں کامیاب ہوں گی۔ میں اپنی  
کوشش میں ہوں اور وہ اپنی کوئیں جاری کئے ہوئے  
ہے۔ یہ نہیں جس کی ہوگی؟

○

ظلمت کے مہتاب کو ڈھونڈ رہا تھا وہاں جہاد وہ  
آنکھ جھٹکتے ہوئے مگر مہتاب کہیں ہوتا تو نظر آتا۔ اب  
صرف ایک جگہ رہی تھی اور وہ تھا پارک (پارک ان کے  
ہوشل کے قریب ہی تھا) دونوں ترک سے کراچی آئے  
تھے، کراچی بڑھتے کے لئے۔ دونوں ابھی انکی ایف ایس  
کے فائل فز کم کے امتحان دے دیے تھے اور رزلٹ میں  
ایک ایک مہینہ باقی تھا اس لئے دونوں فارغ تھے۔  
مہتاب رزلٹ کے نیک واپس اپنے گاؤں جانا نہیں  
چاہتا تھا اس لئے ظلمت کو بھی اس کے ساتھ ہوشل میں  
رکھا پڑا۔ ظلمت پارک میں آیا تو مہتاب کو کھو یا کھو یا سوچ  
میں پا کر اس کا پارہ پانی ہو گیا مگر ضبط کا دامن قائم کر  
اس کے پاس آدہ آدہ تو تم یہاں بیٹھے ہو اور وہ بھی

حسب عادت کسی سوچ میں گم بلکہ کسی کی سوچ میں گم۔  
 طلحہ نے متہاب سے کہا تو متہاب نے اٹھنا سے  
 آنکھیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا جو اپنی سائیں  
 درست کر رہا تھا کیونکہ ہوش سے دکان اور دکان سے  
 ہٹا کر وہ متہاب کی طرف آیا تھا۔ اسے غصہ جو بہت  
 آیا تھا کہ متہاب پر غصہ نہ اٹھ سکتا تھا کیونکہ جب  
 بھی متہاب پر غصہ کرتا تو متہاب وہ جھپٹ کر چلا جاتا  
 اور طلحہ کو لے کر ہمارا جا تا۔ کیا بات ہے؟ میں  
 سانس کیوں چڑھا ہوا ہے؟ متہاب نے سپاٹ لکھے میں  
 پوچھا۔ تیرے اس امریکہ والے بچچا کا لون آیا تھا، گہرا  
 تھا کہ متہاب سے کہاں کہیں نے اپنے سپاٹ کو پاکستان  
 روانہ کر دیا ہے؟ مجھ سے ریڈیو کر کے ان پڑوٹ ملے جانے۔  
 دینے متہاب یا تیرا ہی لڑکھن۔ کیا نام ہے؟ (طلحہ  
 نے مسکراتے ہوئے کہا) (خجج کر سوا) جی (طلحہ)  
 یہ جی مجھے پاگل لگتا ہے امریکہ میں رہتے ہوئے اسے  
 پاکستان کی یاد دہانی لگتی ہے اور پاکستان دوڑا چلا آتا  
 ہے۔ یاد ہے ہمارے فرسٹ ایئر میں بھی وہ آیا تھا اور  
 اب پھر آ رہا ہے۔ ویسے دو سال بعد وہ بدل تو گیا ہو گیا  
 ہی اور اس کی باتیں۔ طلحہ پلینز۔ متہاب نے تیزی سے  
 اس کے تانے بانے ہونی زبان کو پر کیا گھاس گیا۔ متہاب  
 سوچ کی بات تو یہ ہے کہ وہ امریکہ کی گوری گوری لڑکیوں  
 کو چھوڑ کر۔ طلحہ پلینز سے اترنے کی کوشش مت کرو۔  
 کتنی بار کہا ہے تم سے میرے سامنے ہونگیاں مت مارا  
 کرو۔ متہاب نے انکار سے ایک بار پھر اس کی بات  
 کاٹی۔ لو کر لوگ! اچھے تو زمانہ ہی نہ رہا تو تمہیں خبر  
 دینے آیا تھا اور تم آج ہے؟ باہر ہو رہے ہو۔ وہ دہی  
 ناں خبر۔ خبر دینے کا زبان کو پر کیا گھاس گیا۔ متہاب  
 متہاب نے منہ پیچ کر کہا۔ ہاں میں چلا جاؤں اور ایک  
 بار پھر تم اپنی اپنی کی سوچوں میں گم ہو جاؤ تو تمہیں کبھی  
 نہیں۔ تم یوں کرو کہ تم کسی میرے ساتھ چلو ہو۔  
 یہاں کچھان مارنے سے بچ رہے کہ تیرے ساتھ ہوش  
 چل کر نہیں چھین مار لو اور دینے بھی شام سے والی ہے۔  
 آج رات کو جلدی سونا ہوگا کیونکہ میں جلدی جس سویرے

جی کو سیر کرنے ان پڑوٹ جانا ہوگا۔ کل جمعہ ہے ناں یا  
 جمعرات ہے؟ طلحہ نے متہاب سے پوچھا کہ جواب میں  
 وہ منہ پیچ کرے خاموش رہا۔ چلو جلد اور صبراً تو چھوڑو  
 بلکہ ہوش چلوں یا رہا ہی نہیں کی سوچیں تم سوچ رہے ہو  
 ناں یہ تم ہوش میں بھی نہیں سوچتے ہو۔ ہوش میں ہوتے ہو  
 کوئی پابندی یا کس بھی نہیں کا ہوا۔ شش میں ناں کیا ہوا  
 تم نے آج ناں کا ناں کیا کرنا کہ کا کٹیل بنا دیا (طلحہ غصوں سے  
 اتر آیا)۔ ایس ایل خود کاؤزیت دینے جا رہے ہو اور یہ تم  
 منہ اٹھائے پارک میں کیوں آ جاتے ہو ہوش کے کمرے  
 میں بیٹھنے سے نہیں موت آتی ہے کیا؟ طلحہ کی ناں غلاب  
 گھٹو متہاب کو ہے حد ناں کر مر رہی تھی اس لئے غصے  
 سے طلحہ کی طرف دیکھا تو وہ متہاب کی چوڑیوں کو بھانپ  
 گیا۔ یا نہیں اس وقت ہوش میں ہوتا ہے طلحہ نے  
 کیا ناں انداز میں تو متہاب اٹھ کر اس کے ساتھ ہوش کی  
 طرف روانہ ہو گیا۔ دپے ہمارا رات یہیں کب آئے  
 کا میں تو بہت ایسا کیڈ ہو رہا ہوں آف یہ ایک مہینہ  
 ارتقا کار کا کر رہے گا۔ طلحہ پلینز بکواس مت کرو اور بات  
 کرتے وقت اپنے جملوں پر غور کیا کہ تم کیا منہ سے  
 جھڑو ہو گئے ہو طلحہ پر انا کہ وہ متہاب کے سامنے اس  
 طرح کی تحریک کر کے ان کا دل بھلا نا چاہتا تھا مگر اس  
 یہ طریقہ سراسر غلط تھا۔ وہ جتنا متہاب کو باتوں میں لگتا  
 کی کوشش کرتا تھا ہی متہاب کے چپ کا رواؤ وہ زور پکڑتا  
 جاتا۔ اس لئے طلحہ اب خاموشی سے اس کے ساتھ جا رہا  
 تھا۔ ہر وقت اور ہر جگہ سوچ سوچ کر یہ فیصلہ کر لیا تھا  
 جانے گا۔ طلحہ نے غصے سے سوچا۔ تو اب متہاب پر  
 ترس آ رہا تھا جو گھینے کے انداز میں اس کے ہوش  
 تھا۔ اسے جوں جوں گھانے کا طلحہ کو تو نہ تھا بلکہ اس کی  
 کیفیت کو بھی دیکھتا تھا۔  
 صبح دوڑوں جلدی اٹھ گئے اور بھی کو ریڈیو کرنے  
 ان پڑوٹ بھی گئے۔ دوڑوں جی سے بہت گرم جوشی سے  
 لے اور اسے لے کر ٹیکسی پکڑی اور ہوش کی طرف آ  
 رہے۔ متہاب سارے راستے میں خاموش رہا تھا جبکہ طلحہ  
 اور جی باتوں میں صرف تھے۔ کائی بدل گیا ہے جی اور

باتوں کا انداز تو اور بدل گیا ہے۔ طلحہ نے راستے میں  
 سوچا تھا۔ باتیں ہوش میں موجود ہے جی کائی بدل  
 گئے؟ وہ متہاب نے معدنی سکرابت چہرے پر سچا کر  
 کہا۔ اودہ۔ نہیں کھون میں اٹھنا نہیں بلکہ طلحہ غصوں  
 بڑھنے ہوئے نظر آ رہے ہو۔ غصہ ٹھوس ماری بھی  
 آنکھیں مل رہی ہے۔ جی نے اپنے مخصوص انداز میں  
 کہا۔ (طلحہ کو اس کی باتوں پر خواہ مخواہ آ جاتی تھی وہ  
 ضبط کر جاتا) جی نے بغیر تسلیم جڑ اور سکرابت بھاٹ یہ  
 کے کھم کھم بہت funny ہو کر تھے اب تمہارے face  
 کے serjouse ہو گیا ہے، اودہ مارا نہیں ہے کمالا  
 ہو گیا ہے۔ یہ کھم کھم کیا ہو گیا ہے؟ اسے بھاری ہے۔  
 پیاری شش۔ متہاب کی طلحہ نے جواب دیا تو متہاب  
 اسے کھو کر رہ گیا۔ what؟ اسے حیرت سے کہ پچھا۔  
 عشق یعنی Love۔ اودہ تو متہاب کی بھی کئی Love  
 story موجود ہے۔ جیم کو حیرت ہوئی۔ موجود ہے نہیں  
 بلکہ جی جواب رک چکی ہے جی صوف شش میں بری  
 طرح سے ناگم ہو چکا ہے اور۔ طلحہ پلینز اپنی زبان پر  
 قابو رکھو اور جاؤ گا جی میں لے جائے بنا کر لاؤ۔ جی تم  
 پلینز فریٹس ہو جاؤ، میں ڈراؤں کے سے ہو کر آتا ہوں۔  
 متہاب نے پہلے طلحہ کی بات کاٹی (مس سے دو کافی تیز  
 ہو گیا) پھر اسے اور جی کو روایت دے کر غور دیکھا اٹھ گیا  
 جی مسلسل خانے میں گھس گیا اور ڈراؤں جی میں جبکہ متہاب  
 باہر نکل گیا۔ جی مسلسل کر کے لگاؤ طلحہ جائے ناں چکا تھا پھر  
 دوڑوں جائے بیٹھے گئے اور ساتھ میں باتیں بھی کرتے  
 گئے کہ کمالا متہاب کمرے میں آیا اور ہوا۔ دوڑوں نے  
 چونک کر اس کی جانب دیکھا کہ اس کی آنکھوں میں آنسو  
 جھللا رہے تھے اور چہرے پر کرب کے آواز موجود تھے  
 کیا ہوا تم راکیت سے خالی ہی آ گئے؟ طلحہ نے حیرت  
 سے پوچھا کہ متہاب خاموشی سے بند پر اوٹھ سے منڈیت  
 گیا طلحہ کچھ کچھ اودہ لگتا ہے اس نے پھر اسے راکیت  
 میں دیکھ لیا ہوگا۔ لے اپنے ساتھ بڑوایا۔ کس کو دیکھ لیا؟  
 جی نے پریشانی سے عالم میں اپنے مخصوص انداز میں طلحہ  
 سے پوچھا۔ میرا خیال ہے میں اسے اکیلا چھوڑ دیتا

جائے۔ طلحہ نے جی کی بات کو نظر انداز کر دیا مگر کیوں،  
 اس کی کیا سٹوری ہے؟ جی کی پریشانی ابھی نہیں گئی۔  
 یہ سٹوری تم اپنے کزن سے ہی خود سن لینا۔ ابھی نہیں  
 اسے اکیلا چھوڑنا گا ورنہ یہ میں اکیلا چھوڑ کر پارک چلا  
 جائے گا اور وہاں چند گھنٹوں سوچتا رہے گا اور اپنا دریاغ  
 خراب کرے گا۔ اس سے اچھا تو یہ ہے کہ ہم پارک میں  
 جا کر کھیں گے اور اسے اکر کرنا کہہ دیتے ہو تو میں  
 نہیں۔ دوکوں کا نہیں۔ No. No. جی کی تہاڑے ساتھ  
 چلوں گا۔ اور یہ بھی سیری ٹیکس اب تم ہو چکی ہے۔  
 جی نے کہا اور دوڑوں ہوش سے باہر نکل گئے۔ متہاب کو  
 روتا دھتا چھوڑ کر کی یاد میں۔

○  
 اُس وقت رات کے دو بج رہے تھے جب لائبریری  
 آکھن گئی۔ انکھیں کھولنے کے بعد بھی اندھیرا ہی تھا  
 اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کے آواز دی ہو  
 لائبریری خوف سے غلت میں ٹھیل لیپ روشن کیا تو اس  
 کی آنکھیں دیکھنے لاقی ہوئیں۔ اس نے اپنے شوہر زاہد  
 کو جگانا جا کر مگر نہ پرت تھا۔ کہاں جا سکتا ہے؟ لائبریری  
 سوچا اور پھر ایک خیال کے تحت ہاتھ روم کی طرف آئی۔  
 دروازہ کھٹکیا کر زاہد اودہ ہوتا تو جواب دیتا۔ اس نے  
 ہاتھ روم کے دروازے پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ سارا زور دیو  
 دروازہ کھٹکا چلا گیا۔ زاہد امدت نہ تھا۔ لائبریری پریشانی کی ہوتی  
 اس لئے کمرے سے باہر نکل کر بالکونی میں آ گئی جہاں  
 سے باہر کا سارا منظر آسانی نظر آتا تھا۔ اس کی نظر  
 اچانک دور کھڑے شخص پر پڑی جو سامنے ہی کھڑا تھا  
 (لائبریری طرف اس کی پیچھے گیا اور وہ انا تھی رات نہ تھا کہ  
 لائبریری سے بچان نہ سکے) لائبریری اسے ڈرا پیچھا لایا اور اس  
 کی پریشانی خوف میں مزید اضافہ ہو گیا۔ رات کے دو  
 بجے زاہد کمرے سے باہر کیا کر رہا ہے؟ اس سوچ سے لائبریری  
 کچپا کر رہ گئی۔ وہ بجٹ سے بیڑھیال ان کر ڈرائنگ روم  
 سے نکلی ہوئی باہر صحن میں آئی اور پھر صمد دروازے کی  
 طرف آئی جو کھلا ہوا تھا وہ باہر آ گئی۔ زاہد ابھی اسی  
 پونڈ میں صحن تھا۔ نہ جانے کیوں لائبریری اس کو ٹھ





میں مسکرا کر چل جاتی۔ دو ماہ مزید پوئی ہمارا ہرگز رگھے اور میری طبیعت شدید سے شدید تر ہوتی جا رہی تھی۔ اب کاوش جس کی پریشانی کرنے کے بعد نور مارچا اپنی اپنی اور ہم دونوں بیٹھے بائیں کرتے رہے مگر ابھی تک ایک دوسرے سے بیکار کا اظہار نہیں کیا تھا۔ کالج کے آخر کو لڑکیاں ہمیں بھی خیر انداز سے دیکھنے کو کہیں کسی کو کوئی پردہ نہ تھی۔ پہلے تو کاوش جاتے ہوئے ہمیں بھی خیر انداز میں دیکھ کر ہنسی مگر اب وہ صرف حورو کو عجیب سی تنبیہیں انداز میں دیکھ کر چلی جاتی۔ اب وہ اس اور اس رہتے تھے جی میں نے بار بار پوچھا کہ وہ اپنی ادائیگی کی جدول کر جاتی اور پھر اپنے گھر اور کالج کے واقعات سنا کر مجھے فرخا دیتی۔ ماں باپ کے جھگڑوں کے بارے میں بتانے لگتی اور میں اسے تسلیاں دیتا۔ ایک دن ماں باپ کے جھگڑوں کا ذکر کرتے ہوئے وہ رو پڑی مگر مجھے یہ نہیں کیوں یوں لگا جیسے بات کوئی اور ہے۔ وہ چل گئی۔

ہاں وہ چلی گئی اور دوسرے دن نہ آئی۔ تیرہ سے کوئی نہ آئی، چوتھے بھی نہیں آئی، ایک ہفتہ ہو گیا مگر دوسرے اور کاوش نہ آئیں۔ یہ ایک ہفتہ میں نے کیسے گھمارا بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ مجھے اس کا گھر بھی معلوم نہ تھا، میں نے کلاس کے لڑکے لڑکیوں سے بہانے بہانے سے کاوش اور حور کے گھر کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہیں مگر کسی کو کچھ معلوم نہ تھا۔ اگلے دن کاوش آگئی حور اس کے ساتھ نہ آئی، وہ کلاس کے دوران آئی تھی اور میری بے چینی اور جھس اپنے جوبن پر آگئی تھی۔ پوری کلاس میں میں ڈھس رہا۔ بار بار کاوش کی جانب سے جھپٹن نظروں سے دیکھا تو وہ نظریں چڑھا جاتی۔ ایک سارے سالہا جاتا اس کے ہجرے پر میرا اس وقت میں نہیں چل رہا تھا کہ کسی بھی طرح سے وہ دوسرے کوشت کو اٹھا کر باہر پھینک دوں اور کلاس کے اسے اسے بارے میں پوچھوں۔ اللہ اللہ کہ وہ کلاس میں آئے تو میں کلاس سے باہر جانے لگا وہ کاوش کو باہر لے کر کہا تو وہ میرے پیچھے کلاس سے باہر آگئی۔ میں نے اس کی آنکھوں میں جھانک کر دیکھا تو وہ نظریں چڑھا گئی۔ کیوں تم

نے نظریں کیوں چرائیں؟ کاوش؟ تمہاری آنکھوں میں ہزاروں سوالات ہیں میں کس سوال کا جواب دوں؟ صرف ایک سوال کا جواب دو۔ دوسرے تمہارے ایک دوست کے پیچھے ہزاروں سوالات اور مجھے دے دے۔ وہ بولے ہیں۔ اس نے میری بات کاٹ کر کہا۔ وہ کہاں ہے؟ وہ کیوں نہیں آ رہی؟ میں نے دھڑکتے دل سے پوچھا۔ اسے بھول جاؤ۔ متاہب کیونکہ اس کی شادی ہو گئی ہے۔ مجھ پر تو جیسے آسانی ہوئی کچھ ارادی اور اس کے بعد وہ دل کی جی باگ۔ اس کی طرف بڑھ گئی تھی۔ رکو۔ میں نے بھری ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھ کر آواز دی تو وہ رکو گئی۔ اس کی آنکھیں بھی آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ صرف اتنا تو جانا دو کاوش کہ کیا اسے مجھ سے محبت تھی یا نہیں۔ شادی اس کے یقیناً بھوری میں ہی ہوئی کہ محبت تو بھوری کی محتاج نہیں ہوتی۔ تمہاری کتنی دل چاہیں تو بتا دو گا۔ اس نے سامنے سے شکست لے لی کہ کیا وہ میرے قریب آ کر میرے ساتھ کھڑے رہے؟ میں نے میری آنکھوں میں براہ راست آنکھیں ڈال کر پوئی۔ خستہ خستہ میں کہا۔ وہ تم سے محبت نہیں کرتی۔ اسے تم سے بھلا ختم لگا چکا ہے اور اسے تم سے محبت کیوں ہونے کی تمہارے پاس ہے ہی کیا۔ مجھے خوراس نے بتایا تھا کہ متاہب پہلے ہی سے غریبی کی چکی میں جس رہا ہے میں اس سے محبت کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی تو ایسے شخص سے شادی کیوں کی جو مجھے اپنے کل کی شہزادی مانے کرے۔

متاہب کے ساتھ شادی کرنے کا مطلب ہے کہ ایک غریبی کی چکی سے نکل کر دوسری غریبی کی چکی میں چلی جاؤں سینے کے لئے۔ کاوش نے مضبوطی سے میں کہا اور آخری بات وہ نہیں صرف اپنا دوست سمجھتی تھی اور میں۔ مزید بحث بھانپنا کہ کاوش نے کہا یا پھر شہزادی سے خود کوشت کیا تھا تو اچھا اور مضبوط ہونے کی ایکینک کر رہی تھی۔ اب اسے آسو پوچھ کر کلاس کی طرف بڑھ گئی جبکہ میں اپنے ٹوٹے ہوئے دل کی چکیاں سینٹ ہو کر ہلکی طرف آ رہا۔ وہ تو تم لاپی گئی۔ مجھ سے صرف دو کئی تھی اور شادی کی اور سے کرتی۔ لاچ میں آ کر تم نے اپنی

تعلیم بھی اچھوری چھوڑ دی۔ تو پھر میرے پاس کیوں بیٹھتی تھی، مجھے کیوں ہر بار کہی۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے کہ تم نے مجھ سے اظہار محبت کی جی نہ کی وہ کیا تھا مگر ضروری تو تمیں محبت کا اظہار منہ سے ہی کیا جائے کیا محبت کا اظہار انداز سے نہیں لگایا جا سکتا اور اس کے تو آگے ایک سے میرے لئے محبت پہنچتی تھی۔ ہر انداز میں میرے لئے محبت تھی لیکن اس کی شادی۔۔۔۔۔ وہ بھی اچانک۔۔۔۔۔ دولاپنی کی یا۔۔۔۔۔ رانا جی آؤف ہوئے لگا ان دنوں میں عجیب سے اپنے کا اشار تھا۔ اسے مجھ سے محبت تھی یا نہیں میں جی نہیں پا رہا۔ ایک ہفتہ تک میری طبیعت خراب تھی اور میں نے کالج کا ماحول نہ دیکھا تھا ان دنوں ظن ہے مجھے بہت مسئلہ۔۔۔۔۔ بہت سہرا ساتھ دیا۔ مجھے زندگی کی طرف لوٹنا۔ جب کہیں جا کر میں امتحان دیتے کے لائق ہوں۔ بڑی مشکل سے امتحان دیا مگر اب بھی لے سکتی تھی نہیں ہے میری۔ اس سے پچھڑے چار مہینے ہو گئے ہیں مگر میرے دل کی ویرانی ابھی قائم ہے۔ میں کیا کروں ان سب واقعات کو ایک خوفناک خواب سمجھ کر بھلائی تو نہیں سکتا۔ متاہب نے کہا اور خاصو اسے اب آسو بہانے لگا۔ جبکہ ظور اور جی بھی افسردہ ہو گئے تھے۔ ٹھوڑی دیر کے لئے سب خاموش رہے افسردگی کے دایوں سے۔ لیکن متاہب ابھی نے خاموشی کو توڑ کر کہا۔ تم نے اپنی ساری شوگر سداوی مگر یہ نہیں بتایا کہ حور کا اصل نام کیا تھا؟ ہاں۔۔۔۔۔ سوری میں بتا رہا تھا۔ بھول گیا۔ اس کا نام لائیبہ تھی۔ یہ زہاب کہتا ہے اسے پاس اس کی کوئی picture تو ہو گی ہی مجھے دکھا دے نہیں۔ جی نے تصویر کی فرمائش کی تو متاہب اٹھ کر اپنی کتیاں میں لائیبہ کی تصویر ڈھونڈ لگا اور ایک کتاب سے نکلی تو وہ جی کو دکھائی۔ یہ لائیبہ ہے۔ جی کو قصور دیتے ہوئے متاہب نے کہا تو جی اسے بڑے اطمینان سے دیکھنے لگا۔ وہ بڑا beautiful ہے so very nice۔

تمہاری چوٹیں تو لو جاب ہے۔ جی نے اب یہی تصویر کو دیکھ کر متاہب کو سراہا۔ نظر نہ لگا تو میری لائیبہ کو متاہب

نے کہا۔ نظر نہیں تو وہ ذرا بے حسی کی لائیبہ پر۔ خط لے کر کہا تو سب تھپتھپا رہے بغیر نہ کہ ادا کی باول کی حد تک چھٹ چٹے۔

○

زہیدہ۔۔۔۔۔ زہیدہ۔ لائیبہ نے اپنی نوکرانی کو آواز دی دیں۔ ناشتہ کرنے کے بعد وہ اخبار سے عامل بابا کا پیچہ ایک بار پھر پڑھ رہی تھی۔ زہیدہ جھانڑا ہاتھ میں لے اس کے پاس آئی۔ جی تکم صلا کیا بات ہے؟ زہیدہ نے جھانڑا والا اخبار لہرا کر کہا۔ زہاب کہاں ہے؟ کیا وہ آفس چلا گیا ہے؟ بی بی کی صاحب بی تو ج سوری سے آئی آفس کے کام سے دوسرے گھر چلے گئے انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ جب آپ شادی جائیں تو میں آپ کو بتا دوں کہ صاحب کا بڑا ضروری کام تھا۔ بی اہال اسے چنگا کا مناسب نہیں۔ زہیدہ نے کہا تو لائیبہ کا غصہ دھو دھا کر نے لگا۔ کیا وہ کام کے مسئلے میں دوسرے شہر چلا گیا اور مجھے بتایا تک نہیں۔ میں سوری جی کوئی مرقہ نہیں لے گی کہ اس نے مجھے چنگا کا مناسب نہ سمجھا۔ خیر مجھے تم پر اتنا فرخندہ (دوسری نوکرانی) کیا کرنا ہے جسے پر مضطرب کر کے دوسری نوکرانی کے بارے میں پوچھا۔ جی وہ تو جی بہری وغیرہ کا رہی ہے جہن میں۔ ٹھیک ہے تم ذرا تیرے کو بھر کا ڈی ٹکالے لیکن ذرا تیرے میں خود کروں گی وہ میرے ساتھ نہیں جائے گا اور ہاں میرے جاتے ہی کام وغیرہ اچھی طرح سے کر لینا۔ فرخندہ کے ساتھ باول میں ایک سنگ لگا جانا۔ لائیبہ نے زہیدہ کو بھانڑا تو وہ بی بی کی کبر کو دیاں سے چٹائی۔ کیا کچھ ہو تم زہاب کہ تم مجھے عامل کے پاس لے کر نہیں جاؤں گی تو میں جاؤں سکتا ہوں کی۔ میں اپنا مسئلہ خود حل کروں گی ویسے جی نہیں میری فکر ہے یہ کہاں اس بار ایک نوکار اور دے جا کر مجھے بھی عامل بابا کے پاس جا کر دم لوں گی۔ میں اپنا کام تمہاری غفلت کے جہ سے ڈھلے نہیں کر سکتی۔ میں میرے لئے ایک دن کی بچہ کر کے اور میں۔۔۔۔۔ very nice۔

یہ بونے بغیر آج چمکی باگر سے باہر قدم نکالوں گی۔ چاہے نہیں کتنا ہی مگر یوں نہ لگے وہ اپنے ساتھ بڑائی

ہوئی اپنے کمرے میں آئی انتہائی غصے سے اس کا چہرہ  
لال ہو رہا تھا۔ اپنا پرس اٹھا کر وہ گاڑی سے نکل پڑی۔  
تمہارے سسٹے کا محل ہے کہ تمہیں اس کے لئے  
انتظار کرنا ہوگا۔ حال بابائے لائبہ کو پورا مسئلہ سننے کے  
بعد کہا اور کتنا انتظار حال بابا؟ لائبہ پریشان ہوئی۔ ایک  
جماعت اور تم ایک جماعت مزید صبر کرنا اور دیکھو کہ تم  
جو بھیک خواب دیکھتی ہو یہ محض خواب ہی ہے یا تمہیں  
اس کی تعبیر بھی ملتی ہے۔ بابائے کہا تو لائبہ کی آنکھیں  
خوف سے پھیل گئیں۔ کنگ..... کیا مطلب حال بابا تعبیر  
..... اس بھیک خواب کی مجھے کوئی تعبیر بھی نہیں ملے گی۔ اس  
تعبیر جھرجھری کی۔ ہاں بیٹا ہر خواب کی دکنی کوئی تعبیر  
ضرور ہوتی ہے اور تمہارے خواب کی بھی تمہیں تعبیر مل  
رہی ہے۔ تم چونکہ ہر جماعت کی بات کو خواب دیکھتی ہو تو  
تعبیر بھی نہ کر سکتی۔ جماعت کی رات کوئی نہیں دے سکتا ہے  
تم انکی جماعت کو خواب کے بجائے تعبیر ہی دیکھ لو اور اگر  
انکی جماعت کو ایسا نہ ہوا تو پھر اس سے انکی جماعت کو  
تمہیں اپنے خواب کی تعبیر ملنا اٹل بات ہے۔ حال بابا  
نے انکی جماعت کی بات کر کے لائبہ کے خوف کو دبا کر  
دیا۔ تو حال بابا میں کیا کروں گی؟ جماعت کو آپ  
کہتے ہیں۔ اس کا جواب؟ اس کا جواب؟ میں نہیں چاہتی  
میں اس کے کی ضرورت نہیں، ہمت ہے دن آ جائے  
اپنی آپ بیٹی سنا۔ پھر میں تمہیں تمہارے مسئلہ کا حل  
بتاؤں گا۔ بابائے بہت ڈر کر رہا ہے۔ اسکی سے خوف  
میں مبتلا ہو گئی ہوں۔ میں کیا کروں؟ لائبہ نے رو بہائی ہو  
کر کہا۔ تمہیں ڈرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں خود پر کا تو  
پاؤ اور خدا کو ذات پر کمال ایمان رکھو۔ اچھا کوئی توفیق  
ہی دے دیں۔ تمہیں توفیق کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔  
حال بابائے کہا تو لائبہ کو غصہ آ گیا جسے وہ چھپا بھی نہ  
سکی۔ تمہیں غصہ ہونے کی بھی کوئی ضرورت نہیں اور نہ ہی  
بھہ پر شک کرنے کی کوئی ضرورت ہے۔ میں تمہیں توفیق  
اس لئے نہیں دے رہا کہ توفیق ہے اثر سے ڈراؤنے  
خواب کے جا میں جسے جب تک تم خواب پر دے  
رہیں گے کہ خدا کو اسے دن کو توفیق دے کر اس کی بھول

نے ہارن دی اور میری آواز اس نگوں ہارن میں دو کر  
رہی اور جب تک وہ لڑی کسی کو ملے جا چکی گی۔ میں نے  
ان کا پیچھا کرنے کے لئے کسی پکڑنا چاہی مگر وقت وہ  
میں نہی اور میں واپس آ گیا تمہارے پاس یہ ضروری  
سامان لے کر چلنے کے وقت سے تفصیل بتائی۔  
اگر وہ لوگ اس ضروری سامان کو بے وقت نہیں پھر  
بھی ان کا پیچھا تو کرنا چاہئے تھا۔ نہ ہوتی ہے لائیبہ کی  
پان کی بھی۔ میں کسی کی ذرا نظر نہیں اٹھا میں کسی کے معلوم  
ہو کہ کدھی کسی حال میں سے ٹھیک بھی ہے یا نہیں۔ حرق  
شاہک کر کے آگئے یہاں حالانکہ تمہیں اس وقت نہی  
اپنا غصہ کسی طرح ظہر کرنا ہے اور نہ وہ حیرت کے  
ہی ہوگا (ظہر نے شاید ذرا کر مہتاب کے سامنے کئے تو  
اس نے چپکے کر بیڑ پر ٹھیک دئے) اسے کچھ بھی نہیں  
کا کینک وہ خوف ڈاکھوں میں ہے۔ ظہر نے بے فکر ہے  
کہا۔ کیا مطلب؟ کیا مگر رائے والی لڑکی کوئی دس کی کیا  
جو تمہیں دے دے اور مگر بھی کر دے۔ مہتاب نے  
ظہر کا تیر چلایا۔ نرس تو دس کی اہل بلتہ وہ لڑکی لائبہ ضرور  
کھی۔ ظہر نے کسی تیر انداز میں اس طریقے سے کہا کہ  
پہلے تو مہتاب سمجھ نہ سکا لیکن سمجھ جانے پر اسے حیرت کا  
جھٹکا لگا اس کا منہ مارے حیرت کے کھلے کا لہار دیا گیا۔  
..... لائبہ.....!

○

اسے گھر لانے کے بعد لائبہ کا چاہیک بابائے  
خاندانی ڈاکٹر سے راجھی کی دس کا کہنا تھا کہ اسے بظاہر  
کوئی چوٹ نہیں آئی۔ بڑیاں بھی سلا تیں نہیں بس ڈور  
سے بے ہوش ہوا ہے۔ یہ تو اچھا ہے کہ آپ نے ہر وقت  
بریک کر دئی وہ دوسری صورت میں بڑیوں کا سرمد میں  
میں سکتا تھا۔ پھر حال یہ سب دسویں پر بعد بے ہوش میں آجائے  
گا۔ میں نے آرام کا بیجشن کر دیا ہے آرام کرنے سے  
اس کی طبیعت بحال ہو جائے گی۔ ڈاکٹر کے کہنے کے بعد  
لائیبہ نے سکون کا سانس لیا تھا۔ اس کے بعد ڈاکٹر چلا گیا  
تھا۔ جی اس وقت گیٹ روم میں سوئے ہو پڑا ہوا تھا

کا دل شدت سے چاہا کہ لائبہ پر سوالات کی بوچھاڑ کر دے مگر وہ ایسا کر نہیں سکتا تھا۔ لائبہ بو؟ پیلے جی لائبہ کو دیکھ کر حیران ہوا تھا مگر اب ہونے کی باری لائبہ کی تھی۔ جی..... جی..... میں جی لائبہ ہوں مگر آپ مجھے کیسے جانتے ہیں، آپ کون ہیں؟ میں تو آپ سے مجھے بالی رانہ ہی ہوں؟ لائبہ نے حیرت کا اظہار کیا۔ I know کہ آپ ہم کو نہیں جانتی مگر ہم آپ کو جانتے ہیں۔ actually میرا نام جی ہے اور میں امریکہ سے آیا ہوں اپنے کزن کے ساتھ رہا ہوں، جس نے مجھے آپ کی پتھر دکھائی تھی، جی کی خود مجھ میں نہیں رہا تھا کہ لائبہ سے کس اعزاز میں بات کرے کیا پوچھے اور کیسے پوچھے کہ لائبہ لائبہ سے پہلی ملاقات تھی اور وہ ایسے حالات پر آ کر..... جی اب آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کون کون آپ کی دوست، جیسے آپ باس بری کی تصویر ہے؟ لائبہ مشتعل ہو گئی۔ don't worry جائز آپ غصہ مت کریں آ کی picture جس کے پاس ہے لائبہ نے منہ سے متاب کا نام سن کر لائبہ کی جھڑپیں لے ترتیب ہو گئیں۔ اس نے سبکیوں سے خود کو یکساں لائبہ لائبہ نے سب سے کزن کے ساتھ کیا کیوں کیا؟ میں بہت برا تھا۔ لائبہ کی بات یا بھر دل کی خواہش وہ زبان پر لے آئی۔ لائبہ پھلو بدل کر رہ گئی۔ اس کے چہرے پر ایک سایہ سا بھرا ہوا تھا۔ ہم..... میں آپ کے لئے ہلدی ملازم دو لائی ہوں۔ آپ جائز زیادہ باتیں مت کریں آپ کی طبیعت بگڑ جائے گی۔ لائبہ نے آنکھیں پھیر کر کہا اور فوراً جان میں پہنچی آئی۔ دودھ کر کے نہ کر سکتے تھے وہ دروازہ وہ کسی گہری میز پر بھی کھڑی تھی۔ دودھ گرم کر کے وہ گیٹ روم میں آئی مگر یہ کیسی تھک چکا تھا صوفے سے اور سیزجوں کی طرف چل رہا تھا (جیسے کسی نے اس پر سحر کر دیا ہو) ارے آپ کہاں جا رہے ہیں جی۔ دیکھیں آپ بیٹھ جائیں آپ کو ڈاکٹر نے فی الحال آرام کرنے کو کہا ہے۔ لائبہ نے کہا مگر وہ دستور پڑ گیا پھر مزرک لائبہ کی جانب دیکھا تو لائبہ کا پکرہ کی کیونکہ جی

کی سبزا نکلیں اب لال سرخ ہو رہی تھیں اور اس کا پورا وجود جیسے سمیت دشت میں ڈوبا ہوا تھا۔ لائبہ کے تو روٹنے کو لے ہو گئے۔ وہ دیکھنے لگی۔ اس کے بعد جی سیزجیاں اترنے لگی۔ جی کہاں جا رہے ہو مگر لائبہ کی آواز پر اس مریض نے پیچھے مڑ کر نہ دیکھا اور سیزجیاں اترتا چلا گیا۔ ایسے اعزاز میں جیسے کوئی روباٹ ہو اور ریوٹ کنٹرول سے چل رہا ہو (مگر ریوٹ کس کے ہاتھ میں تھا وہ نظر نہیں آ رہا تھا) وہ سیزجیاں اتر چکا تھا بس اب راپہار میں کڑ کر سنو روم کی طرف جانے لگا تھا جسے لائبہ نے بھی نہ ٹھوٹا تھا یہاں آ کر لائبہ کو بے حد خوف محسوس ہوا تھا (لائبہ کی طبیعت میں سیزجیاں اترنے لگی تھیں۔ جی..... جی..... میں تم جی کہاں جا رہے ہو؟ اسے سمجھیں کہ آ رہی کی تھی۔ جی..... جی..... میں نے سنو روم کا دروازہ دھولا اور اندر چلا گیا لائبہ سیزجیوں پر کڑ گئی دودھ کا گلاس اب بھی اس کے ہاتھ میں وہ بے حد پریشان تھی کہ چائیک اس کی ساعت سے جی کی آواز گرائی۔ Help me please ..... save me please ..... save me. جی کیا ہوا ہمیں؟ لائبہ کے دل کو جیسے کھوسا لگا وہ دل چاہتی تھی کہ اسے کسی کی آواز دیکھی کہ صاف سناں سے روتی گئی (جیسے کسی کو بس سے اس کی آواز آ رہی ہو) اب لائبہ ہانکوں کی طرح سیزجیاں اترنے لگی کہ چائیک اس کا پاؤں کسی تھا اور وہ سیزجیوں پر پہنچی پہلی کی دودھ کا گلاس کی کڑی کڑی ہو چکا تھا۔ چائیک لائبہ کو سنو روم کیلین سیزجی سے ٹکرایا اور پھر وہ میں بس ہو گئی۔ وہ زمین پر اوندھ سے پڑی ہوئی تھی اس کا دماغ آہستہ آہستہ تاریکیوں کی طرف کاغز جلا رہا ہے۔ ہوش ہونے سے پہلے اس نے جی کی آخری کرب میں ڈوبی دلوں چھینیں جی نہیں No.ooo جو کسی گھر سے کنوین سے فی محسوس ہوئی تھی اس کے بعد لائبہ کو لپٹا آپ کی کسی گھر سے کنوین سے لپٹا رہا محسوس ہوا تھا اور پھر اسے سمجھ کر نہ رہا۔

===O===

ہائیں کاوش! جائز تم لائبہ سے جی کا پیہ کر کے ہمیں

انفارم کر دینا کہ وہ ٹھیک ہے یا نہیں..... ارے کہاں کہاں کہ وہ میرا کزن ہے..... اچھا تم مجھے اس کے گھر کا ایڈریس دے دو میں تلخ کوچ کچ دوں گا..... کیا؟ اس نے سنج کیا تھا..... چلو ٹھیک ہے پھر میں انتظار کر لیتا ہوں..... خدا حافظ کاوش! کہ بائیں کرنے کے بعد متاب سے فون رکھ دیا۔ تلخ کی ساری باتیں سمجھ چکا تھا اس لئے پوچھ نہ پوچھا خاموش ہی رہا۔



جب لائبہ کو ہوش آیا تو وہ اپنے کمرے میں اپنے بستر پر موجود تھی۔ اسے اپنے سر میں اور محسوس ہوا تھا اور جسم میں انتہائی قنات۔ اس کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ اس نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں تو فرخندہ اور زبیدہ اس کے سامنے کھڑی تھیں کا دھان لائبہ کی طرف تھا بلکہ بائیں ہاتھوں میں تھیں۔ ہاں، میں تو کبھی ہوں تم بھی اپنے بیٹے کو اس پتھر سکول سے اٹھا لو بھی اپنے کچن کو اٹھا رہی ہوں دن بدن لائق ہوتے جا رہے ہیں جیسے اسکول سے آتے ہیں کی گٹلے کے کندے کندے بچوں کے ساتھ کھینا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ درک کے بائیں میں پوچھوں تو آگے سے جواب دیتے ہیں اماں دیا ہی نہیں۔ میں بھی اسکول کے پرنسپل سے بات کر لی ہے انہیں انھوانے کی مگر وہ غشقیٹ دیتے پر مائی جی نہیں ہو رہا۔ بھانے بنائے جا رہے ہو چاے پھول کے اب اس بارے میں سو بات رہا بات کروں کچن سے لے کر آ جاؤں اور یہ بچوں کے سکول کا مسئلہ خود حل کرے تو نہیں نکلاں اس سکول کے فرغہ اس کا کڑوں پر پرنسپل سے غشقیٹ وہی نکلاں گے۔ کہ فرغہ کی کہی بات اب بات ختم ہوئی تھی۔ ہاں بائی فرخندہ میرا بھی یہی خیال ہے کیونکہ میرے بچے پہلے ہی اسکول سے آ کر آواز دے کر وہاں ہی کرتے ہیں۔ ان میں سے صرف ایک آگے پڑھنا چاہتا ہے کہتا ہے۔ اماں سکول کے بعد کاؤج اور پھر بیوروٹی جاؤں گا۔ باقی دو کا دھیان پڑھائی میں بائیں نہیں ہوتا۔ میں تو سوچتی ہوں ان دونوں کو کیوں میں ڈال دیتی ہوں اور یہی سکول سے غشقیٹ

بھیا کتا تعبیر

لانے کی بات تو وہ تو خود سے آئے گی۔ کیوں نہیں دے گی میں بال نوچ لوں گی سکول کے پرنسپل کے اور آٹھوں میں اٹھیا۔ س..... چائیک اس کی نظر لائبہ پر پڑی جی اس لئے بات نہ بنی ہی رہ گئی۔ ارے اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے بی بی آپ ہوش میں آ گئیں۔ زبیدہ نے کہا فرخندہ نے بھی شکر ادا کیا کیوں لائبہ کو بھی تک یاد نہیں آ رہا تھا کہ وہ بے ہوش کیے اور کیوں ہو گئی تھی۔ چلو بائی فرخندہ بی بی جی کے لئے دودھ گرم کر کے لاتے ہیں۔ زبیدہ نے فرخندہ سے کہا اور دودھ کا لفظ نہ کر لائبہ کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا سارا واقعہ رپائز ہو گیا اور اب وہ جی کے لئے بے حد پریشان ہو گئی اور سخت اپنے کا شکر ہو گئی۔ رو..... اس نے کمرے سے نکلتی ہوئی فرخندہ اور زبیدہ کو کھار تو دونوں کس کس اور سواہی نظر سے انداز دیتے تھیں جی۔ اب لائبہ کچن میں نہیں آ رہا تھا کہ ان سے کیا کہے جی کے بارے میں کہ اگر لائبہ ان سے ایک سوال کرتی تو وہ مومولات لے کر کھڑی ہو جاتی ماں جی بھی جس وقت لائبہ کو بے ہوش حالت میں اپنے گھر لائی تھی اس وقت یہ دونوں تو کرائیاں اپنے گھروں کو جا چکی تھیں۔ بی بی جی کی؟ زبیدہ نے اس کی کیونکہ لائبہ کی روک کر لائبہ کی سوچ میں جوم ہو گئی تھی۔ وہ نہ کیا کیا ہو رہا ہے؟ اس نے اپنے چوک کر پوچھا۔ جلت میں جی فرہ بنا پانی تھی وہ (کچھ دیر جی کچن کے طرف سے کام نہیں کر پارہا تھا)۔ دو بی بی جی اس وقت تو مغرب اور عشاء کے درمیان کا وقت ہو رہا ہے اور کھڑی کی مجھے نہیں آتی کیا کیا ہو رہا ہے۔ زبیدہ نے جواب دیا۔ آپ کو پتہ ہے کہ آپ کو دونوں بعد ہوش آیا ہے۔ آپ کے سر میں گہری چوٹ آئی اور نہ جانے وہ کیا کچن پہنچ چکی۔ لائبہ کے تو فرخندہ کے پہلے ہٹنے سے ہی پیسے ہوش آ گئے۔ اس کی جرابی و پریشانی ایک مڈگی ہو گئی۔ مارے سے چینی کے اس نے اٹھنا چاہا مگر سر میں میس اس اٹھی اور قنات کی وجہ سے بھی اٹھ نہ پائی۔ بے کسی سے دوبارہ اپنے آپ کو ڈھیل چھوڑ دیا۔ کیا کہہ دیا یا اس نے۔ اب جی کس حال میں ہو گا۔ لائبہ



نے روہانی ہو کر پوچھا اور جی کے لئے جیسی بڑھ گئی۔  
 نہ۔ نہ بی بی آپ اچھے صحت ڈاکٹر نے نسخہ کیا ہے  
 آپ نے جس عمل آ رام کر ہے ہم آپ کی سہا کے لئے  
 ہلدی والا دوا دلا دلائے ہیں جسے پینے سے آپ میں اثری  
 آ جائے گی پھر آپ آسانی سے انھیں گلے کی ٹھیک ہے  
 بی بی اب ہم جائیں بچن میں؟ میں دودھ گرم کروں گی اور  
 یہ کھا کر گرم کرے گی۔ فرخندہ نے زہیدہ کی طرف اشارہ  
 کر کے کہا۔ ہاں ٹھیک ہے مگر یہ تھاکو کم تو لوگوں نے ان  
 دودھوں میں شکر کی صفائی کے دوران سٹوروم کی صفائی  
 کی یا نہیں؟ لائیبے کے استفسار پر فرخندہ اور زہیدہ دنگ رہ  
 گئیں کیونکہ لائیبہ نے تو بھی کئی مشورہ کی صفائی کے لئے  
 ان دودھوں سے نہ کھا تھا وہ خود بھی کئی مشورہ کی  
 طرف نہیں گئی تھی۔ لائیبہ لائیبہ کو سٹور سے بے خوف آتا  
 تھا اور وہ تو کول کو بھی دہا جانے سے منع کرتی تھی مگر  
 آج۔۔۔ آج اس نے ایسا سوال کیوں کیا؟ دودھوں  
 کو گرم کرنا حیرت کا ذکر نہیں۔ نہیں بی بی جی ہم تو مشورہ کی  
 طرف گئیں ہیں نہیں۔ زہیدہ نے کہا۔ اچھا مجھے دودھ  
 دینے کے بعد مشورہ کی صفائی کر کے چلی جانا تم دودھوں۔  
 لائیبہ بات دودھوں کو گرم کرنا تو بری لگتی تھی کیونکہ دودھوں  
 اس نام تو گھر میں ہی ہوتی ہیں مگر آج لائیبہ کی وجہ سے  
 رکنا پڑا تھا اور اب یہ مشورہ کی صفائی۔۔۔ ٹھیک ہے بی بی جی  
 مگر آپ تو خود نہیں۔۔۔ (چپکے مشورہ کی غماضوں ہو گئی)  
 ٹھیک ہے بی بی جی جیسے آپ نے فرخندہ اور دودھوں  
 کر کے سے باہر نکل گئیں۔ لائیبہ نے مشورہ صاف  
 کر دینے کا قصد کیا۔ ہانا تھا حاصل بات تو جی کی تھی جس  
 کے لئے لائیبہ نے حد پریشان تھی۔ کیا وہ اب بھی مشورہ میں  
 ہوگا۔ وہ زہیدہ کو باخدا خواستہ۔۔۔ اس سے آگے لائیبہ  
 سوچ نہ سکی۔ فرخندہ دودھ گرم کرنے میں مصروف تھی جبکہ  
 زہیدہ کھانا گرم کر رہی تھی اور ساتھ میں دودھوں کی صفائی بھی  
 زور دے رہی تھی اب تک دودھوں مشورہ کی صفائی پر  
 بحث کر رہی تھیں مگر اب باتوں کا رخ بدل گیا تھا اور اب  
 ان کی منہم ہونے والی بحث شروع ہو گئی (اس لئے لائیبہ  
 دودھوں کو اٹھا ہوئے نہیں تھی جی مگر آج جو منہم باخدا

تھا سے بھلا کیے ہاتھ سے جانے دیتیں) آئے ہائے کیا  
 ہو گیا ہے نہیں۔۔۔ مجھے تو ہم بائیں نکل دکھائی دے رہی  
 ہو رہی ہیں۔۔۔ لائیبہ نے بچوں کو سکول سے اخوار میں۔۔۔ شوہر کو  
 تو کرسی سے نکلنے کے سوچ رہی ہوں اس کے کھڑا ہونے  
 اور مجھے کئی بھی مشورہ دے رہی ہو کہ میں بھی یہ چاکری  
 چھوڑ دینی چاہئے۔۔۔ نہ۔۔۔ گرم کرنے سے یہ چاکری چھوڑ دی  
 تو پھر ہم کیا کریں گے کیا باؤل بننے کا ارادہ ہے؟ فرخندہ  
 نے زہیدہ کی آؤٹ چانگ باتوں سے شک آ کر اسے  
 چھوڑا۔ ہاں بائی فرخندہ دیکھ لینا فیشن میں آ کر ہم دودھوں  
 کیساتھ ٹھیک چاکری کے۔ زہیدہ نے جس کر کہا۔ ہاں لوگ  
 بھی کہیں گے کہ فیشن میں دو۔۔۔ نہیں آئی ہیں۔ فرخندہ  
 نے کہا تو دودھوں نے دی دی آؤٹ میں قہقہہ لگایا۔ لائیبہ کو  
 دودھ دینے کے بعد دودھوں سٹوروم کی طرف گئیں تاکہ  
 اس کی صفائی کر دیں۔ لائیبہ ایک کچی کی طرف سے  
 پریشان تھی اسے کچھ نہیں آتا تھا کہ یہ سب کیا ہو رہا  
 ہے اس کے ساتھ۔ وہ خود بھی اٹھ کر مشورہ کی طرف جانا  
 سکتی تھی اور سوچ سوچ کر اس کا داغ باغ ہو گیا تھا۔  
 تھوڑی دیر بعد ہی فرخندہ اور زہیدہ پریشانی کے عالم میں آ  
 گئی۔ بی بی جی ہم نے بہت کوشش کی مشورہ کا دروازہ  
 کھولنے کی پر چاہی استمال کی مگر مشورہ کا دروازہ کسی  
 صورت کھل نہیں رہا۔ زہیدہ نے تاویل پیش کی۔ لائیبہ کو  
 حیرت کا جھجکا لگا۔ اسے اچھی طرح سے یاد تھا کہ مشورہ کا  
 دروازہ لاک کی جگہ تھا جس سے اس کے سامنے سی تو  
 کھولا تھا۔ اچھا۔۔۔ اچھا۔۔۔ مشورہ دودھوں میں کر کے رکھ دینا بی بی  
 اور ذکر کو باؤل لائیبہ نے پریشانی چھپا کر کہا۔ بی بی جی  
 ذکر کی بیوی پانچواں سی لے دے گاؤں چلا گیا تھا جی  
 گیا ہے اور آج اس نے اپنے بیٹے کو بچپنا سے چوکھار دی  
 کرنے کے لئے اور گرم دین بائی آج طبیعت خراب  
 تھی ان کے گھر سے میں روکتا تھا اس لئے آپ نہیں بھیجوا  
 جانا یہ پڑا۔ دودھوں نے نہیں کہا تھا کہ بی بی جی  
 ہماری طرف سے معذرت کر لینا کیونکہ دودھوں اپنی اپنی  
 جگہ بچھوڑتے۔ فرخندہ نے کہا تو لائیبہ مزید الجھ کر رہ گئی۔  
 اچھا تم دودھوں یہ تھاکو کم نے مشورہ سے قسم کی آؤٹ

نہیں میں یا کسی کو مشورہ سے نکلے ہوئے تو نہیں دیکھا؟  
 پریشانی کے عالم میں لائیبہ کے منہ سے یکدم نکل گیا جس  
 سے وہ خود بھی نام ہو گئی۔ نہیں۔ دودھوں نے ایک زبان  
 ہو کر کہا۔ بی بی جی مشورہ لاک تھا تو بھلا اس میں کوئی جا  
 کیسے کھلا تھا۔ باہر لکنا تو پھر دودھ بات ہے زہیدہ نے  
 کہا۔ مشورہ لاک نہیں تھا لائیبہ کے منہ سے کھانے کے عالم  
 میں لکنا تو زہیدہ اور فرخندہ نے ایک دوسرے کو حیرت  
 سے دیکھا اور پھر لائیبہ کو یوں دیکھنے کی جیسے اس کی ذہنی  
 حالت پر انہیں شبہ نہ رہا ہو۔ مگر بی بی ہوا کیا ہے؟ آپ  
 نے ایسا کیا۔۔۔ فرخندہ اور فرخندہ نے ایک دوسرے کو حیرت  
 بانہ فرخندہ کو بی بات نہیں ہوئی۔ اصل بات یہ ہے  
 کہ بی بی جی طبیعت کی ایک تکبیل نہیں ہے اور ان  
 کی دواؤں کا وقت کسی ہو گیا ہے میرے خیال میں نہیں  
 بی بی جی کے کھانا لانا چاہئے تاکہ وہ کھانا کھائے  
 بعد دوا کے کرو سوجا تو ذہن کو آرام آ جائے گا۔ زہیدہ  
 کی بے باکی پر لائیبہ کی دیکھ تن گئیں۔ کیا مطلب ہے  
 تمہارا مجھے پائل بھی رہی ہو؟ میں نے جو بچہ کہا ہے سو  
 فیصد درست ہے۔ لائیبہ نے دھجے لہجے میں غصے نکالا تو  
 زہیدہ گھبرا گئی۔ نہیں نہیں بی بی جی میرا یہ مطلب ہے کہ نہیں  
 تھا میرا غصہ میں غصہ میں۔۔۔ لائیبہ میری امان گئی  
 کہ جب ہندہ بیمار ہوتا ہے تو اس کے منہ سے عجیب و  
 غریب قسم کی باتیں۔۔۔ بس، اب تم دودھوں دینے ہو جاؤ  
 یہاں سے۔ جب میرا دل چاہے گا کھانا کھائے کو تو زہر  
 مار کر لوں گی اور دودھ بھی لے لوں گی۔ لائیبہ نے غصے سے  
 زہیدہ کی بات کاٹ کر کہا تو واقعی دودھوں دینے ہو گئیں اپنے  
 اپنے گھر لائیبہ کو۔ لائیبہ نے دیکھ کر اسے ہنسے ہنسے  
 سوچنے کی۔ جتنا بھی وہ سوچتی اتنی ہی الجھتی چلی  
 جاتی۔ اب تو زیادہ سوچنے کی وجہ سے اس کا ذہن بار بار  
 تاریکیوں میں چلا جاتا اس لئے وہ ہنسنے لگا کہ کچن میں  
 آئی اور دین تو اسے کھانے کے کھانے اور ہستہ ہستہ  
 کر کے میں داپس آ گئی۔ اسے زیادہ پر بھی رہ کر دھماکا  
 رہا تھا کہ اس نے ایک بار بھی نوک نہ کیا تھا کیا اس  
 کے آفس کا کام اتنا ضروری تھا کہ وہ اپنی بیوی تک کو

بھول گیا تھا۔ وہ ہیڈ ریسٹ گئی کہ ایک کون کی تیل بنج  
 اٹھی اس نے سوچ کر غصی سے فون اٹھا کر کنا کو لگایا  
 کہ زیادہ ہو گا مگر وہ کاؤشنگی ملک ملک کے بعد اس نے  
 جی کے بارے میں پوچھا تھا۔ لائیبہ کا رنگ فق ہو گیا۔ تم  
 مہتاب سے کہا کہ۔۔۔ اچھا تم ابھی مہتاب کو فون مت  
 کرنا کی کہ بارے میں میں نہیں پھر بتاؤں گی۔ ابھی  
 وہ باؤل میں ہے اور خبریت سے ہے جس کی کمیٹ  
 رہتے ہیں اس کا ڈرائیو آ جائے تو میں خود فون کر کے  
 تمہیں مطلع کروں گی۔ یہاں آؤ گی تم؟ نہیں بی بی جی  
 یہاں مت آؤ میں خود تم سے ملے آؤں گی۔ اوکے  
 ہائے۔ لائیبہ نے جلدی سے فون ڈسکٹ کر دیا۔ اس  
 نے سکون کا سانس لیا اور سونے کے لیبٹ بھی مگر  
 اسے پھر اس سوچ نہ آ لیا۔ کئی زیادہ بھی مہتاب بھی  
 جی۔۔۔ میں پھر سے بار بار اس کے ذہن میں لکھ  
 ہونے لگتے اور وہ پھر اپنی۔۔۔ دل تو چاکر بھاگ کر مشورہ  
 رو چلی جائے تو جی کا تو سراں ہی جی جائے گا مگر ایک تو  
 اس کی صحت اجازت نہیں دے رہی تھی۔ مشورہ جانے  
 کے لئے نہیں تھی۔ اس لئے اسے اپنی  
 سوچ کی لٹی کر پی کیونکہ مشورہ کے دروازے سے کون  
 ساکل جانا تھا اس کی سوچ میں سوچیں میں گھری وہ نہ  
 جانے کہ ٹینڈر کی داپوں میں اترتی بی بی جی۔  
 آج پھر تھا لائیبہ کی آنکھ آٹھ بے عمل تھی۔ اس  
 کی زور کی بھی کی حد تک دینے ہو چکی تھی۔ وہ آہستہ سے  
 اٹھی مگر ساتھ چھوٹنے کے بعد اس نے سوچا کیوں ناں  
 زہیدہ اور فرخندہ کے آنے سے پہلے مشورہ خود چیک کر  
 لوں۔ اس چال کو اس کی خصوصیت جگہ سے اٹھا یاد پھر  
 مشورہ کے دروازوں سے پر ایک ایک چالی چیک کر کے  
 دروازے سے بھی نہ کھلنے کی قسم کھا رہی تھی اس لئے  
 کھلا۔ اب ایک اس کے ذہن میں عال بابا کا خیال آتا تو  
 وہ کھانے فون کے پاس بی بی اور عال بابا کا نمبر ناٹے لگی۔  
 فون بابا نے اسے اٹھا تھا لائیبہ نے فون پر ماری صحت  
 حال بابا کے گوش گذار کی مگر بابا کے لئے جواب پر وہ  
 بھج کر رہی۔ بی بی جی آج میرے تم جمعرات تک انتظار کے

علاوہ تمہارے پاس کوئی اور چارہ نہیں اس کے بعد ابا نے فون بند کر دیا تھا۔ اب لائبرے پر بیٹانی کے عالم میں زائد کا خبر لڑوا کیا تو اس کا ٹیسرہ بندھا۔ لائبریکو بڑا غصہ آیا تو گوہر طرف سے مایوسی ہی باپوی سے۔ اس نے سوچا کہ انھیں بھر آئیں۔ باپوی بھی ضرور گھر ہر طرف سے نہیں تھی۔ اس طرف سے تو گریز نہیں تھا جس جہاں سے سب کو سب پکچہ پتا ہے۔ باپوی کو یہ حالات اور انصاف کی طرف سے نہیں تھے پیدا کیا اس کی طرف سے تو دیر ہو سکتی ہے مگر انداز میں اس نے اپنا مسئلہ اس ہستی سے شیر کرنا مناسب ہی نہ سمجھا تھا۔ اس نے تو جج کی نماز بھی نہ پڑھی تھی۔ تقاضا پڑھ کر تیسرہ کروہ تو اس فرض سے غفلت رہ کر رہی تھی۔ دین سے لاپرواہ دور ہوتی جا رہی تھی اس لیے اس کی گرتی چلتی جا رہی تھی۔

زہیدہ اور فرخندہ آ جانے کے بعد لائبرے انہیں ضروری سامان بہا دیا اور دو کاش کے گھر چل پڑی۔ دس منٹ کی دوڑا ٹیک کے بعد اب دو کاش کے گھر چل پڑی۔ باہر کھڑی ان کا دروازہ کھٹکھٹا رہی تھی۔ اندر کاش کی بوڑھی دادی اس بیٹی سے کھانے کی مشغولی تھی۔ وہ بوڑھی دادی ان کا (بھواد چاچھی ہے) تن میں بیٹی دسک سن رہی تھی مگر کہیں باپوی کی کس گھر پر موری ہے۔ آخر کار کاش کو کمرے سے لٹکانی پڑا۔ اسے دادی اب اس باہر دروازے پر کب سے کوئی دسک دے رہا ہے پر اسے یہ سن کر اس کی آنکھیں ہی تپتی ہیں۔ کاش نے انجان کن کر خرابی کی ہے کیا تو دادی ان ماں سے جتنے کے اندر سے جھانک کر اسے دیکھا کیونکہ کاش نے بات اونچے آواز میں نہ کی تھی۔ اسے ہاں بیٹا ہمارے سٹلہ دادی بھی قسم کے ٹوک ہیں کہ کب سے کوئی ان کے دروازے پر دسک دے رہا ہے پر اسے کوئی ان کے دروازے پر دسک دے رہا ہے۔ دادی نے زیر لب کھٹے دالوں کو صلوامیں تائیں۔ اسے دادی اب دسک ہمارے دروازے پر ہے جو رہی ہے۔ کاش نے کہا کہ دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ کہاں ہے گھر..... اسے ہمارے محلے میں ہے۔

لوگ شاید سننے آئے ہیں تو یہ ہے لڑکی تم نے مجھے بتایا

[illegible]

فَس دلی جبکہ دلی تائیں بغیر نہ رہ سکی۔ وہ ..... وادی  
اب میں آپ کو کیا تاؤں وہ ہری گاڑی کے سامنے آ  
گیا کیا ..... وادی ..... کسی کی گاڑی کے بارے میں جو  
ری ہوں کسی کوں ہے اور تم نے وادی کے قصبے شروع  
کر دیئے۔ وادی نے لائبہ کو بھی خواہ بہار چلائی تو وہ  
وقت میں ملتا ہوئی لائبہ میر خیال ہے میں جہن میں  
جانا چاہیے۔ وہاں جاتے ہیں تائیں کے اور با ہمیں  
ہوں لی اور ویسے بھی گھر میں میرے اور وادی اماں کے  
علاقہ کوئی نہیں۔ یہاں گھر تو میں کوئی بات نہیں کر سکتے  
کیونکہ وادی اماں ہر بات میں ایک اثر اور اثر ہے  
سبھیں کی۔ کاوش نے کہا تو دونوں اٹھ کر چلے جاتے  
گئیں۔ ..... کون سا قرض؟ وادی اپنے ساتھ  
پر ہوا میں ..... لائبہ نے سب کچھ کاوش کو سنایا تو وہ بھی  
خوفزدہ ہوئی اور لائبہ خوفزدہ رہی گی۔ وہ مجھ دوست میں  
مستجاب سے جھی کے بارے میں پوچھ نہیں کہوں گی۔ پہلے  
میں جھی کے بارے میں پوری معلومات حاصل کروں پھر  
تہیں میں جھاؤں لی تم مستجاب کے پاس کر اسے بتا  
دینا۔ لائبہ بہت پریشان لی کہ کاوش کے بے بات کر  
کے ہی اس کے دل کو بھجھ بھجھ ہوا تھا اور اس کے بعد وہ  
گھر آگئی گی۔

شام کے وقت لائبہ اپنے کمرے میں آرام کر رہی  
تھی کہ زبیرہ بدحواسی کے عالم میں بھاگ کر کمرے میں  
گھس آئی وہ ..... وہ ..... لی لی جی ..... اسے بچا بیٹے،  
اور مہ جائے گا ..... اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔  
وہ اس کی طرف سے خوشی کی طرح جی رہی تھی اس لئے اس  
سے بات کر مئی مشکل کر رہی ہو گی، کیا کیا، کیا کیا  
شاب بک رہی ہو؟ لی لی جی وہ باجی فرخندہ منور میں چلی  
گئی گی اور پھر فرس اس کی بیٹیں ہی سنائی گی تھیں۔ لی  
لی جی آپ آئیے ناں میرے ساتھ خفا کے واسطے۔  
فرخندہ کی باتوں نے لائبہ کو برت خوف کے سمندر میں  
ڈوبوا ایک خوف کی لہر اس کی ریڑھ کی تل میں سرایت  
کر گئی تھی۔ دونوں بھائی بھائی منور روم کی طرف  
نہیں منور روم کا دروازہ کھول کر آگئے، کوشش کر رہے

[illegible]

[illegible]

ہوتی جا رہی تھی۔

○

آزخارا جھرتاں کا دن بھی آج گیا۔ لائبہ نے نکل ہی سے سب کو رولوں کی عادی چوٹی کر دی تھی۔ زابد کا بھی بچہ تھیں۔ پچھلے ہفتہ۔ لائبہ زابد کی طرف سے بھی ہے حد پریشان کی اور آج تو بے حد خود غور ہوئی تھی۔ کبھی بکھار تو خوف سے جھرجھری لے لیتی۔ پچھلے آج کیا ہو گا میرے ساتھ کتنی ضروری تو تھیں کہ میرے ساتھ جہاز بھی تو ذرا بوندہ آج ہی اس جہاز کو چاہئے۔ دوسری بات سوچ کر وہ کچھ پر سکون ہو جاتی کہ پہلی سوچ سے وہ دوبارہ افسردہ ہو جاتی۔ آج کا سارا دن بھی زابد کے انتظار میں کر لیا۔ لائبہ کو زابد کی بھی کچھ پچھری سکون کا نام دور دور دور اس کی زندگی میں تھا۔ اب دولت اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی اس کا سمسٹر تک اسی دولت کی وجہ سے اس سے دور تھا اور وہ بیٹے۔ اس رات ہوتے ہی وہ اپنے کمرے میں دھک کی تھی اور باہر آگئی۔ اس کی طرف انتظار میں تھی کہ اب اس کے ساتھ کیا ہو گا کیا وہ اس کی مقابلہ کر پائے گی یا نہیں۔ یہ کتنی عجیب ہی بات ہے۔ کتنا عجیب ماحول ہے جس کا جواب شاید خود اس کے پاس آئے۔ آپ کو ہر طرح سے سمجھا دیں کہ ہر طرح سے کوشش کر رہی تھی کہ خوف سے باہر آجائے مگر کسی طرح سے بھی اس کا خوف نہ لگتا تھا۔

جب رات کے بارے کو نہ دیا جائے ہوئے بھی اسے کمرے سے باہر آگئی۔ بالکنی میں آکر بیٹھ کر ہونے لگا۔ اسے منظر پر کھڑی تھی۔ بائیں جانب دور دور ایک زمین اٹھنے لگتی تھی۔ اسے زابد..... اس سے جھرجھری لے کر نکھار رہی تھی۔ زابد میں گھر سے باہر کی کاہل دکھائی دیتے ہوئے پچھان بھر بھاگ کر زمین پر اترنے لگی۔ وہ ہاتھ بٹکے گھر سے باہر آگئی تھی۔ کیا اب تو زابد وہاں نہیں تھا۔ لائبہ خوف سے کانپتے ہوئے سامنے درخت کی بوڑھی کا کہو سکے۔ وہاں کیا ہو گا۔ اسے پیچھے کی طرف سر اٹھا کر احساس ہوا تو اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا اور درخت اسے گھر

کے صمد دروازے پر پڑی۔ اسے محسوس ہوا جیسے کوئی آواز  
گیا۔ ہوسا لائبریری کے کچھ کتبے کی دہ بتائی گئے تھے کہ  
میں ٹیکٹ کو دیکھ کر یہی کہی پھر اچانک اس کی نظر سامنے  
بالکونی پر پڑی تو اس کا اوپر کا سانس اور درہنچے کا سانس  
بچھے رہ گیا کیونکہ بالکونی میں زلمہ کھڑا تھا۔ لائبر  
ری کے کھر کھر میں اس کی اور بھاگتے ہوئے کسی نے اس کی  
بیز جیوں کی طرف بڑھتے ہی دیکھے تھے اس کی آنکھیں  
اچھل اچھل جاتیں۔ وہ غلٹ میں بیڑیاں پر سچی ہوئی  
بالکونی میں اگلی کمراب وہ بالکونی میں بھی نہ تھا۔ لائبر  
ری کچھ کچھ دور تھا۔ اسے اسے ذہن پر غلبہ ہوا تھا کہ  
کنہوں وہاں تو نہیں ہوگی یا نہیں وہ خواب تو نہیں دیکھ  
رہی۔ اس نے کئی بار ہاتھ پر چٹکی لے لی اس پر بھی دو تین  
کچھ رسیدے کہ مر وہ خواب نہیں بلکہ اس حقیقت تھی۔  
اسے کچھ سمجھیں آ رہی تھی۔ لائبریری کے اسے اچانک اس  
کا ذہن شور ورم کی طرف چلا گیا اور وہاں بیڑیاں اتر کر  
جسم میں ایک مستحکم دیوڑھی اور وہاں بیڑیاں اتر کر  
شور ورم کی طرف آ رہی۔ شور ورم کا دروازہ کھلا ہوا تھا  
یعنی نیم اور تھا جسے دیکھ کر لائبریری دیکھ رہی تھی۔ شور  
دروازہ آج کھلا ہوا ہے۔ صبح آج مجھے میرے خواب کی  
تعبیر مل جائے گی۔۔۔۔۔۔ میں زلمہ شور ورم میں تو نہیں  
چلا گیا؟ ہاں وہ شور ورم میں ہی ہوگا۔ اس نے خوف  
سے جھپٹا ہوا تھا۔ شور ورم میں جس کی اس نے جس کی  
گھس گھس اور تھا۔ وہ پہلے کسی شور ورم میں نہ آئی تھی  
آج پہلی بار آئی تھی۔ اس نے دیوار پر ہاتھ مارا یہ سوچ  
کر کہ شاید یہاں کی لائبریری بھی سوئس کتب خانہ کی جاتے اور  
واقعی طور پر کسی کوشش کے بعد اس کی انگلیاں اس کی جبین کے  
ساتھ لگ سکیں۔ اس نے جلدی سے دیا تھا اوپر دیوار پر  
تین رنگ کا شور ورم کا بلب آگیا جس کی جلد میں  
روشنی میں شور ورم کا بلب نظر آ رہا تھا لائبریری  
اس میں ہرگز دیکھی نہ لی۔ شور ورم کی زمین کی ہرگز  
آدھوں۔ لائبریری زمین میں ایک چوکور سورج نظر آ رہا  
لائبریری کے پاس آئی اس میں چھانکا تو اسے بیڑیاں  
نظر آئیں جو نیچے کی طرف جا رہی تھیں۔ یعنی یہ ایک تہ

خانہ تھا۔ لاسب کا خوف کہ اور تیس بارہتا جاتا تھا۔ وہ  
تہ خانے میں اتر گئی جس کی شروع شروع دانی یہودیوں  
پر لڑے سطور سے ابلی بلی روشنی موجود تھی اور آخری  
یہودیوں نے تہ خانے میں موجود سرخ زرد لاشت کی بدم  
کی روشنی دم زہری سی جبکہ یہودیوں کے پیٹوں سے لالہ  
اندھیرا تھا۔ وہ یہودیوں کے چوچ کھڑی ہو گئی۔ سامنے  
کا محظوظ لالہ دینے والا تھا جبکہ تیس سطور پر تہ خانے  
موجود تھا اور بدو کے مجھ سے لاسب کا ایک ناف کھینچ  
تھے اس نے دوپٹے سے اپنی کانک چھپائی۔ سامنے زاہد  
اور کوئی اور عمر کا بڑا کھڑے تھا۔ زاہد کو دیکھ کر لاسب  
چمک پڑی اور بڑے سر کو دیکھ کر تھک گئی تھی۔ ان دونوں کا  
دھیان لائینہ نہ تھا۔ لائینہ نے دائیں جانب نظریں  
دوڑائیں تو لاسب کی نظریں خوف سے پھیل کر ایک  
جانب روک گئیں لیکن ان دونوں کے قریب ہی تو بھی  
اور فخرہ کی ادرہ کی لائینہ تھیں۔ اس کی طرف سے اور  
زحانوں کا ایک بڑا ہوا تھا۔ لائینہ ایک چکر اورد گئی۔  
بڑی مشکوں سے خود کو سنبالا۔ کیونکہ اس وقت تو وہ ہر  
پے ہوئی ہوئی ہو تھیں جانتی تھی وہ مشکل سانس روکے کھڑی  
تھی۔ کئی اور فخرہ کی موت پر اس کی آنکھوں سے آنسو  
رہاں تھے۔ زاہد کی حقیقت اس پر آشکارا ہو چکی تھی۔  
اس کے گمراہ دکھ ہوا تھا۔ وہ ایک لمحے میں سمجھ گئی کہ زاہد  
جادو کر رہا ہے۔ لڑے سطور اور جادو کر ہو گا جو ہمارے گھر  
کے افراد کو کھڑے کر دے گا۔ وہ یہودیوں کی طرف منہ کر کے  
خانے میں اس کا شکر کر دیتا ہے۔ وہ سطور کے دروازے  
پر بھی لپکتی اس کا گھر ہو گا جو اس نے جان بوجھ کر کیا ہو گا۔  
کیا مطلب ہے تمہارا میرے صرف دو شکلوں کی ضرورت  
ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ ارادہ تو کر دوں گی آج کیونکہ  
آج کا شکوہ نہ ملا۔ اس سے کہے ارادہ تو کر دوں گی آج  
میں نے شیطان دیکھا تو کھڑے نہ تھا تو وہ بھی میری جان  
نہیں چھوڑے گا اور اگر اس نے یہاں لالہ کھینچا ہے سامنے اس  
بوی ہر چہ چھوڑ دے گا۔ یہاں لالہ کھینچا ہے سامنے اس  
کی دونوں گاتے۔ دوسری شادی کر لیتا کیونکہ تمہاری  
بوی کی گھنٹی کی جھونکی میں دی گئے۔ بوڑھے کی باتوں پر





اور مرد ہو چکا ہے۔ انہوں نے مجھے یہ بھی بتا دیا وہ اپنے آپ کو اس طرح سے بجا سکتے ہیں کہ میں اس کے ہر جہز کو ایک نندہ دلوں اور کسی بھار جہز اور ہفتے کو کسی جنہیں مار کر وہ ان پر چل کر کے شیطان دیتا کو خوش کر دیتے اور شیطان اس خفتیاں سے کہ اس کی مدد کرے، شیطان کو خاتون کو مارنے کے لئے آئین اٹھانے کے بعد میں آزاد ہو گا وہاں جا کر اردو بارہ سے مسلمان ہو کر کافی دینا کو خبر پاؤ کہ یہ معمول کے مطابق زندگی گزاروں گا مگر میں نے ساجد بھائی کی بات سامنے سے انکار کر دیا تو اس نے مجھے بھائی کو نے واسطہ دیا، ماں باپ کے واسطے دیکھے کہ میں پھر بھی انکار کیا۔ تب وہ صبر ہو گیا اور مجھے دیکھ دی کہ اس کا رنگ ہے اس کی بات نہ مانی تو وہ میرے بارگاہی روح کو نکال دیا کی کہ میں اس کی بات نہ مانی تو وہ میرے لے سکتا ہے۔ یہ سن کر مجھے بے حد خوف آیا اور میں مجبور ہو گیا اور ان کی سن مانتی ہی پڑی اس لئے میں ہر جہز کو کسی کی بندے کا انتظام کر کے اس کے پاس لے جاتا۔ اکثر یہ کام میں رات کو کیا کرتا تھا۔ پھر میں نے سوچا کیوں نہ کسی عادل کو بلا کر شیطان کو خاتون کو اس کے ذریعے سے مارا دوں اس طرح میری آواز آتی ہو جائے گا۔ میں نے ایسا ہی کیا اور ایک عامل کو لیا اور کہا کہ جیسے ہی ہمارے گھر آیا اسے میرے بھائی کے حجرے کے بجڑ لیا اور وہ بھاگ کر شور مچا کر آیا اور تب خانے میں جا کر اپنی جان گواہی۔ تب میرے بھائی نے مجھے بہت ڈانٹا تھا اور مجھے سے استفسار کیا کہ میرا اڑاساں اسے مارنے کو ملتا تو نہیں دیا۔ میں نے اس کی سر ہلائی تو اس نے کہوں کہ بتاؤں اور دوسرے دن بھائی نے مجھے فوراً شادی کرنے کو کہا۔ اصل میں میری شادی نہیں کرنا چاہتے تھے مجھے ایک طرح سے ہتک سہل کرنے کا ایک ذریعہ ڈھونڈا تھا اس نے۔ انہوں نے مجھے نہ صرف شادی کرنے کو کہا بلکہ ملازمین بھی رکھنے کو کہا۔ پہلے میں نے ان کے کھنکس میری ملازمین نہ رکھے تھے اور نہ ہی شادی کی کہ تو کتب میری چوٹی اور ملازمین ان کو خوف میں بکڑ کر مری نہ

پاک۔ مگر اب تو ہماری نے خود کہا تھا۔ یہ بہت ہی تمہیں پسند نہیں کیا۔ کونج جاگتے ہوئے میں اکثر دیکھا کرتا تھا اور میرے جس نے تمہارا اچھا تمہارے والدین سے لگا اور یوں ہماری شادی ہو گئی۔ ملازمین بھی رکھے۔ اب صرف دو تھے۔ جس کو میں اس کو مارنے کے بعد ہماری شیطانی طاقتوں کو ختم کر کے زادو جان کے جسمیں سے تمہیں شادی کے بعد میں نے ہماری کونج بہت بات بات پابندی سے مانتی شروع کر دی تھی کیونکہ مجھے زادو جان کہیں وہ تمہیں مارنے کی دیکھی دوندے دیکھیں آج کی رات جب میں نے غفلت برتی تو اس نے مجھے خوار بلکہ سبیل کرنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے کہا اور خاموش ہو گیا۔ مجھے اس کے بعد تو مجھ میں گریں تھیں کہ اس نے مجھے شکار کا بندو بست کیوں نہیں کرتے۔ دیکھو یہ اول صاف ہے تمہارے لیے اب جلدی سے۔ لائیب نام ہو گئی کہ وہ اپنے شوہر کو کیا مشورہ دے رہی ہے کہ وہ پورے لائیب لے گئے۔ جسے ساجد شیطانی طاقتوں کو دے گا۔ جسے بعد ازاد ہو جائیں گے وہ مسلمان۔

اب چاہکے زادو جان پر چڑھا گیا۔ لائیب نے چپک کر کہا کہ اس جانب دیکھا۔ اولاد کی بابت میں کسی نہ کسی پانچا تھا کہ اس نے تیرے بدلے لے گا اور وہ اندھ کر کرے سے باہر جانے لگا۔ کیا ہوا؟ لائیب نے حیرت سے پوچھا تو اس نے غر کر لائیب کی جانب دیکھا اس کی لالہ سرخ آنکھیں اور دہشت زدہ چہرہ دیکھ کر لائیب کی تمام کردہ کی خوف کے مارے اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ پھر وہ کہہ کر دوبارہ منہ سے نکلا۔ نہیں زادو جان تمہیں مرنے نہیں دوں گی۔ وہ زادو جان پیچھے بدحواس میں بھاگی۔ وہ زیریں اتر چکا تھا اور ادراہ تیرہی سے زیریں اتر رہی تھی اس کو چاہکے اس پاؤں پھیل گیا۔ لائیب کو یوں سختوں ہو جانے کے لیے اسے دھکا دیا ہو۔ آ آ آ آ آ آ۔ لائیب کے منہ سے دلزدہ چیخ نکلی۔ اور وہ زیریں سے چلتی گئی۔

مگر اس کی بھی اور نہ ہی وہ ہے ہوش ہوئی تھی۔ زادو جان کو چوٹ آئی تھی اور نہ ہی وہ ہے ہوش ہوئی تھی۔ زادو جان کو

دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔ لابیہ نے ہی بہت نہ ہادی اور بھاگ کر سٹوڈنٹس گھر گئی۔ اس نے زابہ کو کچھ نہ ہادی میں جانے سے روکا تو زابہ نے اسے دھکا دے کر کسی فوٹے بچھوئے میز پر جھیک دیا۔ ایک دہلی دلی پیچ اس کے منہ سے نکلی اس کی گرج لابیہ کا مارا خوف اس کی بہادری میں بدل کر وہ اپنی قاتلہ گرج کی طرف خانے میں اتر پئی۔ بس..... بس موت کے سق ہو صرف موت کے..... جیسں اور تمہاری بیوی کو مرنا ہوگا، ضرور مرنا ہوگا۔ کیونکہ تم نے میرا راز اپنی بیوی کو بتا کر میری خلاف طاقتوں کو بھید دی ہے۔ تمہیں میں نے سچ بتی ہے، مع کیا قاتلہ تم کیا سمجھتے ہو کہ میں نے تمہیں بس فضول میں ہی مت قاتلہ کیا۔ قاتلہ نہیں نہیں پس یہ ان کا بیانی رکھ کے حسبہ اپنے خلاف کو ماننے کے لئے کسی کی رکھ کے حسبہ استعمال کرتے ہیں۔ اب وہ شیطانی طاقتیں آزاد ہو گئی ہیں۔ میرا اثر کمزور ہو گیا ہے تمہیں پس یہ کہہ دے کہ میں اور تمہیں اور تمہاری بیوی کے ذہنوں کو اپنے کنٹرول میں کر کے مارنا چاہو۔ جسے تم کو میں نے انہیں روک کر کھانہ گرم کرنے میرا راز افشاں کر کے ان پر احسان کیا ہے اس سے پہلے کہ وہ تم دونوں کے درمیان میری خون کریم میں تم دونوں کا خون کر دیتا ہوں۔ دوشنے سے بچ کر جلد راز میں بولا یہ..... یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں بڑے بھائی۔ آپ اپنے ہی بھائی کا خون کریں گے۔ میں آپ کا چھوٹا بھائی ہوں۔ زابہ نے قہقہا میرا مقصد ہوتا ہے جو میری زندگی کے زیادہ اہم سے میرے لئے۔ میں اپنے مقصد کو حاصل کر کے لئے کچھ نہ بھائیوں کی قربانی دے سکتا ہوں۔ اگر مجھے اس مقصد کو بھائیوں کی قربانی باپ کی بیوی پائی تو مجھ دے دیتا ہے بلکہ وہ زندہ ہوئے۔ تمہیں کیا یہ تمہارے بھوننے کے لئے میں نے سکتے ہیں جس کے میں کتنا انتظار کیا ہے۔ اپنی پوری جوانی دیا اور گرا کر یہی بات کہہ کر اپنا بھید چھوڑ دیا اور آپ خود کو موت کے حوالے کر دے گئے۔ میں کیا ہو سکتا تمہیں یہ قربانی دینی ہی ہوگی۔ انہوں نے کہا اور پوچھو کہ زابہ پر ہونکا تو وہ ویس بتنا کھڑا اور کیا۔ پھر وہ اپنی تلوار اٹھاتا

کے پاس آیا۔ قہقہہ زور زد ہو کر، اسے سمجھتے سمجھتے کہو۔  
 لائیبے نے رو کر فرمادی۔ اہو، وہ خوب ہمیں ہے تھا کہ تم  
 ہمیں پر ہو۔ تم غلٹ کر رہے ہو۔ کیا ہادی اس کے بعد آئے  
 گا۔ اس نے لائیبہ کو دھکا دے کر پرے سے ہٹا دیا اور  
 کوٹوارہ دار زہادی گردن پر کر دیا۔ میں... لائیبہ کے  
 کانوں کو پھانسنے والی ہنسی چل گئی۔ کچھ کی آواز کے  
 ساتھ ہی زہاد کا سرٹ کر دور جا کر گرنے... لے لے لے  
 لے لے۔ لائیبہ کو دل چاہا کہ سانسے کھڑے آؤں گی  
 یوں! یوں! یوں! آؤں گا۔ اب وہ کوٹوارے لائیبہ کی طرف بڑھا  
 تو لائیبہ نے خوف سے کانپ اٹھی۔ لائیبہ کو اپنے خواب کی اتنی  
 سیسا کھانے بغیر ملے گی یہ اس نے سوچا تھا۔

○

ظہر، مہتاب اپنا کاؤڈ اس وقت پارک میں موجود  
 تھے۔ کاؤڈ دوری کی۔ کاؤڈ پر سوئم نے ہمیں بھی کی  
 تھی۔ خبر سے کر رہا تھا اور ہمیں یہ سوال پوچھتے تھے تو  
 ہی جی کر رہی تھی۔ موت کی اور کہتے ہوئی کرت  
 مچھرو دی ہو، کیا ہوا ہے؟ مہتاب نے پریشان  
 سے پوچھا۔ وہ... وہ... لائیبہ کو خبر زہاد  
 اس دنیا میں نہیں رہا۔ اس نے رو کر کہا تو ظہر  
 اس پر حیران ہی ہو گئے۔ مجھے آج صبح ہی لائیبہ نے  
 سہ پہلو کر سب کچھ کہہ سنا۔ ہمیں شاید یہ نہیں کہ  
 کاؤڈ لائیبہ کہیں اور تھا۔ دار زہاد کبھی اپنے  
 کہیں نہیں آئے۔ کہنے والا کوئی اور نہیں لائیبہ کہیں نہیں  
 دھکی اس دنیا میں نہ رہا۔ اب لائیبہ نے کہیں نہیں اٹھ  
 ہے۔ کاؤڈ کے انکشافات پر وہ اپنے بے ہوشی کی  
 اسے دیکھا۔ مجھے تو لائیبہ پر حس آ رہا ہے۔ وہ  
 تو نوٹ کر کھڑی ہے۔ کاؤڈ نے دو تے ہوئے  
 مہتاب کو جہاں انہوں وہاں اس کے دل میں  
 کی کوئی خوشی ہے بھی اگرائی ہی تھی۔ حالات اس قدر  
 ہیں کہ میں نے سوچا کہ میں تھا۔ ظہر نے کہا۔  
 ہری تو کچھ سمجھ نہیں آتی۔ اس کے سب سے ہو گیا  
 ہوں ہو گیا! مہتاب نے اسے اندر کی خوشی کو چھپا کر  
 سے پوچھا۔ اس کا جواب نہیں لائیبہ کی ہے۔

بھیانک تعبیر

17

بھیا نک تعبیر







# غزلیں و نظمیں

## حمدا باری تعالیٰ

مزا دینے والا، جزا دینے والا  
سارے دکھوں کی دوا دینے والا  
کوئی صدقہ دل سے معافی تو مانگے  
وہ بخشش کے دیا بہا دینے والا  
کبھی غور کر تو قبروں پہ جا کے  
وہ مٹی میں میرے ملا دینے والا  
ہمیں تو طلب سے بھی زیادہ ملا ہے  
وہ جاہل کو سلطان بنا دینے والا  
نہیں اس کا ثانی زمانے میں کوئی  
وہ دیکھتا ہے سب کو جلا دینے والا  
(حافظ محمد فاروق ماحد)۔۔۔۔۔ بہادر عارف بلوچ۔ گھنگی

## زندگی

خواب ہوں تو ٹوٹ جاؤ گے  
دل ہوں تو ٹھہر جاؤ گے  
سورج ہوں تو ڈوب جاؤ گے  
موسم ہوں تو بدل جاؤ گے  
بارش ہوں تو برس جاؤ گے  
چلو آج تہمارا زمانہ زندگی رہے ہیں  
کس سے کہہ کر تم تک تو ماتھے بٹھاؤ گے  
☆ حسین کاظمی۔ سڈی بہاؤ الدین

## غزل

اکیلے چھوڑ جاتے ہو یہ تم اچھا نہیں کرتے  
ہمارا دل جلاتے ہو یہ تم اچھا نہیں کرتے  
کہا بھی تھا محبت ہے، محبت ہی اسے رکھو  
تماشا جو بناتے ہو یہ تم اچھا نہیں کرتے  
اس ڈر سے ہوں نہ راز محبت کا ہو آشکار

میں بھول کر بھی تیری گلی میں نہ آؤں گا  
ہم خاموشی سے ہی گزاریں گے زندگی اپنی  
بھوتوں پہ اپنے اب شکایت نہ لاؤں گا  
تجانیوں میں بھی نہ میں اکیلا رہوں گا  
اپنے دل کے فریم میں تیری تصویر لگاؤں گا  
☆ سید عارف شاہ۔ جہلم

## غزل

جو اپنی عمر سے آگے نکل رہی ہو تم  
جہیں خبر سے جوانی میں وصل رہی ہو تم  
کبھی جنہیں بھی دعویٰ تھا سرد مہر کا  
کسی کے کس کو پا کر پھل رہی ہو تم  
بتاؤ کیوں نہیں روکا تھا جانے والے کو  
اب اک عمر سے ہاتھ لڑ رہی ہو تم  
ہمارے دل کا کھلونا شہی نے توڑا تھا  
اب اس کھلونے کی خاطر پھل رہی ہو تم  
جنہیں گمان ہے کہ میں جانتا نہیں کچھ بھی  
مجھے خبر ہے کہ راستہ بدل رہی ہو تم  
☆ ناصر معلوم

## فریاد

کچھ خراب تھے میری آنکھوں میں  
تجھے پایا لینے کی جاہت تھی  
چند لفظوں میں ہی لگتا ہوں  
مجھے تم سے بہت سی محبت تھی  
تو کیا جاؤں جاہت کو  
دل میں تو پوچھتا میں  
دل جب ٹوٹ کے رہتا ہے  
کیا درد تجھے بھی ہوتا ہے  
خواب حقیقت ہو جاتے  
تجھے اپنے جیسے سنگدل سے  
تجھے اے کاش محبت ہو جائے  
کسی اپنے جیسے سنگدل سے

## کنگن

کاش! میں تیرے حسین ہاتھ کا ٹکٹن ہوتا  
تو بڑے پیار سے بڑے جاؤ سے  
تو اپنی نازک سی کلائی میں مجھ کو پسینہ  
تو جو بھی ہے خیالی میں مجھے دیکھا کرتی  
اپنی آنکھوں کی ٹٹنگ سے مجھے چھیڑا کرتی  
جب بھی تو نیند کی دواہی میں جاتی  
اپنے مزمزم ہاتھ کا ٹکٹکے بٹاتی  
تیرے ہاتھوں کی خوشبو سے میں مہک سا جاتا  
اور میں تو یہی اک بے نام سا بندھن ہوتا  
تو جو کبھی پیار سے مجھے چوما کرتی  
تیرے بھونوں کی گھری سے میں دھک سا جاتا  
اور میں تو یہی اک بے نام سا بندھن ہوتا  
کاش! میں تیرے حسین ہاتھ کا ٹکٹن ہوتا  
☆ ناصر معلوم

## یادیں

مرد راتوں کو میرے پاس آئی ہیں تیری یادیں  
ہر شب تجھائی میں ستائی ہیں تیری یادیں  
لوٹ کر اب بھی نہ آئے گا تیرے پاس  
ہر شب یہی کہہ کر مجھے رلاتی ہیں تیری یادیں  
درد و شب تجھے بھلائی کی کوشش کرتا ہوں  
تیرا نام لے کر مجھے تیرائی ہیں تیری یادیں  
جب بھی مجھ جاتا ہے تیرے پیار کا دیا  
مجھ سے پوچھتے بغیر اسے جلاتی ہیں تیری یادیں  
عبادت بھلانا چاہتا ہوں جس صورت کو  
ہر شب مجھے صورت دی دکھائی ہیں تیری یادیں  
☆ سید عبادت کاظمی۔ ڈی آئی خان

## غزل

کسی کے غم میں وقار کوئی سنے گا تو کیا کہے گا  
یہ راتوں کو اٹھ کے روتا کوئی سنے گا تو کیا کہے گا  
میں جی آیا تو خوب کھلا نظر سے اترا تو توڑ ڈالا  
سکی کا دل بھی ہے کیا کھلوانا کوئی سنے گا تو کیا کہے گا  
زمانہ حسن و شباب کا ہے، سسین خراب و خیال کا ہے  
یہ شب بیداری اوردن کو سونا، کوئی سنے گا تو کیا کہے گا  
بجنور میں مجھ کو جو چھوڑ آتے تو اپنی الفت کا راز رہتا  
مجھے ساحل سے لا ڈبوئے کوئی سنے گا تو کیا کہے گا  
کجا جو ان سے دور خدا سے اگر خدا کی قدر نہیں ہے  
تو بس کے بولے جی، چپ رہو ہاں، کوئی سنے گا تو کیا کہے گا  
☆ شیب شیرازی جو ہر آباد

### ملانہ پیار مجھے

ملانہ پیار مجھے پھرا میں مگر مگر  
ہوا نہ ختم میرے درد کا سزا  
کوئی تو ہو جو میرے تن کو روشنی بخشے  
کوئی تو ہو میرے خوابوں کا مفسر  
وہ تھا نہ ساتھ میں مگر یقین کرد  
جدا ہوا تو پھرنا ہوں دوردرد  
ملا وہ اور جدا ہو گیا سدا کے لئے  
یہ داستان محبت سے ذرا مختصر  
وہ لئے آج بھی جن کو تلاش ہے مجھ کو  
نہ پا سکا کھو کر چین میں عمر بھر  
وہ دے گیا میری آنکھوں کو رت چگا  
پھر بھی دعا ہی دوں گا رات بھر  
مجھے سکے گا وہی میرے درد کو  
تو بھر میں کسی کے تڑپا ہو عمر بھر  
☆ محمد عمر مظہری تکیاں

### یا گلن

کچھ	عمر	ی	جلی	مزل	صی
کچھ	راستہ	بھی	تھے	انجان	بت
کچھ	ہم	بچیں	پاگل	نکین	

کچھ وہ تھے نادان بہت  
کچھ اس نے بھی نہ سمجھایا  
یہ دوستی نہیں آسان بہت  
آخر ہم بھی کھیل کھیل لیا  
جس کھیل میں تھے نقصان بہت  
جب تکھر گئے تب یہ جانا  
آتے نہیں یہاں نقصان بہت  
اب کوئی نہیں جو اپنا بہت  
لنے کو تو ہیں انسان بہت  
اے ساجن وہ دایں آ جائے  
یہ دل ہے سنسان بہت  
☆ رحیم ساجد کاش خیران بیلہ

### کاش! تم آ جاؤ

پھر آج کھڑکیا ہوں کاش! تم آ جاؤ۔۔۔ تم ہی سے ملتا ہے  
حاصل ہر پل مجھے۔۔۔ چاہئے آج تیری ہانپوں کا سہارا  
کاش! تم آ جاؤ۔۔۔ برسوں سے مٹی رہا ہوں بن تیرے  
حتم۔۔۔ آج نہیں کر دریا ایک پل بن تیرے۔۔۔ کاش! تم  
آ جاؤ۔۔۔ وقت کی رفاقت بھی پیسے تم ہی کی۔۔۔ تم نہ  
جائے میری سانس کاش! تم آ جاؤ  
☆ خورشید اودقا۔ ہری پور

### غزل

یادوں کو بھلانے میں کچھ دیر تو لگتی ہے  
آنکھوں کو سلانے میں کچھ دیر تو لگتی ہے  
کسی شخص کو بھلا دینا اتنا آسان نہیں ہوتا  
دل کو سمجھانے میں کچھ دیر تو لگتی ہے  
بھری حقیقت میں جب کوئی اپنا کھنکھارے آجاتے  
پھر ایک چھپانے میں کچھ دیر تو لگتی ہے  
ایک ایک چلا جائے دور جو شخص بان سے بھی پیارا ہو  
انعام پھر دل کو یقین دلانے میں کچھ دیر تو لگتی ہے  
☆ انعام علی۔ جند

### غزل

ہے چین ایشوں کو بھلا کے چلے جانا  
ہم تم کو نہ رہیں گے بس آ کے چلے جانا  
لئے جو نہ آئے تم، صحتی کون سی بھجوری  
جھوٹا کوئی انسان ڈھرا کے چلے جانا  
جو آگ کی دل میں وہ مرد نہ ہو جائے  
کھیت ہوئے شعلوں کو بھڑکا کے چلے جانا  
اجڑی نظر آتی ہے جذبات کی ہریانی  
تم اس پہ کوئی بادل برسا کے چلے جانا  
فرقت کی اذیت میں کچھ صبر بھی لازمی ہے  
یہ بات میرے دل کو سمجھا کے چلے جانا  
☆ امیر عاصم ملک۔ میانوالی

### مرنے کے بعد

زندہ تھے تو کسی نے نہ پوچھا حالات عکس  
اب مر گئے ہیں تو مٹی میں ڈالے آگئے  
چھوڑ کے دینا کو مدہوش ہونے سے ہم  
وہ نہ جانے کیا سوچ کر ہم کو چگنے آگئے  
نہ جانے کس سے پوچھا ہے دفنانے پہ میرا  
میری قبر پہ بھی ہم کو جانے آگئے  
ہم تو اندھیرے میں سونے کے عادی تھے  
اور وہ ہے دفنا قبر پہ دیا جلائے آگئے  
دھند تھے ایک نظر نہ دیکھا پیارے آگئے  
مگر گئے تو اب قبر پہ آنسو بہانے آگئے  
☆ لعل شاہ رخ خان۔ کرک

### ابھی تم عشق مت کرنا

سنو! ابھی عشق مت کرنا۔۔۔ ابھی مٹی سے کھلیو تم  
تمہاری ہی کیا ہے۔۔۔ ابھی نعروں نہ مرنے۔۔۔ نہیں معلوم ابھی  
تم کو کہ۔۔۔ جب یہ پیار ہوتا ہے۔۔۔ تو انسان کتنا روتا ہے  
ستارے ٹوٹ جاتے ہیں۔۔۔ سہارے چھوٹ جاتے  
ہیں۔۔۔ ابھی تم نے نہیں دیکھا کہ۔۔۔ جب ساسی

بچھڑتے ہیں تو۔۔۔ کتنا درد ملتا ہے۔۔۔ کہ ہر فرست کے  
موسم میں۔۔۔ ہزاروں غم ابھرتے ہیں۔۔۔ سنو! ابھی تم  
عشق نہ کرنا۔۔۔ ابھی مٹی سے کھلیو تم  
☆ ابرار امرا۔ گلگت مڈی

### غزل

اداس شاموں میں وہ لوتہ گر آتا بھول جاتا تھا  
کر کے جنا مجھ کو مٹانا بھول جاتا تھا  
ابن خستوں نے اس کی مجھے بدنام کر ڈالا  
وہ لکھ کے نام دیوانوں پہ مٹانا بھول جاتا تھا  
مست پوچھ محبت میں لاپرواہی اس کی  
دست کو رخم وہ مریم لگانا بھول جاتا تھا  
کٹنا دل نشین ہوتا تھا اس کی یاد کا منظر پرس  
وہ جب بھی یاد آتا تھا زمانہ بھول جاتا تھا  
☆ محمد عمران پرس۔ حاصل پور

### غزل

کب دل میں تیری یاد کا ساما نہیں رہا  
انگلیوں سے تر کیا گوشہ مڑگاں نہیں رہا  
دل مرا منتشر ہے غم روزگار میں  
خوابوں کا آتا اب کوئی آسان نہیں رہا  
روتا رہے گا اب تو ان آنکھوں کا عمر بھر  
اچھے دنوں کا اب کوئی امکان نہیں رہا  
دینا ہمارے رہنے کے قابل نہیں رہی  
پہرے مضبوط تو ہیں مگر انسان نہیں رہا  
خیرگیاں دکھائی ہیں دنیا نے بابا  
مدت سے محفل عقل بھی حیران نہیں رہا  
مستی کسی کی آنکھ کی بھولا نہیں واجد  
مجھ کو خیال گردش درواز نہیں رہا  
☆ پروفیسر ڈاکٹر واجد کھٹکوی  
اس نے یہ سوچ کر ٹھکرا دیا ہم کو اے نادان عاشر  
یہ غریب لوگ ہیں محبت کے سوا کیا دیں گے  
☆ خورشید اودقا۔ ہری پور



ہاں چاند کو بچنے کا نشہ یاد رہے گا  
اس بچائی کی اس رنگ گھٹی کی قزاق  
وہ کس عزیز دوپہاں یاد رہے گا  
ہم بھول سکیں ہیں نہ تجھے بھول سکیں گے  
تو یاد رہے گا ہمیں ہاں یاد رہے گا  
اس شام وہ رخصت کا ساں یاد رہے گا  
وہ شہر وہ کوچہ وہ مکاں یاد رہے گا  
☆ اے بی

### قطعات

رات دیکھی ہے بچپنی ہوئی تصویر کوئی  
مجھے بتلائے گا اس خواب کی تعبیر کوئی  
پڑتے بیٹوں تو ابھر آتی ہے ہر صبح  
بات کرتی ہوئی بچتی ہوئی تصویر کوئی  
دن رات ماہ و سال سے آگے نہیں گئے  
ہم تو تیرے خیال سے آگے نہیں گئے  
لوگوں نے روز مالک بنا خدا سے کچھ  
اک ہم تیرے سوال سے آگے نہیں گئے

کناڑوں میں دکھ کر سلا گیا ہم کو  
آگے بند کی اور بھلا گیا ہم کو  
عجب معصوم تھا جو بارشوں میں  
چکی دیواروں پر بیٹا گیا ہم کو  
قدرت کے کرشموں میں اگر رات نہ ہوئی  
تو خوابوں میں بھی بھی ان سے ملاقات نہ ہوئی  
یہ دل ہر غم کی وجہ ہے وہم  
یہ دل ہی نہ ہوتا کوئی بات ہی نہ ہوئی  
☆ اے بی

### تجھے دیکھا ہے

برق بجتو میں شراروں میں تجھے دیکھا ہے  
میں نے گل رنگ بہاروں میں تجھے دیکھا ہے  
حسن کی بات آئے تو تجھ پر ہی آکر ٹھہرے  
میں نے تو حدود کی قطاروں میں تجھے دیکھا ہے

شجر میں، لہجہ میں، خیام کی رباعی میں  
میں نے غالب کے اشعاروں میں تجھے دیکھا ہے  
وہ کن سی چیز ہے جس میں تیرا کس نہ ہو  
میں نے فطرت کے باطن میں تجھے دیکھا ہے  
یہ الگ بات کہ اردوں کو تو نظر نہ آئے  
میں نے تو چاند ستاروں میں تجھے دیکھا ہے  
☆ اے بی - حافظ آباد

### بیت جاتے ہیں

کبھی نظریں ملانے میں زمانے بیت جاتے ہیں  
کبھی نظریں چرانے میں زمانے بیت جاتے ہیں  
کسی نے آگے بھی کوئی تو سونے کی غری میں  
کسی کو گھر جانے میں زمانے بیت جاتے ہیں  
کسی کا دل سیاہ راتیں ایک لمبی کی گتھی ہیں  
کبھی اک لمبی تانے میں زمانے بیت جاتے ہیں  
کبھی کھلا جو دروازہ تو جی سامنے منزل  
کبھی منزل کے آنے میں زمانے بیت جاتے ہیں  
اک لمبی میں ٹوٹ جاتے ہیں عمر بھر کے رشتے  
وہ رشتے جو تانے میں زمانے بیت جاتے ہیں  
☆ اے بی - حافظ آباد

### دم توڑ دیا

محبتیں لائیں چننا نے دم توڑ دیا  
ماز فاشی ہیں ثنائت نے دم توڑ دیا  
ہر سست غم دیو و زانا کا عنوان بنی  
دقت کی گھوڑی میں لٹات نے دم توڑ دیا  
ان گنت محبتیں محرم چراناں ہیں وہی  
کون کہتا ہے کہ خلقت نے دم توڑ دیا  
آج پھر مجھ گئے بل بل کے امیدوں کے چاروغ  
آج پھر تاروں ہماری رات نے دم توڑ دیا  
جن سے افسانہ بنتی تھیں لٹل خاتمی  
جن محبت کی روایات نے دم توڑ دیا  
جھلساتے ہوئے انھوں کی لڑی ٹوٹ گئی  
جنگلاتی ہوئی برسات نے دم توڑ دیا  
ہائے آداب محبت کے تھائے ساغر  
لب ہائے اور شکایت نے دم توڑ دیا

سافر وحدتی

### غزل

مرطے شوق کے دھوار ہوا کرتے ہیں  
سائے بھی راہ کی دیوار ہوا کرتے ہیں  
وہ جو بچ بولتے رہنے کی قسم کھاتے ہیں  
وہ عداوت میں گنگناہوا کرتے ہیں  
صرف باہقوں کو نہ دیکھو بھی آنکھیں بھی پڑھو  
کچھ سوالی ہونے خوددار ہوا کرتے ہیں  
وہ جو چہرہ لہریں رستے میں پڑے رہتے ہیں  
ان کے سینے میں بھی شکار ہوا کرتے ہیں  
صبح کی پہلی کرن جن کو دلا دیتی ہے  
وہ ستاروں کے غزدار ہوا کرتے ہیں  
جن کی آنکھوں میں صدا پیاس کے صرا پیئیں  
درویشیت وہی فنکار ہوا کرتے ہیں  
شرم آتی ہے کہ دشمن کسے پھینکیں محسن  
دیکھی ہے بھی تو معیار ہوا کرتے ہیں  
☆ اے بی - حافظ آباد

### بہت یاد آتی

تیری آنکھوں کے اشعاروں کی بہت یاد آتی  
آج بہت جہیزیں بہاروں کی بہت یاد آتی  
لوگڑنا ہوا مٹانے کے جب میں لگا  
تیری بارشوں کے سہاروں کی بہت یاد آتی  
تیرے بھی پونچھے بھی باہقوں سے جو آؤں اپنے  
تیرے دامن کے کناروں کی بہت یاد آتی  
آج ویران سے اس شہر میں آئے جان کنول  
مجھ کو بس اپنے پیادوں کی بہت یاد آتی  
☆ رئیس ارشد شیرخان پیلہ

### کچھ نہیں ملتا

کسی کی راہ میں آنکھیں بچھا کر کچھ نہیں ملتا  
یہ دنیا ہے وہاں ہے دل لگا کر کچھ نہیں ملتا  
گرتی بھی لوٹ کر آتا نہیں آؤں بہانے سے  
کسی کی یاد میں دو لگا کر کچھ نہیں ملتا  
کسی کے دل پر کیا گزرتے کسی کو کیا پتا ہے اس کی

کسی کو اپنا حال دل سنا کر کچھ نہیں ملتا  
جو دل میں بات ہوئی ہے وہی آنکھیں بتاتی ہیں  
کوئی بھی بات ہو دل میں چھپا کر کچھ نہیں ملتا  
☆ رئیس ارشد شیرخان پیلہ

### کچھ لوگ

یادوں کی گرم ہواؤں سے، آنکھوں کی گلیاں بھتی ہیں  
جب آؤں رو رہتا ہوں، کچھ لوگ بہت یاد آتے ہیں  
جب کالے ہاڈل گر آئیں اور بارش زور کی ہوئی ہے  
روڑاؤں سے شور مچاتے ہیں، کچھ لوگ بہت یاد آتے ہیں  
جب اس کے قطرے پھولوں پر، کچھ دلی سے بن جاتے ہیں  
جب ہم بھی انگ پھرتے ہیں، کچھ لوگ بہت یاد آتے ہیں  
ہم یادوں میں بس گم رہتے ہیں، اور چاند کو گتے رہتے ہیں  
تاروں سے سجی بات چیت ہے، کچھ لوگ بہت یاد آتے ہیں  
☆ رئیس ارشد شیرخان پیلہ

### آکھ کا تار

آؤ بھی سینے سے لگاؤں غم کو  
رہو جو مجھ سے تو مٹاؤں غم کو  
میری ہانہوں میں جو گہری نیند آ جائے  
تو ہمیشہ کے لیے جو میرا ہو جائے  
ایسا کوئی تعویذ گھولے کے پٹلاؤں تم کو  
اس اعجاز سے تم میری جان مانگو بھی  
کہ میں انکار ہی نہ کر پاؤں تم کو  
اپنی آنکھوں کا تار یا چاند کہوں میں  
خدا ہی ہے مٹاؤ کہ جس نام سے پٹاؤں تم کو  
تم میرے دل کی دھڑکن بن گئے تو مجھ اس طرح  
پھر تم ہی تازہ کر کیسے بھلاؤں تم کو  
☆ رئیس ارشد شیرخان پیلہ

### مسکرا بھی سکتی ہوں

سارے دوسرے کو بھلا سکتی ہوں لیکن رہنے دو  
میں جنہیں چھوڑ کے جا سکتی ہوں لیکن رہنے دو  
تم جو ہر موڑ پہ کہہ دیجئے ہو خدا حافظ  
فیصل میں بھی سنا سکتی ہوں لیکن رہنے دو

تم نے جو بات کی دل کو دکھانے والی  
اس پر میں مسکرا بھی سکتی ہوں لیکن رہنے دو  
غم کو آئے گی جہیں درد نہ تہمارے وعدے  
میں جہیں یاد دلا بھی سکتی ہوں لیکن رہنے دو  
کاش تم بن کے جو رہتے میرے اس دنیا میں  
میں سب کچھ چھوڑ کے بھی آ سکتی ہوں لیکن رہنے دو  
☆ راجہ رحمت اللہ علیہ

### سوریا

میری دنیا میں ہے شک اندھیرا ہے  
تیرے لب پہ پھٹی کٹی کا میرا رہے  
چہل کھلے دستان تیرے چادوں طرف  
تیری ہر دست خوشبو کا ڈھیر رہے  
زندگی میں تیری شام آئے نہیں  
ایک چمکا دکھ سورا رہے  
تو میرے رنگ ہو یہ شہودی نہیں ارشد  
بس تو جہاں بھی رہے صرف میرا رہے  
☆ ٹائپ: نول: کراچی

### غزل

اپنے دل کی حالت وہ کسی کو دکھاتا نہ تھا  
اسے کیا غم تھا وہ کسی کو بتاتا نہ تھا  
خزاں کا موسم جب سے اس کا نصیب ہی ٹھہرا  
اسے تب سے کوئی اور موسم بھاتا نہ تھا  
لوگوں کو بھانسنے کے واسطے زندگی تباہی اس نے  
کتنا عجیب تھا وہ غم جو خود مسکراتا نہ تھا  
جانے کس انتظار میں بیٹھا رہتا تھا وہ صبح شام  
مکمل موت وہ چلیں جھگاتا نہ تھا  
آج وہ وہ کہ وہ بہت یاد آیا ساحل  
جو دعا دے کر دنا مٹاتا نہ تھا  
☆ رکن: مدام حسین: سنی خان: بیلہ

### غزل

گاہ میری ترسی ہے مجھے تم یاد آئے ہو  
حسرت جب ترپتی ہے مجھے تم یاد آئے ہو  
ساں جانتے انکھوں میں تیرے جذبوں کا بیگہ چن  
کہیں بائیں برقی ہے مجھے تم یاد آئے ہو  
زمانے کے سوالوں کو میں بس کر نال دوں لیکن  
کئی آنکھوں کی کہنی ہے مجھے تم یاد آئے ہو  
☆ رکن: ساجد کاش: شیر ناز بیلہ

اور بے تابی نے فرت کے خزاں لہوں میں  
تو کسی سوچ میں ڈوبی جو گھمٹائی مجھ کو  
میں تیرے ہاتھ کی خوشبو سے مہک سا جاتا  
جب بھی موز میں آ کر مجھے چما کرتی  
تیرے ہونٹوں کی حدت سے دہک سا جاتا  
کچھ نہیں تو کہی ہے نام سا بندھن ہوتا  
کاش میں تیرے حسین ہاتھ کا تنگن ہوتا  
نور محمد اسلم کاش: سلاواولی

### جانو کے نام

جانو میں ہاتھ پہ بیٹے پہ چاہیں تم کو  
ہی میں آتا ہے کہ تعویذ بنائیں تم کو  
کیا عجیب خواہش ابھی میں ہمارے دل میں  
کر کے مٹا سا ہوں میں اچھائیں تم کو  
اس قدر ٹوٹ کے تم پہ میں پیار آتا ہے  
اپنی ہانپوں میں تجھ پر ماری ڈالیں تم کو  
نور محمد اسلم کاش: سلاواولی

### پلیس میرا جانو!

اپنے احساس سے چھو کر مجھے مندل کر دو  
میں کہ صدیوں سے اندھرا ہوں مکمل کر دو  
میں کہ جس میں رہنے نہ مجھے ہوش رہے نہ  
اس قدر ٹوٹ کے چاہو مجھے پاگل کر دو  
تم بھٹکی کو میری پیار کی بھندری سے رنگ  
اپنی آنکھوں میں میرے نام کا کابل کر دو  
جیسے صحرائوں میں ہر شام ہوا چلتی ہے  
اسی طرح مجھ میں چلو اور مجھے تنگ کر دو  
مسکے ہوں تو کہیں نہ چھاؤ مجھ سے  
اپنی چاہت سے توجہ سے مل کر دو  
نور محمد اسلم کاش: سلاواولی

### سمیرا جانو کے نام

مٹھانے ہوئے آپہنچ کی ہوا دے مجھ کو  
انگلیاں پھیر کے بالوں میں سلا دے مجھ کو  
جس طرح فائو گلڈن پڑے رہے ہیں

### فردیات

اک یہی آس ہی کافی ہے مرے بیٹے میں  
دل نہیں آپ دھڑکتے ہیں میرے بیٹے میں  
نور محمد اسلم کاش: سلاواولی

### غزل

ہم تیرے شہر میں آئے ہیں مسافر کی طرح  
صرف ایک بار کھانا کا موقع دے دے  
میری منزل ہے کہاں میرا ٹھکانہ ہے کہاں  
صبح تک تم سے چھڑ کر جاتا ہے کہاں  
سوچنے کے لئے ایک رات کا موقع دے دے  
پہل نہ تو یہ پیار کیا ہی کیوں تھا  
صرف دو چار سوالات کا موقع دے دے  
عمران نواز کورم: سیکر

### چھوٹ کے کہاں جیوں ملے گا

سنگ مرمر سے تراشا ہوا یہ شرخ بان  
اتنا دلکش ہے اہانے کو کہی چاہتا ہ  
سرخ ہونٹوں میں ٹھرتی ہے رنگین شراب  
بے نی لپ کی کر بیک چاہنے کو کہی چاہتا ہے  
تم ہے ایک رشتہ ہے کب اتر جانے کو کہی چاہتا ہے  
لیکن اس صحن پہ مر جانے کو کہی چاہتا ہے  
بے خبر سوئے ہیں وہ انگر نیندیں میری  
جنہ دل پہ ترس کمانے کو کہی چاہتا ہے  
کب سے خاموش ہو چائے جہاں کچھ تو بلو  
کیا اور ستم ڈھانے کو کہی چاہتا ہے  
چھوٹ کے کہاں جیوں سے گاہ مجھے  
بیک جیسے بیٹیں مر جانے کو کہی چاہتا ہے



## ذہانت

ایک استاد اپنی کلاس کو A, B, C سکھاتا ہے تھے اور ساتھ ساتھ مثالیں دے کر مطلب بھی بتا رہے تھے انہوں نے بلیک بورڈ پر حرف M لکھا اور بولے۔ M کے لئے Mother یعنی ماں بنتا ہے جیسے شیدے کی ماں، کالوں کی ماں وغیرہ۔ اسی دیر میں ہیڈ ماسٹر صاحبہ کمرے میں آئے اور کلاس کی ذہانت کا جائزہ لینے کے لئے M کو مٹا کر W لکھتے ہوئے ایک لڑکے سے پوچھا۔ تاؤ یہ کیا ہے؟ لڑکے نے کچھ دیر سوچا اور پھر بولا۔ کتنی تو شیدے تھی ماں سے لیکن ماں کی اپنی ہوتی ہیں۔

☆..... ہانیے۔ ملتان

## بلا عنوان

محبوبہ بی بی منظر چل رہا تھا، ایک مسافر نے نظر لینے کے بعد نظر دینے والے سے کہا کہ ایک آدمی کا نظر اور مٹی دے دو۔ محبوبہ ایک شخص سوچی روٹی کو پانی میں بھجھو کر کھا رہا ہے۔ منظر دینے والے نے کہا۔ اسی شخص کا نظر تو منظر چل رہا ہے اور وہ شخص اس وقت کے حکمران حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

☆..... دارش آصف خان۔ والہ پھر ان

## باگل

ڈاکٹر باگل سے ہم باگل کہتے ہیں؟ باگل: میں نے ایک برہما سے شادی کی اس کی جوان بیٹی سے میرے باپ نے شادی کر لی۔ میرا باپ میرا دادا بن گیا اور میں اپنے باپ کا سر، یوں میری بیٹی میری ماں بن گئی ان کے گھر میں ہوتی تو وہ میری بہن بن گئی لیکن میں تو اس کی دانی کا شوگر تھا یوں میری بہن میری نواسی بن گئی اس طرح میرا بیٹا اپنی والدہ کا بھائی بن گیا اور میں اسے بیٹے کا بھائی بنا اور وہ..... ڈاکٹر اسے چپ کر تو مجھے بھی پاجا کر

## نصیب

انسان دوسرے کی دولت کو دے کر اپنے حالات پر اس قدر شرمندہ کیوں ہے؟ یہ قسم تقدیر ہے۔ ہمارے لئے ہمارے اس باپ ہی باعثِ کرم ہیں۔ ہماری بچپان ہمارا گناہ پر ہوتا ہے۔ ہماری عاقبت ہمارے اپنے دن پر ہے۔ اسی طرح ہماری اور حالات ہمارے ماحول میں ہے۔ ہم یہیں بچپان کھٹکے کھٹکے کے ساتھ ایسا کیوں اور ہمارے ساتھ ویسا کیوں۔ مومن علیہ السلام نے اللہ سے پوچھا۔ اے رب العالمین! آپ نے مجھے کو کیوں پیدا فرمایا؟ اللہ نے جواب دیا۔ تجیب بات ہے ابھی ابھی بچپان چھوڑ کر اے رب! تو نے مومن علیہ السلام کو آخر کیوں پیدا کیا؟ وہی بات ہے کہ انسان اپنے نصیب پر راضی رہے تو اطمینان حاصل کرے گا۔ نصیب میں تمنا بھی جائزہ ناجائز ہے۔

☆..... ساج۔ مانانوالہ

## محبت

جب دل میں اٹھیں جائے گئیں اور دل پر چاہے کر کوئی اپنا ہو جو دل کی آواز سن کر جسے دل کی دھڑکن کسی کو دیکھ کر تیز ہونے لگے جب کسی کے لئے دل میں خواب جائے گئیں اس سے اپنائیت کا احساس پیدا ہو دل میں ایسے بار بار دیکھنے کی خواہش پیدا ہو اور دل میں بھی جیسی اپنی درد ہونے لگے جو جسم میں ٹھوڑی سی گھبراہٹ اور غریبی نہیں دیکھی اسے تو بس جب ہوتا ہوتا ہے جو جالی ہے۔ محبت کو صرف محبت کرنے والا ہی محسوس کر سکتا ہے۔ پھر دل محبت کے لالچ میں ہوتا۔ جس دل میں محبت ہوتی ہے اس دل میں ویرانی اور تاریکی چھائی رہتی ہے۔

☆..... اے ساج۔ مانانوالہ

کافی کے لئے آج تو اصرار نہ کرنا آؤ ذرا سڑکوں پہ مجلس میرے سامنے سردی تو ہے بے فک کر انکار نہ کرنا گر چہ نہیں سکتے تو چلو مصیبت ہی سن لیں پر پوپ ننانے کا خطاوار نہ کرنا رات یہ عکیت مجھے دیتے ہیں لوہی تر سونے لگوں میں تو بیدار نہ کرنا خود ہی مجھے احساس ہے اپنی غلطی کا تم اپنی شکایت سے شرمندہ نہ کرنا دیکھو مجھے ڈر لگتا ہے غم سے تمہارے تم مجھ سے خفا ہو بھی تو اظہار نہ کرنا جاتے ہوئے منو کار کو آہستہ چلانا پھر تیز خدا کے لئے رفتار نہ کرنا ایس اختیار احمد۔ کراچی

## غزل

گھر بچتے ہیں خوں بہتا ہے محشر کا سال ہے میں خوش ہوں مرے شہر میں اب امن و امان ہے میں کیسے بتاؤں کہ کہاں میرا لکھن پھیلا ہوا ہر سمت گشتاں میں دھواں ہے صحت جانے کی تار کی بحر ہو گی یقیناً لیکن وہ بحر میرے مقدر میں کہاں ہے تلاؤ کہ اب دید کے قافل سے یہ منظر جو سامنے چلتا ہے وہ مرا ہی مکاں ہے اس وجہ کرم سے میرے میاد کا بھج ہے اب مجھ کو قفس پر بھی لکھن کا گماں ہے کیوں پوچھتے ہیں آپ خود اعجازہ لگ لیں جو حال ہے میرا مرے چہرے سے عیاں ہے میں ڈھونڈنے نکلا تھا اعجاز۔ اس۔ مکالمہ کو

ایس اختیار احمد۔ کراچی

اپنے ہاتھوں سے کیا خوب سنوارا ہے قدرت نے تجھے دیکھ کر دیکھتے رہ جانے کو مٹی چاہتا ہے تو فور چٹکتا ہے حسین چہرے سے بس یہیں جہدے میں گر جانے کو مٹی چاہتا ہے میرے دامن کو کوئی اور نہ چھو پائے گا جھین چھو کر یہ قسم کھانے کو مٹی چاہتا ہے چاند ہے چہرہ تیرا اور نظر ہے بجلی چاند ایک جلاوے پر مر جانے کو مٹی چاہتا ہے ایک کی سستی ہی کیا، جب سامنے سورج ہو تیرے قدموں میں مٹ جانے کو مٹی چاہتا ہے انتخاب۔ اے ڈی تول۔ پھر وہ

## غزل

ایک شخص جو راہ میں ملا تھا تصور جنوں بنا ہوا تھا ہر موج ہوا کی گرم زد پہ غنچے کی طرح وہ کھل رہا تھا تارے تھے نہ چاند تھا نہ سورج پھر بھی وہ غلام میں چھانکتا تھا کانوں ہی سے نہ تھی اس کو دشت پھولوں سے بھی کچھ گریز تھا خود اپنی ہی آگ میں وہ غمگین سوئے کی طرح کھڑ گیا تھا قافل بھی نہ تھا نہ ستم گردن کا شائستہ چہرہ تھا عجیب کچھ اعجاز وہ شخص تھا عجیب کچھ آنکھوں میں دلوں کو ڈھونڈتا تھا ایس اختیار احمد۔ کراچی

## غزل

اب آئے ہو تو پھر وہی بھار نہ کرنا پھر ذکر سیاست کا جھگڑا نہ کرنا سگریٹ نہ نکالو انصاف میں ہے خوشبو برباد میرے پھولوں کی مہک نہ کرنا ناراض نہ ہونا میری درخواست پہ ہرگز



☆.....در شعیبہ قسم۔ گاؤں ماڑی

## کھلی گلیاں

☆.....میں انسان دکھ میں دینا جگہ سے وابستہ امیدیں نہیں رکھتی ہیں۔

☆.....اخلاق سے گری ہوئی بات بولنے سے بہتر ہے کہ خاموش بنی رہو۔

☆.....ایسی بات کرنے سے گریز کرو جس سے کسی کا دل دکھتا ہو۔

☆.....دینا میں سب سے باطلیہ شخص وہ ہے جس نے اپنے والدین کو بڑھا پیے یا اپنا اور ان کی خدمت نہ کر کے اپنا گھر جنت میں نہ بنایا۔

☆.....سب سے بے خوف شخص وہ ہے جو اپنے دل کی بات دوسرے کو بتا کر اسے راز میں رکھنے کی تاکید کرے۔

☆.....جو شخص تمہاری چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراض ہو جائے اسے چھوڑ کر بہتر ہے کہ کسی سے بچے سے دوستی کرو۔

☆.....کسی پر بھروسہ نہ کرو تو آخر تک تیرے جو بھی نکلے آخر میں یا تو تم کو ایک اچھا دوست ملے گا یا اچھا سہیل۔

☆.....اپنی زندگی کا ایک مقصد بنا لو اور پھر زندگی کو اس مقصد کے لیے وقف کر دو یعنی دنیا تم کا ماب ہو جائے۔

☆.....حکمت و دانائی انسان کو بادشاہ دیتی ہے۔ (حکیم لقلان)

☆.....اللہ جب کسی کو امانت دیتا ہے تو ائین کا فرق ہے کہ وہ اس امانت کی حفاظت کرے۔

☆.....چاہل سے دوستی نہ کرو کہ وہ ایمانہ بھنے لگے کہ تجھ کو اس کی جابا نہ تیار پسند ہیں۔

☆.....دانا کے غصے کو لاپرواہی میں نہ ڈال کر کہیں وہ تجھ سے چھائی نہ اختیار کر لے۔

☆.....خاموشی میں بھی ندامت نہیں اٹھانی پتی کلام اگر چاندنی سے تو سکوت سوتا۔

☆.....جو بڑے دینی کاٹو سے نرم خوئی و انائی کی بڑ ہے۔

☆.....غیظ و غضب سے بچنا اس لئے کہ شدت غضب دانا کے

قلب لبرہ نہ بناری ہے۔

☆.....خوشے سے دور ہو تو خوشتر سے دور ہے گا اس لئے کہ شر سے ہی شریعہ آتا ہے۔

☆.....جو دنیا میں زیادہ کمائے گا وہ آخرت میں بھوکا رہے گا۔

☆.....اطلاق سے گری ہوئی بات کہنے سے بہتر ہے کہ خاموش رہو کیونکہ اخلاق سے گری ہوئی بات کرنے والا نظروں سے گرجاتا ہے اور نظروں سے گرا ہوا شخص بھی اچھے نہیں سکتا۔

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

ہوں۔

☆.....در شعیبہ قسم۔ ماڑی گاؤں

## فتنہ و فساد

☆.....حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا نے مامدا جناب عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: جنہوں کی دو قسموں کو میں نے نکس دیکھا۔

☆.....ایک وہ لوگ جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم کی طرح کڑے تھے ان سے لوگوں کو مارتے ہوئے کہ اور وہ

☆.....عورتیں جو کپڑے پہننے کے باوجود برہنہ ہوں گی (مردوں کو اپنی طرف) اگل گئی ہوں گی اور خود ہاتھ بولتی ہیں۔

☆.....جنت میں داخل نہیں ہو سکتیں نہ ہی جنت کی خوشبو کو کھنکی ہیں۔ (صحیح البخاری، مسند امام احمد، نسائی، مسلم)

☆.....حضرت انسہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب تاجدار جو شیخ اعظم اور عظیم وسیلہ ہے کسا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے بعد

☆.....ایسا کوئی نہیں دیکھا جو میری جنت کی برحقوں (کے لئے) سے زیادہ نقصان دہ ہو۔ (صحیح البخاری، 5096)

## کلیے کا چھلکا

☆.....برہنہ کی اسوئل کی کلاس اول میں ایک لڑکا اپنے برادر دوست سے بولا: یاد آج شہر میں ایک لڑکے کا

☆.....کلیے کے پھلنے پر ہاں آ یا اور وہ کپڑا سب راستے کے لوگ راغب تھے میں نے نہا۔ برادر دوست نے پوچھا:

☆.....وہ کیوں؟ کرنے والا میرا غریب دوست تھا۔

☆.....برو فیصد ڈاکٹر واجد گندوی۔ کراچی

## پیشہ کی ہدایت

☆.....ایک پوسٹ ماسٹر جنرل جس میں سال کے بعد ریٹائر ہوا تو دفعتاً ایک تقریب کے انتظام پر پوسٹ ماسٹر

☆.....جنرل صاحب کے پاس ڈائریکٹر جنرل نے پوچھا: ماں! یہ تو تازہ کہ تمہارے ساتھ اسے سال کر کے آپ نے کیا

☆.....جبر ہے حاصل کیا؟ پوسٹ ماسٹر جنرل نے جواب دیا: جبر ہے۔

☆.....اللہ جل جلالہ! یہ کہ تمہارے ساتھ اسے سال کر کے آپ نے کیا

☆.....تو بہت حاصل کیا؟ پوچھا: اس کی آپ سے تمہارا

☆.....کہہ سکتی میری پیشہ کی رقم بڑا ذیادہ ڈاک مسترد کر دینے کیجئے

گا۔

☆.....برو فیصد ڈاکٹر واجد گندوی۔ کراچی

## اقوال زریں

☆.....ہر چیز کو گر جانے والا شخص ہے وفا نہیں ہوتا اور ہر ساتھ رہنے والا شخص ہمارا اپنا نہیں ہوتا۔

☆.....انسان اس سے زیادہ دھوکا کھاتا ہے جس سے زیادہ پیار کرتا ہے۔

☆.....کچھ ناٹے ایسے ہیں جات ہیں جن کے سامنے خون کے شے بھی گزرو پڑ جاتے ہیں۔

☆.....اکرم چاہو تو اپنے خیالات کو بدل کر اپنی زندگی بہتر بنا سکتے ہو۔

☆.....جو شخص غلطی کی قسمیں کھائے اس پر اعتبار نہ کرو تو بہتر ہے۔

☆.....سوچنا ساز۔ گوجرانوالہ

## ہری مرچ

☆.....شریف آدمی وہ ہوتا ہے جو کسی کام کرنے سے انکار نہ کرے کہ جس کام کا کام کرنے سے برآ آدمی انکار کرے۔

☆.....چنی بات کہنے سے پہلے اگر اسے بار بار ٹولا جائے تو اس کا وزن کم ہو جاتا ہے۔

☆.....دینا کا سب سے بڑا جھوٹ ہے کہ لیڈر جی بولتا ہے۔

☆.....ایک مرد غلطی کرے تو کہا جاتا ہے یہ مرد اچ ہے۔

☆.....ہسپتال، جہاں بغیر جھری کے مریضوں کی کھال اتاری جاتی ہے۔

☆.....ہماری جھیر دھن کی قوتیت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

☆.....ایراد احمد۔ مگھوٹہ

## فضائل آیہ الکفری

☆.....حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چنان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر روز نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا اس کو (حجاب) موت کے علاوہ







# بہترین شعرا پر پیادوں کے نام

اگر کہیں ہے نظم ہستی تو زندگی گو سلام اپنا  
محمد قاسم احمد حیدری۔ سیگل آباد

میں میری ہر کامیابی کے نام  
چھوڑ دے وہ دوستوں کی لاپرواہی کا گھ  
آج بھر تم ہی وقت پاؤ گے کہ انہیں بیٹھ کی طرح  
انیم مارون۔ رحیم پراخان

کھیلان خاص کے کسی دوست کے نام  
تہوار دیکھنے سے لوگ بھوکے جان جاتے ہیں  
میں کوئی ہوتی اک چیز ہوں میں کس کا چہ تم ہو  
عمر دلا۔ کھڑیاں خاص

احمد اباد کے بولی کے نام  
وہی خوشبو وہی رنگت وہی ہنسون پہ فنی  
بارغ میں پھول کھلے ان کا سرپا بن کر  
محاسن انجمن۔ گلشن پور

عالیہ میٹروپولیٹن ہسپتال کے نام  
سہانا موسم تھا، ہوا میں مٹی مٹی تھی  
آنکھوں کی بستی غدی ابھی ابھی تھی تھی  
منا تو ہم بھی چاہتے تھے مگر آپ کے پاس  
دست اور ہمارے پاس سامانوں کی کئی تھی  
ریحنا رشید۔ میٹروپولیٹن ہسپتال کے نام

میں میٹروپولیٹن ہسپتال کے نام  
آنکھوں میں جو غریب تھیں ہنسون پہ وہ بول نہ تھے  
ہم تھے حیرت عاشق باتوں میں مشکل نہ تھے  
ہم نے تم کو ٹوٹ کر چاہا یہ تہوار حق تھا  
تم بھی ہم کو ٹوٹ کر چاہتے تھے انہوں نے تھے  
ریحنا رشید۔ میٹروپولیٹن ہسپتال کے نام

اقرار میں میٹروپولیٹن ہسپتال کے نام  
دل جو ٹوٹ گیا تو فریاد کرو گے تم

ایس، چوکی کے نام  
مجھے کہہئے نہ وہ میرے مقدس کی طرح نہ  
یہ میری دلکش نہیں جو ہل بھر میں ستر جائے گی  
ایم فاروق۔ گوٹ راجہ کاشن

انجی جان Z کوٹھڑا کے نام  
وہ رات وہ رات وہ رات وہ رات ہو گی  
میں رات رخت ان کی بارات ہو گی  
اتھ جاتے ہیں یہ سوچ کر ہم خند سے آکر  
کہ ایک خبر کی باتوں میں میری ساری کائنات ہو گی  
لعل شادون۔ خان۔ کرک

کسی اپنے کے نام  
کسی حد تک جانا ہے یہ کون جاتا ہے  
کسی منزل کو جانا ہے یہ کون جاتا ہے  
محبت کے دو ہل میں جی بھر کے کر لو دیار  
کسی روز جھگر جانا ہے یہ کون جاتا ہے  
لعل شادون۔ خان۔ کرک

ایم ایم وایلی کے نام  
لب مٹتا اس کے ہنسون سے رقی باقیں  
تجھے باتوں کی سار جھگڑا کھلے  
محمد حیدر بیدل۔ سرکاری

انجی انڈیا، ملتان کے نام  
حال دل کسی کو نہ ملتا مگر  
دنیا میں سب ہم راز بدل جاتے ہیں  
کسی کے چھوٹنے سے کوئی سر تو نہیں جاتا  
مگر جینے کے انداز بدل جاتے ہیں  
عمر دلا۔ ان۔ چترانوال

زندگی کو بھرت کرنے والوں کے نام  
نہ ہزم اپنا نہ مانی اپنا نہ شیشہ اپنا نہ جام اپنا

۱۔ مازظفر اوی۔ گجرہ  
۲۔ نہ آیا وہ برسے رستے کی خبریں میرا مل پائے تھی  
۳۔ کہ شاید یہ بھی تھے کا ایک نیا بیان ہے  
۴۔ راست خان۔ مازظفر  
۵۔ پیار جھوٹا سہی دنیا کو دکھانے آ جا  
۶۔ تو کسی اور سے ملنے کے بہانے آ جا  
۷۔ سلطان۔ آمان کونٹ  
۸۔ جب لوگ چھوٹوں کی تقریر نہیں کرتے  
۹۔ ہم بھی کوئی اپنا دکھ کر نہیں کرتے  
۱۰۔ دل چڑتا ہے اس کا رویا کرتا  
۱۱۔ کرتی ہے فریاد وہ کچھ نہ سہی نہیں کرتی  
۱۲۔ محمد شہباز۔ لعل شادون  
۱۳۔ غلٹے دل ہیں مگر ہم ہیں ہر ایک سے ہنس کر تھی  
۱۴۔ یہی تو فتنے جو آج ہے بہت کچھ جانے کے بعد  
۱۵۔ محمد شہباز۔ لعل شادون  
۱۶۔ باتوں کی کلیں وہ ہیں قسمت نہیں ہوتی  
۱۷۔ کئے باتوں کی بھی خدا شکر کہتا ہے  
۱۸۔ ساجد حسین۔ مظفر گڑھ  
۱۹۔ یہ دنیا تجھے اس سوز پہ لے آئے گی زلزلہ  
۲۰۔ ہوتا تو بڑی بات ہے تم رو بھی نہ سکو  
۲۱۔ انجی انڈیا۔ بول۔ سرکاری  
۲۲۔ کاش میں کوئی پھول ہوتا تو تیرے باتوں میں ہوتا  
۲۳۔ تو میری خوشبو سونے میں تیرے ہنسون کو چھو  
۲۴۔ کالو پتہ نہ تھا میری سرکاری  
۲۵۔ دیکھ لو چمن کا آگ آگ آگ سے  
۲۶۔ مگر گئی میری نظر کسی کے شباب سے  
۲۷۔ سید شاد۔ مازظفر  
۲۸۔ مت کہتا کہ سو کر تجھے بھول جاتے ہیں  
۲۹۔ ہم تو سوتے ہیں سرف نہیں دیکھنے کے لئے  
۳۰۔ عبدالمصعب۔ ایک  
۳۱۔ ان کے لئے جب بھٹنا چھوڑ دیا  
۳۲۔ یاد میں ان کی جب تروتا چھوڑ دیا  
۳۳۔ وہ روئے بہت آ کر تب زمانے پاس  
۳۴۔ جب ہمارے دل نے دھڑکا چھوڑ دیا  
۳۵۔ شہباز مجید۔ سرکاری  
۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱



[illegible]

دری کتب خانہ کا بھی شائع ہوا اس کے بعد کہلاؤں میں بیٹھ کر طرح ریاض احمد کی کہانی پڑھیں پھر ہر دی اس کے بعد مجھے  
 نمایاں کی کہانی تا تکمیل بہت ہی زبردست سٹوری ہے۔ ان کی کہانی پڑھ کر انداز لگتا ہے کہ انہیں نے ریاض احمد سے آگے  
 نئے کی قسم کھائی ہے اور ان کی بیٹھ کی کہانی خیر آقا مہر خان زبردست اعزاز میں اپنے اخبار کی طرف کاروبار ہے بہت ہی  
 سٹوری ہے۔ یہ سٹوری علاوہ افراد لاہوری کی کہانی پڑھ کر بہت ہوا کہانی تمام ریاض احمد کی بہت جنت کر ہے جہاں اور ان کی  
 ان بہت ہی زبردست ہے۔ (ص ۱۷۱) (مستطیل)







# بہترین شعر اپنے پیاروں کے نام

جس کے لئے شعر لکھا گیا ہے اس کا نام و مقام

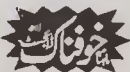
نام

شہر

شعر

شہر

شعر بھیجنے والے کا نام



یہ شعر مجھے کیوں پسند ہے



یہ کہان کاٹ کر ہمیں ارسال کریں ہم آپ کا شعر "خوناک" ڈائجسٹ "میں شائع کریں گے۔  
اس کہان میں اپنا پسندیدہ شعر لکھ کر ہمیں ارسال کریں۔ شعر معیاری ہو غیر معیاری شعر شائع نہیں کیا جائے گا۔

فون نمبر

شہر

نام

میرا بہترین شعر

تم مل پڑے